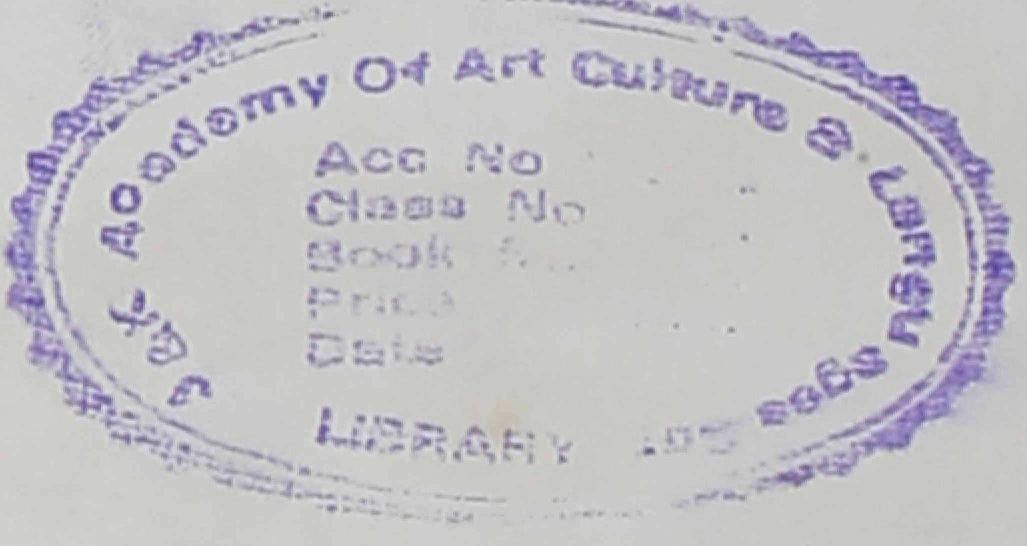
Cultural Academy



پہونچا جو آپکو تو مین پہنچا خدا کی تئین
معلوم اب ہوا کہ بہت مین بہی دور تہا

آتش بلند دل کی نہ تہی ورنہ ای کلیم
ایک شعلہ برق خرمن صد کوہ طور تہا

مجلس مین رات ایک ترے پر تو بے بغیر
کیا شمع کیا پتنگ ہر ایک بے حضور تہا

منعم کے پاس قاقم و سنجاب تہا تو کیا
اس رند کی بہی رات گذر گئی جو عور تہا

ہم خاک مین ملے تو ملے لیکن اے سپہر
اوس شوخ کو بہی راہ پہ لانا ضرور تہا

غزل میرزا رفیع السودا

مقدور نہین اوسکے تجلی کے بیان کا
جون شمع سراپا ہو اگر حرف زبان کا

پردے کو تعین کے در دل سے اوٹہا دے
کہلتا ہے ابہی پل مین طلسمات جہان کا

ٹک دیکہہ صنم خانہ عشق آن کے ای شیخ
جون شمع حرم رنگ جہمکتا ہے بتان کا

اس گلشن ہستی مین عجب دید ہے لیکن
جب چشم کہلی گل کے تو موسم ہے خزان کا

دکہلاے لیجا کے تجہے مصر کا بازار
لیکن نہین خواہان کوئی وان جنس گران کا

ہستی سے عدم تک نفس چند کی ہے راہ
دنیا سے گذرنا سفر ایسا ہے کہان کا

سودا جو کبہو گوش سے ہمت کی سنی تو
مضمون یہی ہے جرس دل کی فغان کا

غزل سوز

جز شکر قلم صفحہ پہ خلاق جہان کا
چاہے جو کرے وصف تو منہ کیا ہے بیان کا

پہنچے ہے خیال اسکے کوئی وصف تک اپنا
وان دخل فرشتہ کی نہین وہم و گمان کا

ایک نسخہ نویس اسکے مطب کا ہے مسیحا
ہے علم مداوا کی اسے سود و زیان کا

ای شخص کسیکا دہن ایسا نہین جس سے
چہٹ اوسکے ادا شکر ہو بخشندہ جان کا

ہر مو بہ تن خلقت خاکی جو زبان ہو
مقدور کسی ہے ترے احسان کے بیان کا

غزل جرأت

نالہ موزون سے مصرع آہ کا چسپان ہوا
روز یہ پر درد اپنا مطلع دیوان ہوا

جسنے دیکہا آکے یہ آئینہ خانہ دہر کا
فی الحقیقت بس وہ اپنا آپ ہی حیران ہوا

کاش دن بہی چشم تک آنے نپایا طفل اشک
رفتہ رفتہ آب تو یہ اٹکا کوئی طوفان ہوا

بجھ محمد عز نے تو دی دو جام بادہ نور سے ہے
کہ نہ سوجھی سکر میں ساقیا مجھے کچھ جہانکا برا بھلا

یہ دوان ساقی کوثر اسر خم کو پیر مغان ملا
سبھی اہل حد کو مے پلا کے تو شیخ و شاب کو دی صلا

یہ جو کہتے کعبہ میں ہے فقط سو غلط ہی محض سے منط
جدھر انکھ اٹھا کی نظر کرون نظر اوسی کا جلوہ برملا

تجھے انشا اور تو کیا کہون دو جہان میں کوئی ہی قرا ہے
جو خدا کے نور سے ہی نہو کہ محال ہر میں ہے برملا

غزل ناسخ

مرا سینہ ہی شرق آفتاب داغ ہجرانکا
طلوع صبح محشر چاک ہے میرے گریبانکا

کسی خورشید رو کے جذب دل نے آج کھینچا ہے
کہ نور صبح صادق ہے غبار اپنی بیابانکا

چمکنا برق کا لازم پڑا ہے ابر باران مین
تصور چاہیئے رونے مین اوسکی روئے خندانکا

کفن ہے جب سفیدی دیکھتا ہون گنج مرقد مین
تو عالم یاد آتا ہے شب مہتاب ہجرانکا

تصور مین حضور آنکھونکی جو ایک ماہ رہتا ہے
مری زندانمین عالم ہو گیا یوسف کے زندانکا

کوئی مضمون اگر لکھتا مین اسحال پریشانکا
کبھی نبد ہتا نہ شیرازہ میرے اوراق دیوانکا

یہ عشق ایسی بلا بد ہے جسکی نام کی دولت
درختونکو سکھاتا ہی لپٹنا عشق پیچانکا

دیا میرے جنازے کو جو کاندہا اوس پری رو نے
گمان ہے تختہ تابوت پر تخت سلیمانکا

وہ شوخ فتنہ انگیز اپنی خاطر مین سمایا ہے
کہ اک گوشہ ہے صحرا ہے قیامت جسکی دامانکا

اثر بعد از فنا میرے سیہ قلبی کا باقی ہے
ہوا پر خاک انداز اپنی ہے دود پریشانکا

یہ شمشیر قاتل کسقدر بشاش تہا ناسخ
کہ عالم پر دہان زخم پر ہے روئے خندانکا

غزل جوان

دیکھ داغ عشق دلمین فکر نے حیران کیا
ہمنے وہ خورشید تابان مطلع دیوان کیا

سوز ہے سینے مین اسکا ہی نے ابراہیم پر
آتش نمرود لالہ دود نافرمان کیا

کشتہ مین اوس تیغ کا ہون جسپر اسمعیل نے
جان کر عید آپکو کس شوق سے قربان کیا

گرمی جانان حسن اسکے منہ کنعان نے دیکھ
سودا سودا جانکر بیعانہ نقد جان کیا

کوئی بیخود کوئی دیوانہ کوئی مجذوب ہے
عشق نے اوسکے بزرگ عالم ہیکان کیا

ہے عیان ہر شے مین تو ہی حیرت ابی ڈنگار
متصل جلوہ دکھا کیون آپکو پنہان کیا

خون بہاؤ لکا میری اس چشم گوہر بار نے
بخیہ مژگان کو شگاف بخیہ مرجان کیا

وجہ حیرانی کہون کیا مجھسے گرکیا ہے عکس یار
پھر اس آئینہ دل نے مجھے حیران کیا

فیض ساقی دوران سے نہیں ہی پاکر امانی کو تر کرکے مجھے
ساقی دوران سے مست بادہ عرفان کیا

جا خدا کو مان ہر دم بحث کر لو یہوں سے
مشرب اپنا بادہ خوار لکا تو مین نے عیان کیا

تجنیس

سمجھوان لو عندلیب گلشن توحید ہے
ہون برنگ گل گریبان چاک تا داماں کیا

بہوجد شعر عبد ہے

غزل ولی

کہتا ہون تیرا نام کو مین ورد زبانکا
کہتا ہون تیرے شان کو عنوان بیانکا

جس گرد اوپر پاؤن رکھین تیرے سواران
اوس گرد کو مین کحل کرون دیدہ جانکا

کچہہ صدق طرف علی کی اے اہل حیا دیکہہ
تجہہ علم کے چہرے پے نہیں رنگ گمان دیکہا

ہر ذرہ عالم میں ہے خورشید حقیقے
یون بو جہہ کے بلبل سے ہر ایک غنچہ دہان کا

کیا بیم ہے آفات قیامت سیتے اسکو
کہا یا ہے جو کوئی تیر تجہہ ابرو کمان کا

جاری ہوئی جگر سے میرے سبزہ خط دیکہہ
الخضر قدم سیر کر اس آب روان کا

کہتا ہے ولی دلسے یہ مصرعہ رنگین
ہے یاد تیری مجکو سبب راحت جان کا

غزل سراج

نام تیرا ابجد افہرست ہے دیوان کا
ہے زبان کا ورد خاصہ اور وظیفہ جان کا

جیو سے بیقے وجہ رب کی سلسمرن کو پہیر
ورد کر من ہے خیال من علیہا فان کا

یا محمد تجہہ کرم سون ہون سلامت اید وار
لکہہ دکہا ایمان کا اور بہید کہہ ایمان کا

کر شراب شوق سے بیہوش مجکو یا حبیب
دی مجہے بہر کر پیالہ نشہ عرفان کا

تو احد ہے نام تیرا احمد بے میم ہے
زیب پایا تجہہ صفت سے ہر ورق قرآن کا

جان تجہہ بن جا نہیں ہے جان جانان کا خیال
سر کو وہ پایا جو سر خار ہے اس میدان کا

ای سراج اپنی خودی کو بیخودی مین محو کر
شغل جاری رکہہ ہر اک دم مین ہو الرحمان کا

غزل عاشق

الغدر ے قدرت تیری اور اسکا تماشا
کیا چین ہے کیا لطف ہے کیا عیش اہا ہا

ای گلشن دنیا تیری قربان گیا مین
تونے تو عجب طرح کا ہے رنگ دکہایا

ہے آئینہ مظہر حق تو ہے تو والعہد
بر عکس سمجہتے ہین جو ہین کہتی ہین جی ہا

آباد کیا خانہ دل عیش و طرب سے
اور غم کے تئین ہمسے بہت دور بہجایا

عاشق ہون ترے نام کا مین دلسے کہ تونے
ہر رنگ مین ہے جلوہ معشوق دکہایا

غزل شادان

چہرہ اسکا کیا کہون نہین ہے ماہ وہ شعلہ نور کا
مین تو عاشق ہون ازلسے معشوق تہا جو رکا

نور تہا یا شعلہ تہا یا برق یا خورشید تہا
کچہہ تو ای موسی کہو کیا تہا وہ جلوہ طور کا

سحن قرب کہہ گئی قرآن کے آیت جبرئیل
ہے مرے نزدیک اندیشہ نکر نا دور کا

غزل [illegible]

جسکے ہستی کی ہی تماشا آنکہون میں ... [illegible]
جز جہہ دنیا ہے نہ ہستان خوش تر اس ... [illegible]
خوش نہیں ہین اناسے ... اگر سننا ... [illegible]
کان مین نغمہ ہے ... خوش ... [illegible]
یا بلبل ہے سرو ... [illegible]
مین ہون دیوانہ ... [illegible]
اسکے آ ... [illegible]
آج ہے ... عالم ... [illegible]

غزل کنور

تقریر کرے وصف کو خلاق جہان کا
مقدور کہان نطق کو کیا منہ ہے زبان کا
خارج ہے تخیل سے وہم سے گمان سے
ذات اوسکے ... [illegible] ... اسرار نہان کا
حادث ہے سبھی ذرے سے خورشید تلک ... [illegible]
حقا کہ خداوند ہے وہ کون و مکان کا

اِمکان نہیں ٹک اُسکی تجلی کی بیان ہو / بس جا ہی تعقل کا گذارا نہ گمان کا

ہر رنگ میں ہے جلوہ کنان رنگ اوسیکا / ناحق ہے تناقض حرم و دیر مغان کا

رہتا نہیں دائم کنو ایک طرز یہ عالم / گذری جو بہاران وہی موسم ہے خزان کا

غزل میر تقی در نعت حضرت سرور کائنات محمد رسول اللہ صلعم

جلوہ نہیں ہے نظم میں حسن قبول کا / دیوان میں شعر گر نہیں نعت رسول کا

حق کی طلب ہے کچھ تو محمد پرست ہو / ایسا وسیلہ ہے یہ خدا کے وصول کا

مطلوب ہے زبان و مکان و جہان سے / محبوب ہے خدا کا خلق کا عقول کا

احمد کو ہمنے جان کہا ہی وہ ہے احد / مذہب کچھ اور ہوگا کسی بوالفضول کا

جن مردمان کو آنکھیں یہان ہے دخل انکے / سرمہ کرین ہین رہ کی تیرے خاک و دہول کا

مقصود ہے علی کا ولی کا سبھی کا تو / ہے قصد سبکو تیری رضا کی حصول کا

غزل سودا

ہر سنگ میں شرار ہے تیرے ظہور کا / موسے نہیں جو سیر کرون کوہ طور کا

پڑ ہے درد و حسن صبیح و ملیح دیکھ / جلوہ ہر ایک پر ہے محمد کے نور کا

توڑون یہ آئینہ کہ ہم آغوش عکس ہے / ہووے نہ مجھکو پاس جو تیرے ظہور کا

بیکس کوئی مرے تو جلے اوسپہ دل مرا / گویا یہ ہے چراغ غریبان کی گور کا

ہمتو قفس میں آکے خاموش ہو رہے / ای ہمصفیر فایدہ ناحق کے شور کا

ساقی سی کہہ کہ ہے شب مہتاب جلوہ گر / دی لیسمہ پوش ہو کے تو ساغر بلور کا

سودا کبھی نہ مانیو واعظ کی گفتگو / آوارہ دہل ہے خوش آیندہ دور کا

غزل انشا

العیشق مجھے شاہد اصلی کو دکھالا / قم خذ بیدی وفقک اللہ تعالے

ہے تجھکو جنون کی قسم اے جذب محبت / اس نور تجلی کی جھلک مجھکو دکھالا

اتنا تو پھرا وادی وحشت میں تیرے میں / ہر پاے نظر میں ہے پڑا اشک کا چھالا

سوجھی ہے مجھے عالم اطلاق کی منزل / الفت نے جو تقلید کے جھگڑے سے نکالا

ہر چیز ... عاصی ہوں پر امت میں ہوں اوسکے / جسکا ... قدم عرش معلے سے بھی بالا

دلاسے جہان رہبر عشاق محمد / صد عقدہ مشکل کا میرے کھولنے والا

امید مجھے ساقی کوثر سے ہے جیسے / ہے جام تو لاسے مرا نشہ دوبالا

قنبر کو کرے حلم کہ جلدی سے خبر لے / انشا ہے غلاموں میں مرا اسکو چھڑالا

قطعہ ضمن

زنہار نہ دیوے ... کہیں اسیب جہنم / اولاد علی کی اسی سایہ میں پلا لا

سب اوسکے تصدق سے ... / بخشا کرے عفو انہیں سے تو جرم و خطا لا

غزل جرأت

محو ہے ہی نہ معلوم ذات کبریائی کا / کری بندہ اگر اسکے ... دعوی خدائی کا

اگر وہ انبیا مین وہی حق کا برگزیدہ ہے
سوا اسکے نقب کسکو ملا ہے مصطفائیکا

دلیل اسکی ہے یکتائیکی یہ لاریب ہے حیرت
کہ تہا سایہ نہ اوس محبوب ذات کبریائیکا

قطعہ قاسم

جہا نہین انکو یار و زمین و آسمان دیکھا
وہی آیا نظر ہمکو غرض ہمنے جہان دیکھا

تمناہی یہی قاسم کہے یون خلق بعد اپنے
جہان ہے کس مزے سے یہ محمد کو اوٹہا دیکھا

غزل رافت

ہر نام پاک یہ ہے تعویذ میرے جی کا
صدیق کا عمر کا عثمان رض کا علی ع کا

یہ نقش ہو مربع جسکے نگین دل پر
چاروں طرف نہ سکے کیونکر ہو پہر اوسی کا

سایہ ہو جن پہ اونکا اونکو نہین خطر ہے
کچہ انس کا نہ جن کا نہ دیو نہ پری کا

رافت بچار یار اب البتہ رکہہ دل اپنا
گر تجبہ پہ کہل گیا ہے عقدہ رواردیکا

غزل مومن

قابو مین نہین ہے دل کم حوصلہ اپنا
اس جور پہ چپ کرتی ہین تجہسے گلا اپنا

لبیک حرم ہم ہین نہ ناقوس کلیسا
پہر شیخ و برہمن مین ہے کیون غلغلہ اپنا

ملجاتے ہین اغیار نکلاتے ہین باہر
زنجیر در یار ہے یا سلسلہ اپنا

تہے دشت مین ہمراہ مرے آبلہ چند
سو آپ ہی پامال کیا قافلہ اپنا

اسحال کو پہونچی ترے قصے کو کہ اب ہم
راضی ہین کہ اعدا ہی کرین فیصلہ اپنا

زندہ ہنوا ہے دل مردہ اگرچہ
تہا شور قیامت سی فزون ولولہ اپنا

صورت وہی عظمت وہی گردش وہی گیتی
حیران ہے کہ یہ چرخ ہے یا آبلہ اپنا

انصاف کے خواہان ہین نہین طالب زر ہم
تحسین سخن فہم ہے مومن صلا اپنا

غزل ذوق

شوق نظارہ ہے جیسے ہوس خرپر نور کا
ہے مرا مرغ نظر پروانہ شمع طور کا

گر لکہون مضمون اپنے نالۂ پرشور کا
لون صریر خامہ سے مین کام بانگ صور کا

نزع مین بہی سامان تہا اوس نرگس مخمور کا
مجکو شربت مین مزہ آیا مئی انگور کا

تیری کوچہ مین ہے تن لاغر تیری رنجور کا
اک غبار ناتوان ہے کاروان مور کا
[illegible]

غزل [illegible]

[illegible]

دفن ہے جسجا کشتہ نرمہری کا تری | بیشتر ہوتا ہے پیدا وان شجر کافور کا
بلبے وحشت اہلک بہی شاخ آہو کیطرح | بیچ رکہتا ہے دہوان میرے چراغ گور کا
دیکہنا زہر اب پیکان محبت کا اثر | چشم افعی بن گیا روزن مرے ناسور کا
ذوق راہ عشق وہ کوچہ ہے جسکی خاک مین | ہے دُرِ تاج سلیمان بیضہ مور کا

غزل معروف

جبتک کہ مین جیتا ہون طلبگار ہون تیرا | تو بیچ بہی ڈالے تو خریدار ہون تیرا
ظاہر مین حضوری سے تیر گرچہ ہون غائب | پوشیدہ و لے محرم اسرار ہون تیرا
سو بار مین اوس روز کی قربان ہون ہر بار | جس روز کہ قربان مین یکبار ہون تیرا
چون نقش قدم دار ہے کیونکہ قری چشم | حیرت زدہ جلوہ رفتار ہون تیرا
سایہ کیطرح جا لے اپنے مجہے ہمراہ | تو یار مرا ہو نہ ہو مین یار ہون تیرا
اظہار محبت تو ہوا واقعی مجہہ سے | جو چاہے سو کر مجہکو گنہگار ہون تیرا
کس شکل سے عالم کو نہو میرا تماشا | مین محو تماشا سر بازار ہون تیرا
مرہم کا وہ خواہان ہو جو ہو تیغ کا گہائل | ای ابرو جانان مین دل افگار ہون تیرا
جو نیدہ یا بندہ معروف جہان مین | جبتک کہ مین جیتا ہون طلبگار ہون تیرا

غزل اثیم

جو کہ دریائے محبت کا شناور ہو گا | بے بہا خلق کی آنکہون مین وہ گوہر ہو گا
وصل مہر و مین کب یکین میسر ہو گا | کب مرا خانہ تاریک منور ہو گا
چشم نرگس سے تو رخسارہ گل تر ہو گا | رشک سنبل ترا گیسوی معنبر ہو گا
دم خنجر مین اگر اوسکی دم عیسی ہے | خضر کیونکر نہ ہلا کشتہ خنجر ہو گا
یاد مین ماہ رخون کی دل سوزان سے مرے | جو شرر آہ کا نکلے گا سو اختر ہو گا
پای بیتاب اوٹہا تو ہوا مجکو یقین | کسی محبوب کے چوکہٹ کا یہ پتہر ہو گا
دیکہہ اوس دست حنائی کو منجم نے کہا | خون عشاق کا ان ہاتہون سے اکثر ہو گا
دیکہہ لے اسکو رگ جان مین لگا کر فصاد | خون ہے میرے کبہی تیر ترا نشتر ہو گا

یار کے پاس جو نامہ مرا پہنچا دیگا | مجہپہ احسان بہت تیرا کبوتر ہو گا
تیغ ابرو سے کیا ہے مجہے کافر نے شہید | بہی لکہتا ہوا اوہون جو محشر ہو گا
طالع بد سے فقیر ایک ہے تم اب اوس سے | پہر بہی مل لینگے اگر وصل مقدر ہو گا
وہ صنم جبکہ ہے دیدہ حیران مین آ | آتش عشق پر ہے عشق کے سامان مین آ

غزل [illegible]

[illegible] دنیا نہین ہے [illegible] گلشت چمن
اے چمن زار جہان [illegible] گلستان [illegible]
دیکہہ اے اہل نظر سبزہ خط مین اب لعل
[illegible] چہپایا ہے خط ریحان مین
[illegible] وقت [illegible] مین سبزے [illegible]
حسن [illegible] صورت [illegible] مین
لالہ [illegible] عشق [illegible] مین
[illegible] سلیمان مین
دیکہنا [illegible]

بس مجھ حال سے ہمراہ ہے پریشانی میں — ورد کھتی ہے مرا زلف تری کل نہیں آ
غم سے تیری ہی ترحم کا تحمل حال ولی — ظلم کو چھوڑ سخن شیوہ احساں نہیں آ

غزل نصیر

دل کو اے شاہد معنی جو مصفا کرتا — تو اس آئینہ میں صورت تری دیکھا کرتا
دست پرنور جو تیرا یہ ارادہ کرتا — پنجہ مہر کا کیا منہ ہے جو پنجہ کرتا
نہ بہاتا جو سرشک آنکھ سے تو کیا کرتا — بند کوزے میں بھلا کیونکہ یہ دریا کرتا
مے پرستی جو وہ مہ پارا ہمارا کرتا — جام خورشید کو اور چرخ کو مینا کرتا
قطرہ ترسے مرے اشکوں کی ہم چشمی — ورنہ پانی سے رگ ابر کو پتلا کرتا
دیکھتا تاب فلک گر ترے رخسار کی — تو شب و روز مہ و مہر کو وارا کرتا
جام مے ساقی کم ظرف نے بھر کر نہ دیا — ورنہ پائے خم میخانہ نہ ٹوٹا کرتا
چشم حیران سے تجھے آتش دل یار و خاک — ابر تصویر سے پانی نہیں برسا کرتا
آتش عشق کے شعلہ کو یہ بھڑکاتا ہے — پر پروانہ نہیں شمع کو پنکھا کرتا
گر نہ ہوتی طلب بوسہ تو زلفوں سے تری — جنس دل کا نہ گلے پڑکے میں سودا کرتا
ساتھ اشکوں کے نہ خوں ہو کے بہا دل ورنہ — صورت ایک اور ہی پیدا یہ پھپولا کرتا
کشتہ ناز کو کرتی ہے تری چشم حیا — یہ فرنگی تو ہی اعجاز مسیحا کرتا

غزل ظفر شاہ دہلی

کشتہ ہوں کس کی طرہ عنبر شمیم کا — خوشبو ہے میری خاک سے دامن نسیم کا
گلشن ہو خلد کا کہ چمن ہو نعیم کا — کیا دل لگی ہے تیری گلی کے مقیم کا
دولت سے عشق کی مرا ہر قطرہ سرشک — تکمہ ہے میری جیب میں در یتیم کا
دکھلائیں سوزش دل بیتاب ہم اگر — کانپ اوٹھا شعلہ خوف سے نار جحیم کا
آتی ہیں یاد ہجر کی ہم کو اذیتیں — واعظ سے ذکر سنکے عذاب الیم کا
آنکھوں میں اپنی نور اسی سے ہے اے ظفر — یہ مردمک ہے سایہ محمد کی میم کا

غزل رمز

غزل تمکین

[illegible]

کوئی دنیا میں حسین تجھسا ہی کم پیدا ہوا
[illegible]

غزل خواجہ میر درد رحمۃ اللہ علیہ

قتل عاشق کسی معشوق سے کچھ دور نہ تھا
پر ترے عہد کے آگے تو یہ دستور نہ تھا

رات مجلس مین ترے حسن کے شعلے کی حضور
شمع کی منہ پر جو دیکہا تو کہین نور نہتا

ذکر میرا ہے وہ کرتا تہا صریحًا لیکن
مین نے پوچہا تو کہا خیر یہ مذکور نہتا

باوجودیکہ پر و بال نہتی آدم کے
وہان پہنچا کہ فرشتے کا بہی مقدور نہتا

پرورش غم کی تیرے ہان صنم کر دیکہا
کوئی بہی داغ تہا سینہ پہ کہ ناسور نہتا

محتسب آج ترے ہاتہوں سے میخانہ مین
دل نہتا کوئی کہ شیشے کیطرح چور نہتا

درد کے ملنے سی اے یار برا کیون مانا
اسکو کچہ اور سوا دید کے منظور نہتا

غزل احسان

سنگ بیدرد سی دل میرا ستمگر توڑا
مول یاس لال کا تو نے بت کافر توڑا

تیرے دیوار سے سر اپنا سراسر توڑا
نخل الفت سے ثمر ہم نے یہ دلبر توڑا

دل صدچاک کے پوچہی خبر اوس سے تو ہ
گل صدبرگ مرے سامنے لاکر توڑا

نالہ و آہ بہی اب تو نہ نکلنے سی رہے
خانۂ دل یہ لگا تیر ستمگر توڑا

غزل ممنون

گمان نہ تجہ پہ کرون کیونکہ دل چرانیکا
جہکا کے آنکہہ سبب کیا ہے مسکرانیکا

یہ سینہ ہے یہ جگر ہے یہ دل بجز بسم اللہ
اگر خیال ہے تلوار آزمانے کا

کسیکے ہونٹہ کے ہلتے ہے یہ تمام ہوے
مزا ملانہ ہین گالیان بہی کہانے کا

مجہے یہ درد ہے معلوم حکم بلبل دے
نہ میرے خاکپہ کر قصد پہول لانیکا

کیا فریفتہ کیسکے یہ حال دل کو میرے
اثر فسون سے نہین کچہ کم اس فسانیکا

غمونکی گرمی بہی بالیدگی ہے تو آخر
دل گرفتہ نہین سینے مین سمانیکا

جہکے نگہ مین ہے ڈہب پرسش نہانیکا
خاہین روز دیار رنگ مہربانی کا

اجی مین گرم نفس سوز ہے کہ ہر چراغ
کرے ہے شعلہ کا کام آب زندگانی کا

کہان سے زور دل و سینہ و جگر لاؤن
تمہین لگا ناہی یہ ہاتہ تیغ رانیکا

الہی جیب کے دامن سے آستین دہولن
قرہ نے سیکہہ لیا شغل خونفشانی کا

نہین بچا مرض عشق سے کوئی ممنون
نہین دریغ بہت ہی ترے جوانیکا

غزل مومن خان

لگے خدنگ جب اس نالۂ سحر کا سا
فلک کا حال نہو کیا میرے جگر کا سا

نہ جاونگا کبہو جنت کو مین نجاونگا
اگر نہووے گا نقشہ تمہارے گہر کا سا

کرے نہ خانہ خرابی تری ندامت جور
کہ آب شرم مین ہے جوش چشم تر کا سا

غزل مصحفی

یہ جوش یاس تو دیکہ کہ اپنے قتل کیوقت
دعاے وصل نکی وقت تہا عصر کا سا

لگے ان آنکہون سے آج ہر وقت اے دل اچہل
ترا نہ رنجہ ہوا کیون فغان و [illegible] کا سا

[illegible] محبت تو خاک کردی اپنچ
ذرا ہو گرمی [illegible] خندۂ شرر کا سا

مرا سرو ہے گل [illegible] نظر نہین آتا
[illegible] بہی حال ہوا ہے تیری کمر کا سا

جنون کے جوش سے بیگانہ وار ہین احباب | ہمارا حال وطن مین ہوا سفر کا سا
خبر نہین کہ اسے کیا ہوا پر اس در پر | نشان پا نظر آتا ہے نامہ بر کا سا
دل ایسے شوخ کو مومن نے دیدیا کہ وہ ہے | محب حسین کا اور دل رکہے شمر کا سا

غزل ذوق

پہنچا آب تیغ قاتل تا کمر اچھا ہوا | اے دل مجروح نے تو غسل کر اچھا ہوا
ایکدن بالکل نہین اے چارہ گر اچھا ہوا | داغ ادہر تازہ ہوا گر زخم اودہر اچھا ہوا
آب خنجر کی ترے گر ہو زیادہ آبرو | آج مدت مین ہمارا حلق تر اچھا ہوا
آ رہیگا دشت مین لیلی ترے ناقے کے کام | ہو گیا مجنون جو کانٹا سو کہکر اچھا ہوا
روز کہتا تہا مزا مجکو چکہا دی عشق کا | پہر دیا نون ستی دلکو چیر کر اچھا ہوا
سنکے مجنون نے مرے سوز جنون کو یہ کہا | واقعی مجہسے بہی یہ شوریدہ سر اچھا ہوا
بندہ گیا اس مو کمر کا جبکہ مضمون کمر | ہو گئی معنی مین دقت شعر پر اچھا ہوا
مجکو صدقہ کر اگر ہے بدمزہ تیرا مزاج | یا ادہر صدقہ دیا تونے اودہر اچھا ہوا
ہاتہہ تو ہلکا پڑا تہا یار کی شمشیر کا | زخم پر قسمت سے میرے کارگر اچھا ہوا
کہنچ گیا میری طرف سے اور اب لر کا دل | واہ وا جذب محبت کا اثر اچھا ہوا
قتل کرتا ہے تڑپ بسمل سے یہ کہنا کہ لو | اشکو دامن بہی ہوا لہو سے تر اچھا ہوا
خامہ بر جاتا ہے جلد تو بہی چل جان حزین | دیر مت کر ساتہ تیری ہمسفر اچھا ہوا
آئینہ خانہ مین عالم کے سمجہہ لے یہ مثال | تا مجہے جانین کہ یہ صاحب نظر اچھا ہوا
ہے برا تو بہی اگر آیا نظر تجکو برا | تو ہی اچھا ہے تجہے معلوم گر اچھا ہوا
ذوق کی مرنیکی سنکر پہلے وہ کچہہ رک گیا | پہر کہا تو یہ کہا منہ پہیر کر اچھا ہوا

غزل میرتقی

چمن مین گل نے جو کل دعوے جمال کیا | جمال یار نے منہ اسکا خوب لال کیا
بہار رفتہ پہر آئی تیری تماشے کو | چمن کو مین قدم نے تیری نہال کیا
فلک نے عشق کی اب رہ مین ہمکو پیدا کر | مثال سبزہ نو رستہ پائمال کیا
رہی تہی دم کی کشاکش گلے مین کچہہ باقی | سو اسکی تیغ نے جہگڑا ہی انفصال کیا
لگا نہ دلکو کہین کیا سنا نہین تونے | جو کچہہ کہ میر کا اس عاشقی نے حال کیا

غزل حیدری

برابری کا ترے گل نے جب خیال کیا | صبا نے مار طمانچہ منہ اسکا لال کیا

غزل نسیم

وہین ہو چین بجبین غصہ سے کہا مت بک | کبہی جو بوسہ کا اوس سیمتن سے سوال کیا
نہ آئی کچہہ بہی مسیحائی تیری کام میرے | بدن سے روح نے آخر کو انتقال کیا
گرا تہا کٹ کے زمین پر کبہی ترا ناخن | فلک نے اوسکو اوٹہا کر دہین ہلال کیا
ادا سا اوسکے نہ دیکہا مین حسینی مجبور | خدا نے اوسکو زمانے مین بیمثال کیا

غزل فدوی

تماشا ہے اگر آئینہ پہ زنگار ہو پیدا
تحیر کے مکاں سے عکس رخ یار ہو پیدا

تڑپتی کیوں ہے بلبل گر کمال اتنا تو کر پیدا
گری جس جا یہ اشک اپنا گل گلزار ہو پیدا

تیری زیب قبا سے گر کھلے یاقوت کا تکمہ
گریباں سحر سے مطلع انوار ہو پیدا

اگر اس مصحفی رو پر کنار یکا کھلے انچل
طلائی رنگ کی تحریر بس تلوار ہو پیدا

کھلے بالو نہیں یوں جھلکتی ہے یہ عارض تاباں
کہ جوں ابر سیہ میں برق سو سو بار ہو پیدا

وہ اس دل کی وحشت سے کیئے منصور جادو ہوس
کریں دعوی انا الحق کا سو سو دار ہو پیدا

کسیکے نکتہ تحقیق کی ہووے خبر فدوی
کسیکے عشق ہیں ہے نیدر کرار ہو پیدا

غزل انشا

جگر کی آگ بجھے جس سے جلد وہ شے لا
لگا کے برف میں ساقی صراحی مے لا

قدم کی ہاتھ لگاتا ہوں اٹھ کہیں گھر چل
خدا کیواسطے اتنے تو پاؤں مت پھیلا

نکل کے وادی وحشت سے دیکھ اے مجنوں
کہ کیسی دھوم سے آتا ہے ناقہ لیلا

گرا جو ہاتھ سے فرہاد کے کہیں تیشہ
درون کوہ سے نکلے صدای واویلا

صفائی اس گل رعنا کی دیکھ تو انشا
نسیم صبح جو چھو جائے رنگ ہو میلا

غزل سودا

سودا غزل چمن میں تو ایسی ہی کہکے لا
گل سنکے پھاڑیں جیب کو دیں بلبلیں صدا

حکاک کا پسر بھی مسیحا سے کم نہیں
فیروزہ بھی ہو مردہ تو دیتا ہے وہ جلا

نے چھوڑتا ہے اشک مرا دامن و کنار
یہ طفل بد سرشت نہ گہوارے سے ہلا

شاکی نہیں خدا سے بنے گر یہ شکل زشت
ممکن نہیں کمہار کا مالی کرے گلا

غم سے خزانکی خون جگر جب اب اے نسیم
غنچے گلو نکی کچھ نہیں کھاتے نہیں کھلا

دیکھے ہے اسقدر تو مجھے دیکھکر رقیب
جو ہے کی بھانت جاتے ہی نظروں سے وہ ملا

اسلوب شعر کہنے کا میری نہیں ہے یہ
مضمون آبرو کا ہے سودا یہ سلسلہ

غزل نظیر

ملا آج مجھ کو وہ چنچل چھبیلا
ہوا رنگ سنکر رقیبوں کا پیلا
کیا جس نے مجھ سے عداوت کا پنجہ
سنلغ علیہم عذابا ثقیلا
نکل اوسکے زلفوں کے کوچے سے اے دل
تو پڑھتا قم اللیل الا قلیلا
کہستاں میں ماروں اگر آہ کا دم
فکانت جبالا کثیبا مہیلا

قطعہ

نظیر اس سے فضل و کرم پر نظر رکھ
حبیب اللہ نعم الوکیلا

قطعہ حبیب اللہ نعم الوکیلا

غزل خواجہ میر درد علیہ الرحمۃ

مدرسہ یا دیر تھا یا کعبہ یا بت خانہ تھا
ہم سبھی مہمان تھے واں توہی صاحب خانہ تھا
وائے نادانی کہ وقت مرگ یہ ثابت ہوا
خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

حیف کہتے ہیں ہوا تاراج گلزار خزاں
آشنا اپنا بھی واں اک سبزہ بیگانہ تھا

ہوگیا مہماں سرائے کثرت موہوم آہ
وہ دل خالی کہ تیرا خاص خلوتخانہ تھا

بھول جا خوش رہ عبث وہ سابقی مت یاد کر
دردیہ مذکور کیا ہے آشنا تھا یا نہ تھا

غزل ناسخ

مرغ دل کوچہ سفاک کو گلشن سمجھا
تیغ کو طائر جاں شاخ نشیمن سمجھا

چھوڑنا اسکا گوارا جو نہیں ہے شاید
دامن دشت کو میں یار کا دامن سمجھا

بعد مرگ آیا جو دھیان اپنی ستمگار یکا
لحد تیرہ کو میں اپنے ہی روشن سمجھا

خوب ہوگا تجھے مسی کی اوہٹ نے دیا
دہن یار کو میں غنچہ سوسن سمجھا

بیگماں مورچہ خط کا اسی سے ہی وفور
میں تیرا چاہ ذقن مور کا روزن سمجھا

کس نے اونگلی پہ رکھی فاتحہ کو فندق بند
شمع معکوس لحد پر جو میں روشن سمجھا

بنگیا جوش تصور سے بتوں کا مسکن
معبدہ کو نہ یہ کوئی برہمن سمجھا

کاٹے کھاتی ہے مجھے فکر سخن اے ناسخ
دو زباں سے قلم اپنی کو میں ناگن سمجھا

غزل نظیر

مرا دل ہے مشتاق اُس گلبدن کا
کہ یہ باغ ایک گل ہے جسکے چمن کا

وہی زلف ہی جسکی نکہت سے ابتک
پڑا خون سو کھے ہی مشک ختن کا

وہی لعل لب ہے کہ حسرت سی جسکی
جگر آجتک خون ہے لعل یمن کا

عجب سیر دیکھی نظیر اس چمن کی
ابھی وصل تھا نرگس و نسترن کا

ابھی یکدگر جمع تھی سنبل و گل
ابھی تھا ہجوم جوش سرو وسمن کا

ابھی چہچہے بلبلوں کے عیاں تھے
ابھی شور تھا قمری نعرہ زن کا

گھڑی پہر کے جو بعد دیکھا یہ عالم
کہ نام و نشاں بھی نہ تھا واں چمن کا

غزل امید

ہزار شکر کہ خط صبح یار کا پہونچا
اسی سگے ہاتھو ہی دار و مدار کا پہنچا

دل شگفتہ کو پیغام یار کا پہونچا
گل فسردہ کو مژدہ بہار کا پہونچا

اوسے گر یقین ہے وہاں ہزار لالہ و گل
قدم جہاں پہ مری گلعذار کا پہونچا

شمار اسکو نہ کر مت شمار کرو
نہ خاص خاص نگار کا پہونچا

ہمارے قتل عام سے نہ گلیں اے صیاد
دیکھ کے اس مرغ دلکو شکار کا پہونچا

جہاں کیا ہے جبی ہیں ایک نگاہ نے تیری
ادھر بھی دیکھ کر عالم بہار کا پہونچا

تتمہ

امید اپنی طبیعت تو باغ باغ ہوئے
پیام جبکہ بت گلعذار کا پہونچا

غزل فدوی

دل تڑپتا ہے صبح و شام پڑا
ہاں الہی یہ کس سے کام پڑا

گو نہ ہووے تو نام عاشق کا
اب تو مٹنے لگا ہے جسکا نام پڑا

جان سے بدن ہو گیا خالی — جسم رہجاوے گا تمام پڑا
قابل بندگی نہین تو نہین — کب گلے آکے یہ غلام پڑا
یار البیا نہ یاد لیگا فدوی — دیکھنا لینا گر اوسکو کام پڑا

غزل منصور

دل گرفتار کیا کسنے کیا یار کیا — اب مجھی پیار کیا کس نے کیا یار کیا
ہم جو رہتے تہے سدا گوشۂ تنہائی مین — سر بازار کیا کس نے کیا یار کیا
آپ کثرت مین گیا گوشۂ وحدت سے نکل — عشق اظہار کیا کسنے کیا یار کیا
کسنے لے آگ مین ڈالا تہا خلیل اللہ کو — مار گلزار کیا کسنے کیا یار کیا
کون منصور تہا وہ جس سے انا الحق بولو — بر سر دار کیا کس نے کیا یار کیا

غزل شیخ عبدالقادر المتخلص بہ وفا

مائل اب دل زلف جانان ہو گیا — دام مین پہنس کے پشیمان ہو گیا
فرقت رشک چمن سے اب دل — مثل گل چاک گریبان ہو گیا
آہ و نالے سے مرے گلشن مین گل — نعرہ زن مرغ گلستان ہو گیا
دست وحشت سے دلا ہر دم مرا — پرزے پرزے جیب و دامان ہو گیا
اک جہلک اپنی دکہا کر بام سے — پہر نہان وہ ماہ تابان ہو گیا
آئینہ رخسار تہا یا تہا وہ ماہ — دیکہکر مین جسکو حیران ہو گیا
عمر بہر اوس سے وفا کرتے رہے — بیوفا آخر وہ نادان ہو گیا

غزل جہانگیر شاہزادہ

گر یار نہو ساقی پیمانہ ہوا تو کیا — معمور شرابون سے میخانہ ہوا تو کیا
ہم عشق کے بندے ہین مذہب سے نہین واقف — گر کعبہ ہوا تو کیا بتخانہ ہوا تو کیا
جب درد نہو دل مین کیا عشق مزا دیوے — کہنے کو بہلا کوئی دیوانہ ہوا تو کیا
اس عشق کی آتش سے جلتے ہین سبھی کوئی — گر شمع ہوئی تو کیا پروانہ ہوا تو کیا
معشوق کی کانون تک اب تک نہین پہنچا ہین — یہ اشک مرا یارو دردانہ ہوا تو کیا

جہانگیر شاہزادہ تہا عشق سے وہ غافل — آباد ہوا تو کیا ویرانہ ہوا تو کیا

غزل میر تقی

غم رہا جب تک کہ دم مین دم رہا — دل کے جانے کا نہایت غم رہا
حسن تہا تیرا بہت عالم فریب — خط کے آنے پر بھی اک عالم رہا

غزل مومن

دل نہ پہونچا گوشۂ داماں تلک — قطرۂ خون تہا مژہ پر جم رہا
سنتے ہین لیلی کی خبر سو رہا — [illegible]
زلفین کھولے وہ اگر آیا نظر — [illegible]
عید ہے پہر یار ان کا مرا دل رہا — او سکے لب سے ملتے ہی ہمراہ رہا

جامۂ احرام زاہد پر نہ جا
میرے رونیکی حقیقت جسمین تہی
دیکھہ میرا رومال دسنے ہنس دیا
صبح پیری شام ہونے آئی میر

تھا حرم مین لیک نامحرم رہا
ایکمدت تک وہ کاغذ نم رہا
برق چمکے ابر باران تہم رہا
تو نہ چھیتا اور بہت دن کم رہا

غزل رضا نعلی

پہر دوبارہ عشق کا دلپر اثر پیدا ہوا
اشک جاری رات دن ہے چشم گریانسے مرے
دیکہکر گلشن مین کہتین بلبلین اوس ماہ سے
اب مجہی ترے بجز آتا نہین آرام وچین
زخم آلے ہو گئی چہل چہل کے سارے جسم کے

باغ مین تیری محبت کا شجر پیدا ہوا
اسقدر رویا کہ اشکونسے گہر پیدا ہوا
کیا چمن مین دوسرا رشک قمر پیدا ہوا
پہر تجہے کیونکر جدائی سے صبر پیدا ہوا
درد دل رضا نعلی شام و سحر پیدا ہوا

غزل کنور

آتش دلکا جو آنکہونسے شرارا چمکا
درد فرقت مین جو شب دلکو ہوئے بیتابی
چہرہ از بسکہ بہبوکا سا نظر آتا ہے
صحن خانہ مین جو دلدار ہوا خوش رفتار
زرد رو عشق کی دولت سی ہوئے ہم ہمدم
برق چمکے ہے ہوا عاشق بیدلکو سمجہہ
دلمین آتش جو کنور غمسے تو بھڑکاتا ہے

لوگ سمجہے کہ فلک پر سے ستارا چمکا
رات رہ نہین گئی صبحکا تارا چمکا
ان دنون نام خدا رنگ تمہارا چمکا
آسمان نور سی اوس ماہ کی سارا چمکا
زعفران زار یہ چہرہ ہی ہمارا چمکا
چق کے اندر سے جو آنچل کا کنارا چمکا
خوب چمکا نہین پھر اسکو دوبارا چمکا

غزل رند

جا کی گلزار سے صیاد پھر آیا اولٹا
تن کی عریانی سے بہتر نہین دنیا مین لباس
گالیان دیتے ہین اونسے تو خفا ہونے مین
نام اوسنے جو سنا عشق کی بیماریکا

کیا نصیبا ہے ترا بلبل شیدا اولٹا
وہ جامہ ہے کہ جسکا نہین سیدھا اولٹا
میرے یارون سے جو کرتے ہین وہ شکوہ اولٹا
میرے در پر سے پھر آ کے مسیحا اولٹا

غزل آتش

یاد آیا جبکہ مجھے کوئی صنم حشر کے دن
در فردوس تلک جا کے پھر آیا اولٹا
قیس کیطرح سے ہو جائے ہزارون مجنون
پردہ محمل کا جو لیلی کبھو لیلے اولٹا
نالہ کرنے سے مرا یار خفا ہوتا ہے
رحم کی جا اوسی آجاتا ہے غصہ اولٹا

غزل نظیر چمن بی

خدانے برق تجلی بہ تجھے جمال دیا
ہمارے آنکھون کو دیدار کا خیال دیا
کسیکو ملک دیا اور کسیکو مال دیا
فقیر ہون مجھے اللہ نے یہ حال دیا
چلا دیا جو [illegible] یہ حال دیا
چلا تو بنگلے کی سیر کو موذن [illegible] ٹال دیا
شراب ابر مین کیونکہ پی نہ ساقی
تری کرم سا ہی ہمکو شغف حال دیا

شرف سے دستخط یار کے پھر محرم
جواب صاف ملا لکھکے جب سوال دیا

سرور یار سے حاصل ہوا سرور مجھے
ملال دوست نے دلکو مری ملال دیا

سبب وصال میں اس چہرہ منور ہے
ہٹا کے زلف کو آتش بلا کو ٹال دیا

غزل فرح

صبح آتا ہے چلا عید میں شاں جھکا
نظر آتا ہے مجھے مطلع انوار جھکا

دل جھکا دید جھکا ہاتھ جھکا پیروں پہ
کچھ ذرا میں بھی جھکا تو مرا یار جھکا

کوئی تھا بیچ گلے میں کوئی تھا کہسر ادہر
یک بیک آنکھ وہ لٹ پٹی دستار جھکا

جھکگئی رہو م چمن میں جو پکارین بلبل
آج گلشن کیطرف وہ گل گلزار جھکا

جب چلا جھکتا ہوا حسن کے بازار کے بیچ
ایک یوسف کی لیئے لاکھ خریدار جھکا

تیغ ابرو کی لیئے شوخ اکڑتا ہے کھڑا
دیکھیئے کسکو کرے قتل ستمگار جھکا

حسن تو بہت سے دیکھے پہ کہیں دل نگا
دیکھ صورت کو تری فرح سے لاچار جھکا

غزل فقیہ

سو کھی پان سے جب لال میں دندان دیکھا
اسطرحکا نہیں ہیں لعل بدخشاں دیکھا

قوس ابرو سے جو گردو نہ گیا تیر مژہ
اے میاں گاو فلک کو وہیں قربان دیکھا

پہر روز کیے تو دنیا میں مضطر ہو کبھو
میں نے ہر بار گہر آب میں غلطاں دیکھا

کیا کروں یار کی میں رنگ حنا کی تعریف
ہمنے ایسا نہ کہیں پنجہ مرجاں دیکھا

اے فقیہ باغ میں جانیکی نہیں کچھ حاجت
ہمنے لڑکوں کی بغل میں ہے گلستاں دیکھا

غزل میر تقی

صحرا میں سیل اشک مرا جا بجا پھرا
مجنوں بھی اوسکی موج میں مدت بہا پھرا

طالع جو خوب تھے نہوا جاہ کچھ نصیب
سر پر مرے کروڑ برس تلک ہما پھرا

آنکھیں برنگ نقش قدم ہو گئیں سفید
نامی کی انتظار میں قاصد بھلا پھرا

ٹک بھی نہ مڑ کی میر طرف تو نے کی نگاہ
ایک عمر تیرے پیچھے میں ظالم لگا پھرا

دیر و حرم میں کیونکہ قدم رکھ سکے گا میر
ایدھر تو اوس سے بت پھرے ادھر خدا پھرا

غزل صادق

وطن شوق اس بت کی کوچی میں لیے جائیگا
کعبہ مقصود تک مجھکو خدا لے جائیگا

یار و مرا تو کہو صیاد سے قابو نہ چھوڑ
ناتواں ہوں باد کا جھونکا اڑا لیجائیگا

بعد مرنیکے مری کچھ خاک بھی بچتی نہیں
پھر جلانے کو مری ہڈی ہما لے جائیگا

غزل [illegible]

اس بیخودی کو دیکھیئے میرا دل او دیکھا کیے
چھوڑ دے دنیا کوئی میرا خدا لے جائیگا

اے میرے شکل شکستہ پاس ان کے جائیگا
نہیں ار کون میرے اپنا لے جائیگا

وعدہ صادق ہے جبریل ع اب بھی
اس سرے اس سر تک ابلے جائیگا

غزل مستان

آہ وہ گل جب تلک میرے گلے کا ہار تھا
رات دن چشموں میں غیرونکے کہٹکتا خار تھا

کب خوش آتا تھا نگہ میں اوسکی پہر اک گلبدن
نرگسی آنکھوں کا تیری جو کوئی بیمار تھا

آج گلکاری کا جامہ دیکہکر اُس شوخ کا
ہر چمن میں گل پہ گل کھانے کو گل تیار تھا

یاد کر گل شب کو پروانے کا رونا بزم میں
شمع نے تا صبح تک رونے کا باندھا تار تھا

منتظر قوس قزح تھی آسمان پر دیر تک
کس نے گل اُس کو دکھایا ابروے خمدار تھا

انگلیاں دانتوں میں دیتے تھے سبھی پیر و جوان
گل جو دیوانہ ترا رسوا سر بازار تھا

کب اُسے پڑتی تھی کل جوں مرغ بسمل روز و شب
تیر مژگان جسکے سینے میں مع سوفار تھا

زلف کی چھٹتے ہی غل چاروں طرف تھا ملذنا
رخ تلک بوسے کی خاطر پہنچنا دشوار تھا

کل کسو نے جا کہا اُس سے کہ مستان مرگیا
رو دیا سنکر کہا افسوس کیا آزار تھا

غزل واحد علی

کرکے تنہا مجھے اے دوستو گلفام گیا
غم الم سونپ گیا طاقت و آرام گیا

کیا اُسے خط میں لکھوں کیا منہ زبانی بولوں
قاصد اب تک نہ پھر ایکے وہ پیغام گیا

وعدہ کر کر جو گیا شب کو نہ آیا ہرگز
انتظاری میں تری مجکو صبح و شام گیا

کب خوش آتا ہے مجھے باغ و بہار گلشن
گل تو سب خار ہے جس کا گل اندام گیا

جسم لاغر کو مرے دیکھکے کہتے ہیں طبیب
زندگی اُسکی کہاں جس کا دل آرام گیا

میں نے دیکھا جو وہیں رشک قمر کوٹھے پر
میں دوبارہ وہیں فی الفور سر بام گیا

نعرہ کھینچوں ہوں تصور میں شب و روز مدام
رونا ان چشموں کا ہرگز نہ صبح و شام گیا

غزل تبسم

جھپک تاکے مجھے دلربا نے لوٹ لیا
بچا نگہ سے تو چشم حیا نے لوٹ لیا

ہزاروں ہیں صف مژگاں تیر کے گھایل
مجھے تو ابرو کمان کے ادا نے لوٹ لیا

خدا کے واسطے کر رحم اے بت سنگدل
تری تو روز کے جور و جفا نے لوٹ لیا

نگاہ شوخ نے کی خانمان کئی برباد
مجھے بھی کاکل زلف دوتا نے لوٹ لیا

جہانمیں جیتے ہیں معشوق بیوفائی سے
یہ عاشقوں کو تو یار وفا نے لوٹ لیا

نہیں ہے شکوہ رقیبوں سے کچھ مجھے ہمدم
کہ دل لگا کے تری اُس آشنا نے لوٹ لیا

رواں تھا قافلہ اشکوں کا جو میرے یارو
سو اُس تبسم غارت ربا نے لوٹ لیا

غزل اصف

آہ جب تک مرے پہلو میں وہ دلدار نہ تھا
آہ کا بھرنا مرا خالی از اسرار نہ تھا

غزل نکہت

رات کیا بات تہی بتلا تو مجھے اے ظالم
ایک اقرار ہی کرنا مجھے درکار نہ تھا

کرکے وہ تیغ زنی مجھپہ ہوا ہے بیچین
یعنے میں قتل ہی کرنے کے سزاوار نہ تھا

کل جو دیکھا تہا سر بستر پہ وہ بیمار پڑا
آج بستر ہے فقط اور وہ بیمار نہ تھا

اُس کے جانے سے مجھے موت نہ آئی افسوس
ایسی رسوائی سے جینا مجھے درکار نہ تھا

غزل علی

کہو بلبل کو کہ لیجاوے چمن سے آشیان اپنا
پڑہے گر صد ہزار افسون نہوگا باغبان اپنا

اٹھا کر لیچلی بلبل چمن سے آشیان اپنا
کہا گل سے کہ لی ہے بیوفا ہمسے مکان اپنا

ہوئی جب باغسے رخصت کہار و رو یا کے قسمت
لکہا تہا یون کہ فصل گل مین چہوڑ پڑون شیان اپنا

ارے صیاد یون چاہے تو جی اودہانسے حاضر ہون
ولیکن طوق قمری کیطرح کرکے نشان اپنا

مرا جاتا ہے جی اس بلبل ہکیر کی غربت پر
کہ گل کے آسرے پر یون لٹایا خانمان اپنا

چلے جب باغسے بلبل لٹاکر خان ومان اپنا
نچہوڑا آہ بلبل نے چمن مین کچہ نشان اپنا

نہ تو نے گل کیا اپنا نہ بلبل باغبان اپنا
چمن مین کس بہروسے پر بنایا آشیان اپنا

یہ حسرت رنگہی کس مزے سے زندگی کرتی
اگر ہوتا چمن اپنا گل اپنا باغبان اپنا

الہم کر اسطرح روئی کہ رسوا ہوگئی بلبل
ڈبایا ہائے آنکہوں نے تمامی خانمان اپنا

مگر دلسے بتار کہتا علی گوہر سے پیارے کی
وہ حکم شاہ رکہتا تہا دلے تہا مہربان اپنا

غزل انشا

کیا خدا ای عشق کی مین رونمائی مانگتا
مانگتا جو اوس سے تو ساری خدائی مانگتا

برچہی لیکر آہ کی کہتا ہو لو دل چرخ سے
تم سے دل بدکر بڑا صاحب لڑائی مانگتا

اوس سے خلوت کی ٹہر جاتی تو مین اللہ سے
واسطے دو دن کی عرش کبریائی مانگتا

یون کہار مددونے جہٹ پٹ شیخ کی گگڑی اوڑہا
دو بڑای ہی یہ سر اسکا بڑائی مانگتا

دادرس کوئی جو ملجاتا تو انشا عشق سے
الامان مین بادشاہ سے دہی دہائی مانگتا

غزل قیس

علاج درد کا اپنے بہت کیا نہ گیا
طبیب سے مجہے کیا کیا نلکہہ دیا نہ گیا

کیا جنون نے یہ کچہ میرے طبع پر غلبہ
اگرچہ خون بہی فصاد سی لیا نہ گیا

بہا ہے پہوٹ کی خوناب چشم سے آخر
تیری جدائی مین خون جگر پیا نہ گیا

ہمارے چاک گریبان کا ناصحا تجہسے
ہزار شکر کہ ایک تار بہی سیا نہ گیا

وہ ذائقہ لب لیلا کے بوسکا ای قیس
مثال شیرین کی لذت کو تو چکہا نہ گیا

غزل سراج

قد ترا سرو روان تہا مجہے معلوم نتہا
گلشن دہن عیان تہا مجہے معلوم نتہا

دہوپ مین غم کے عبث مجکو جلایا افسوس
پہوکے ساتی مین امان تہا مجہے معلوم نتہا

خاک تیرے قدم پاک کی ای نور نین
سرمہ دیدہ جان تہا مجہے معلوم نتہا

غزل شمس دین

شب ہجر سے تیری انکار جب ... نکل آیا تہا
... مجہے معلوم نتہا

رخ ترا نور فشان تہا ... مجہے ...
... مجہے معلوم نتہا

... ابرو ... مژگان ...
... تہا مجہے معلوم نتہا

اوس ... بلکہ ... مکان ...
... تہا مجہے معلوم نتہا

روزہ داران جدائی کو خم ابرو یار
ماہ عید رمضان تہا مجہے معلوم نتہا

مین نے سمجھا تھا کہ اس یار کو ہی نام و نشان | یار بے نام و نشان تھا مجھے معلوم نہ تھا
دل بیدل نے کہا تھا ہو آج سراج | کیا بلا سیف زبان تھا مجھے معلوم نہ تھا

غزل تراب شیدا

ڈوب کر دل مین مرے تیر کا پیکان رہا | او کمان دار ترا مجھ پہ یہ احسان رہا
ملکی دوست نے پوچھا نہ کسی شہر نے | مدتون شہر مین اپنا ہی سامان رہا
ایسے جنون ہاتھ سے تیری ترے صدقے جاون | کوئی باقی نہ مرا تار گریبان رہا
بستر خاک ہے اور پیرہن عریانی | بے رفو برسون مرا چاک گریبان رہا
آفرین ہے ترے ہمت کو تراب شیدا | عشق کافر کا کیا آپ مسلمان رہا

غزل نثار

اسکی قدمون سے لگی رہتی ہے ذرات حنا | خوب دنیا مین بسر کرتی ہے اوقات حنا
دسترس ہمکو نہین جنکی قدم تک پہنچے | تو بڑی ہاتھ نہین کبھی تیرے گیا بات حنا
عرض کیجو جو ہمارے ہی قدمبوسی تک | اوسکی قدمون سے لگی اب جو کسی رات حنا
تو بھی اسطرح لگے کام سے چھاتی سے کبھو | شوخ جسطرح سے لگتی ہے تری ہات حنا
ہمتو مایوس رہے اسکی قدمبوسی کے | جا کے قدمون سے لگی یار کی ہیہات حنا
فندقین یار کی مشاطہ لگائی ہین نثار | گل مہندی یہ نلاوے کبھی آفات حنا

غزل نظیر

نظیر اک اب پریوش نرا سجدہ ہیچ نئی ادا کا | جو عمر دیکھو تو دس سکی قہر آفت غضب خدا کا
جو شکل دیکھو تو بھولے بھولے جو باتین سنئے تو میٹھی میٹھی | ڈیل وہ ٹھہرا کہ سرا و زادہ جو نام لیجئے کبھی فنا کا
جو گھر سے نکلی تو قیامت کہ چلتے چلتے قدم قدم پر | کسیکو ٹھوکر کسیکو چھلکا کسیکو کانٹا لڑا کا
یہ چلنے مین چلبلاہٹ کہ دل کہین ہے نظر کہین ہے | کہان نکا اونچا کہان نکا نیچا خیال کسکو قدم نیچا کا
لگاوٹ انکھین وہ بیحجابی کہ پھر پلک سے پلک نہ مارے | نظر جو نیچی کرے تو گویا کھلا سمر اہا جمین حیا کا
یہ چلبلاہٹ چلبلاہٹ خبر نہ رکھے نہ ہنسکی ہنسدہ بندہ | جو جھہرا کہ ابلاسی بکھرانہ بند اندانہ کبھو قبا کا
گلے لپٹنے مین وہ شتابی کہ مثل بجلی کی اضطرابی | کہین جو چمکا چمک کے کہین جو لپکا جو ہر جہپا کا

غزل نیاز

[illegible]

چمن بے نظیر

کہین ہو بادشاہ تخت نشین
کہین کاسہ لئے گدا دیکھا
کہین بولا بھلا وہ [illegible] دیکھا
کہین وہ بندہ خدا دیکھا
کہین فانی کہین بقا دیکھا
کہین زاہد بنا کہین [illegible]
کہین رند [illegible] پیشوا دیکھا

ہیں عاشق نیاز کی صورت — سینہ بریاں و دل جلا دیکھا

غزل سوز

محبت کو دام بلا جانتا تھا — پھنسا میں تو ایدل یہ کیا جانتا تھا

چلا مجسے تو ہی تو جتا کر بہلا دل — تجھے میں بڑا آشنا جانتا تھا

بڑی گرمجوشی سے تھا ہی مجھے ڈر — کہ آخر کرے گا دغا جانتا تھا

دغا کھائی آخر دغا کھائی آخر — میں کیا جانتا تھا میں کیا جانتا تھا

ولاسا تو دے سوز چلتے چلتے — مگر تو جگر ہے جلا جانتا تھا

غزل ولی

تجھ لب کی صفت لعل بدخشاں سے کہونگا — جادو ہیں ترے نین غزالاں سے کہونگا

دی حق نے مجھے بادشہی حسن نگر کی — جا کشور ایران میں سلیماں سے کہونگا

میں جب سے دیکھا خواب ہے اس ماہ یہ خوبی — اس خواب کو میں یوسف کنعاں سے کہونگا

تعریف تیری قد کی الف وار اے ساجن — جا سرو گلستان کے خوش الحاں سے کہونگا

مجھپر نہ کرو ظلم تو اے لیلئے آفاق — مجنوں ہوں ترے غم کا بیاباں سے کہونگا

بیتاب نہو شور سے تو اے ولی ہرگز — اس درد کی دار و کسی درماں سے کہونگا

غزل ملنگ شاہ

مرادرد دل تجھپہ اظہار ہوگا — ادھر منزل عشق تیار ہوگا

ادہر تو جگر میرا ہے پارہ پارہ — اُدھر مرہم وصل تیار ہوگا

وہ پل ہے تو چھوٹا جو رستہ ہے باریک — یہ بندہ گنہگار کیا پار ہوگا

ملنگ شاہ سائیں تو ہی جگ میں روشن — اُدھر لعل و گوہر کا بازار ہوگا

غزل سودا

جب وہ گلشن کی طرف یار طرحدار جھکا — محو سب ہو کے چمن غنچہ گلزار جھکا

نرگس مست تری آئیں جو تل در گلشن — گل مخمور جھکا بلبل بیمار جھکا

کان کے نیچے جو نکلی ہی تیری سنبل زلف — جیسا پانی سے نکل مار طرحدار جھکا

شب مہتاب میں بیٹھا تھا جو وہ سیمیں تن — فرش الماس پہ وہ چہرۂ بلدار جھکا

عرق آلودہ وہ بلور جبیں اوسکی دیکھ — سے ستاروں کو زمیں پر مہ انوار جھکا

لب شرابی تو ترے دیکھ کے میخانہ میں — شیشہ پیالے پہ جھکا پیالے پہ وہ یار جھکا

شوخ اس می میں ترے کیا ہے بلا کی آتش — پیتے ہی می کے ہوا مست وہ سرشار جھکا

مصحفی

تیر یا ناوک ترے مژگاں کی اے ابرو کمان — حسن دل پہ مرے جبکہ وہ سوفار جھکا

حسن کی تیری جو دوکان میں عجب سودا — جو ہی جنس گراں ہو خریدار جھکا

غزل اکرام

دہر کو سمجھ غنیمت واقف ہو دم کے دم کا — یہ کون سے وہ دید ہو دم مارتا ہے دم کا

قرآن میں لکھا ہے کل من علیہا فان — بیتی سو چیز کیا ہے لے جسکو در عدم کا
جسکو پیا جو چاہے کہلا دے وہ سہاگن — پھر جستجو میں کیونکر دھرنا کہو قدم کا
کہتے ہیں لوگ سارے کچھ میں او بھا نہ کیا تھا — اوڑ فاختہ گیا ہے فہمیدہ فہم کا
کن سے ہوا ہی فیکون اس کن کا کون کن ہے — لکھنے کی تاب لایا سینہ پھٹا قلم کا
ہے فاعل حقیقی ہر چیز کا وہی سب — کیونکر ہوا ہے جگ میں دوزخ بہشت ہم کا
اکرم تو عبدالحق کی رہ بندگی میں دائم — ہو ویگا دور تجھسے پردہ جو ہے وہم کا

غزل اشفاق

دل مرا نور تجلی سے جو معمور ہوا — شعلہ جو آہ کا نکلا شرر طور ہوا
کیا خوشی رہتا تھا گلزار عدم میں آدم — آکے ہستی میں غم و درد سے رنجور ہوا
کبریا حق کے ہیں از بسکہ جہانیں معمور — جو کہ پیدا ہوا عالم میں سو مغرور ہوا
سخن اقرب جو کہا حق نے بیان کیا کیجے — آپکے بھولکے میں اس سے بہت دور ہوا
دم دیا حق نے نفخت کا تن آدم کو — جس سے ہے پارہ گل جوہر پر نور ہوا
چونکے جسوقت کہ ہم خواب عدم سے اشفاق — وہی موسے تھا وہی نور وہی طور ہوا

غزل شیدا

اجل کے کوچہ میں تیرا گزار ہووے گا — ترا قرار مدار القرار ہو ویگا
دھرینگے تجکو جبا زمیں تخت شاہی سے — اگر خزانہ و لشکر ہزار ہو ویگا
لحد کے گوشہ میں تجکو زمین پہ سونا ہے — بدن ترا خورش مور و مار ہو ویگا
نہ کر تو فخر یہاں اپنی شہسواری کا — عمل سے پیادہ وہاں شہسوار ہو ویگا
اگرچہ باغ جہانیں تو مثل گل ہو گا — پہ تیری خاک پہ آخر کو خار ہو ویگا
نڈر خدا سے تو ہو کر گناہ کرتا ہے — نجانوں کیا ترا انجام کار ہو ویگا
طمع کسی سے نرکھ اس جہان فانی میں — سوا عمل کے ترا کون یار ہو ویگا
نہ کر کسی پہ ستم سوچ یہ کہ آخر میں — خدا ہی سے ترا دار و مدار ہو ویگا
اگر چھپائی کسی طرح سے تو اپنا کیا — ہر ایک دن کو وہ شب آشکار ہو ویگا

ہر اک حلال کہے تیرے بے حساب ہو ویگا
ہر اک حرام کہے تیرے بے شمار ہو ویگا
یہ کیسی جو کی کہ کچھ فائدہ یہاں شیدا
تو اپنے دیکھ ترے یادگی ہو ویگا
کلام سعدی ترے یادگار ہو ویگا

غزل معروف

آہ وہ کون تھا جسنے دل مارا
جسنے اس سے بچے نکا مارا

چمن بے نظیر

[illegible]

وصل کی شب بھی مین نسویا آہ	روز ہجران کے خوف کا مارا
پاکے مرضی کہلا جو باتین مین	یہ پھنسا یا کہ بس لٹا مارا
جنس صبر و خرد لئے **معروف**	ملک دل فوج غم بیا مارا

غزل سلیمان

غمسے ہوکر برق وش کر کاکڑک کر رہ گیا	بس مرا سینے مین دل دھڑک دھڑک کر رہ گیا
سامنے جانا آپ آئی ہو جو کھڑا ہوا	بادسی دیکھا تو در کھڑکا کھڑک کر رہ گیا
توڑ کرنا اگر تجھے منظور تھا تو کس لئے	نیچہ کو میان سے سر کا سرک کر رہ گیا
طایر دلکو رہا کیا اس قفس کی قید سے	چھوڑ کر طفل چمن پھڑکا پھڑک کر رہ گیا
اے سلیمان عشق کی آتش ہی مجبہ دل مین پڑی	اگ کا شعلہ سا کچھ بھڑکا بھڑک کر رہ گیا

غزل طور

کبھو وہ سرو قد آیا تو ہوتا	کوئی دم گور پر سایہ تو ہوتا
ید بیضا کو ہوتا داغ حسرت	حنا کا چور دکہلایا تو ہوتا
رخ مصحف پہ مین قربان ہوا ہون	کوئی قران پڑھوایا تو ہوتا
گیا تنہا ترے کشتہ کا لاشہ	لحد تک اوسکو پہنچایا تو ہوتا
کھڑا ہون کب سے تیری زیر دیوار	تو اپنے بام پر آیا تو ہوتا
غرور عاشقی ہے نعرہ بلبل	ہماری طرح گل کہایا تو ہوتا
غش آیا طور کو موسے کی مانند	رخ پر نور دکھلایا تو ہوتا

غزل سکندر

کیا کمان ابرو نے ایک تیر نظارہ مارا	جلکے لگتے ہی جگر ہو گیا پارا پارا
کیا تجھے اور تہا ستی کے جنگل مین شکار	مرغ دل تو نے جو صیاد ہمارا مارا
رات تنہائی مین آیا تھا تصور تیرا	ذکر تیرا ہے کیا آہ کا نعرہ مارا
ہمنے پھینکے تھی کلی اوسکی طرف للہ کی	اوسنے شوخی سے ہمین پھول ہزارا مارا
غیر کیا چیز ہی محفل سے اٹھا دون تمہین	کیا کہون کہہ نہین سکتا مین تمہارا مارا

عشق بازی کے لئے ہمنے بچھائی چوسر
پیانسا اگرتے ہی گویا رنگ ہمارا مارا
ہیچ دنیا کے لئے کچھ نہ سکندر لے گیا
آپ کے روز جیا کس کے لئے دارا مارا

غزل نظیر

ہوئی صبح جب گھر سے وہ یار نکلا
کیا خلق نے فخر رشک گلزار نکلا

غزل چمن

کسی کی [illegible] چمن میں زلف کی داوان
مرے چشم سے جو قطرہ [illegible] نکلا
قضا تیری [illegible] جو
[illegible] نکلا
[illegible] نکلا
[illegible] بازار نکلا

بہت چاہا دل بیچ دیوے صنم کو | مرے دلکا وہ نا خریدار نکلا
صراحی سے ساقی نے می جو پلائی | نظیر اسقدر ہو کی سرشار نکلا

جنہو غزل نسیم

گر ہمنے دل صنم کو دیا پھر کسیکو کیا | اسلام چھوڑ کفر لیا پھر کسیکو کیا
ہمنے تو اپنا آپ گریبان کیا ہے چاک | آپ ہی سیا نہ سیا پھر کسیکو کیا
اپنی تو زندگی ہے یہان مثل حباب ہے | گو خضر لاکھہ برس جیا پھر کسیکو کیا
آنکھین تمہاری لال صنم کچھ نشہ پیا | آپ ہی پیا پیالہ پیا پھر کسیکو کیا
دنیا مین ہم نے آکے بہلایا جو نسیم | جو کچھ کیا سو ہمنے کیا پھر کسیکو کیا

غزل سوز

قضارا وہ قاتل ادہر آن نکلا | تو لینے کو اوسکے مرا جان نکلا
کھڑا نعش پر ہو کے بولا کہ ہے ہے | یہ کشتہ تو کچھ جان پہچان نکلا
چھری لیکے مین بعد سینے کو چیرا | تو دلکی جگہہ خشک پیکان نکلا
ٹک سر کھاے مینے کیا کیا | مین سمجھا تھا کچھ یہ مرا جان نکلا
کھڑے رہنے والو مگر سوز ہے یہہ | بہلا اسکی دلکا تو ارمان نکلا
بہلا سوز ایسا بتا جسکے خاطر | یہ خورشید پہاڑی گریبان نکلا

جنہو غزل مست

آج دلبر کو خواب مین دیکھا | نور حق کا حجاب مین دیکھا
خود فنا ہو کے ذات مین ملنا | یہ تماشا حباب مین دیکھا
آپ کو سوخت غیر کو لذت | یہ مزا ہم کباب مین دیکھا
بیٹھکر سیر ملک کی کرنا | یہ تماشا کتاب مین دیکھا
ایک پیالے مین مست ہو جانا | یہ تماشا شراب مین دیکھا

چشنو غزل منصور

نہ ملتا گر خوشی سے دل مرا مشہور کیون ہوتا | جو دیکھا حسن جانانکو تو پھر مخمور کیون ہوتا
خدا پیدا بنا کر جگ مین گر ذات محمد کو | تو کیون معراج مین موسی کو سر کوہ طور سے کیون ہوتا
کہا اتنا ابلیس لعنت کا پڑا جہان فرشتون مین | [illegible] عزیز کیون ہوتا
اگر وہ جان بنا شیطان تو پھر مخرور کیون ہوتا | نہ ہوتا [illegible] خوبان پر
نہ کرتا پیار حق کا اگر جسار خوبان پر | تو کیون حسن منظور کیون ہوتا
تو ہر عاشق کی ایسی بہوئین سکا ہوا سردار عالم کا | اگر کچھ [illegible]
کیا دعوے انا الحق سکا ہوا سردار عالمکا | بیچ شان تو وہ منصور کیون ہوتا

غزل سودا

مین و دشمن جان ڈہونڈتی اپنا جو نکالا | تو حضرت دل سلمک اللہ تعالی
جب مست چمن سے ہو چلا گہر کو وہ لالہ | غنچہ نے صراحی لی اوٹہا گل نے پیالہ
کہتا ہے یہ دیکھ کے ترا گوشۂ ابرو | دیکھے جو کوئی خون گرفتہ تو نکالا

مانگا جو میں دل کو تو کہا بس یہی اکمل
جتنے ہی تو چاہے مرے کوچے سے اٹھالا

اے غنچہ سبب کیا ہی کہ آتی ہی چمن میں
گل جھاڑ ہے دامن تو نے بقچے کو سنبھالا

اتنا ہی تو یوسف سے مشابہ کہ عدم سے
پردے میں چھپا اسکی تئیں تجھکو نکالا

اس آنکھ لڑانے سے یہ دل کیونکر بر آوے
نے تیغ ہے اس پاس نہ خنجر ہے نہ بھالا

فتنے ہی اٹھاتے ہوگئی پشت فلک خم
ہرگز نہ کسی گرتے کو ظالم نے سنبھالا

سودا تجھے کہتا ہوں جو بوسے پہ اتنا
تو اپنا غریب عاجز و دل بیچنے والا

غزل

جب حسن ازل پردۂ امکاں میں آیا
ہر رنگ بہر رنگ ہر اک شان میں آیا

حسرت سے ملایک نے جسے سجدہ کیا ہے
جس وقت کہ وہ صورت انسان میں آیا

گل ہو وہی سنبل ہے وہی نرگس حیراں
اپنے ہی تماشے کو گلستان میں آیا

اول وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن ہے
مذکور یہی آیت قرآن میں آیا

قانون وہی ساز وہی طبلہ وہی ہے
ہر تار میں لولاکہ ہر اک تان میں آیا

غزل عمر

عشق نے تیری مجھکو دل کیا کیا ستم دکھا دیا
عیش و خوشی و زندگی سارا جہان بھلا دیا

موت سے آکے مر چکا نیکی بدی کہا غرض ہے
ہستی سے لیکے تا عدم جام بقا پلا دیا

ڈھونڈوں پھروں میں یار کو اپنی فکر میں ہر طرف
آپ میں آپ مل گیا پردہ میں جو اٹھا دیا

میرے سخن کو سمجھو تم اسمیں نہیں ہے کچھ غلط
آپ ہی خدا ہوا یہ دم جبکہ خود ہی مٹا دیا

عمر میں اپنی آپ میں آپ ہی سمجھکے چپ رہا
جبکہ ملا وہ غیر سے ہنسکے مجھے رلا دیا

غزل حیدری

وہ چاند سا مکھڑا امام خدا اور رنگ سنہرا اصل علے
وہ گول بدن سانچے میں ڈھلا وہ ہیگا سراپا اصل علے

وہ گھونگر والے بال سیہ وہ زلفیں اسکی عین گرہ
وہ سحر مجسم چشم نگاہ وہ دیدہ چوڑا اصل علے

تہی ہونٹوں پہ مسی کے دہڑی وہ جیسی یمن میں شام پڑی
تہی دانت کہ جوں موتی کی لڑی پر اوس کا چمکنا اصل علے

وہ اوبھرا اوبھر سخت کچیں جو دیکھے انکو ہار چلے
وہ بیٹھی حوریں رشک کریں وہ ناف کا نقشا اصل علے

گوہر بن ہو ہو جاوے زبان تو ہی پہ بیٹھے ہیں گمان
اے حیدری وہ محبوب جہان وہ دلبر عالی صفت علی

غزل مومن خان

کسی کا ہوا آج کل تھا کسی کا
نہ ہے تو کسی کا نہ ہوگا کسی کا
کیا قتل جس نے جہاں اک نظر میں
کسی نے نہ دیکھا تماشا کسی کا

غزل ظفر

[illegible]

وہ کرتے ہیں پیا کہ عاشق کشی یوں — نہیں کوئی دنیا میں گویا کسی کا
دم الخند اور عشق بتان سے — مجھے ڈر ہے اے مومن ایسا کسیکا

غزل ظفر شاہ دہلی

کسی نے اسکو سمجھایا تو ہوتا — کوئی یاں تک اُسے لایا تو ہوتا
مزہ رکھتا ہے زخم خنجر عشق — کبھی اے بو الہوس آیا تو ہوتا
نہ بھیجا لکھ کے تو نے ایک پرچہ — ہمارے دل کو پرچایا تو ہوتا
کہا عیسے نے قم کشتی کو تیرے — کچھ اب تک بھی نہ فرمایا تو ہوتا
نہ بولا ہم نے کھڑکایا بہت در — ذرا دربان کو کھڑکایا تو ہوتا
یہ نخل آہ ہوتا بید ہے کاش — نہ ہوتا گو ثمر سایا تو ہوتا
جو کچھ ہوتا سو ہوتا تو بے تقدیر — لحد تک مجکو پہنچایا تو ہوتا
کیا کس جرم پر تو نے مجھے قتل — ذرا تو دل میں شرمایا تو ہوتا
کیا جیسا مریض عشق مجکو — عبادت کو کبھی آیا تو ہوتا
دل اوسکے زلفیں او لجھا ہی کب سے — ظفر اک روز سلجھایا تو ہوتا

غزل دارا

سحاب پارہ ہی دامن ہے آبدیدوں کا — نمود برق طپیدہ ہی دل طپیدوں کا
چراغ صبح کی مانند کوئی دم کی ہیں — بیان حال ہوا جان لب رسیدوں کا
جہاں ہوئے ہیں گل سرخ خاک سے پیدا — اسی زمین میں ہے مدفن ترے شہیدوں کا
اثر رکھے ہے یہ فریاد دردمندوں کی — بُرا ہی صبر ستمگر ستم رسیدوں کا
عجب شجر ہے ثمر جسکے پارہ یاقوت — یہ رنگ دیکھ لے مژگان خون چکیدوں کا
کھلا کسی پہ نہ آسودگان خاک کا حال — ہجوم مہد زمین میں ہے آرمیدوں کا
کوئی بھی ساتھ کسیکے گیا نہ اے دارا — عدم کو جاتا ہے کیا قافلہ جریدوں کا

غزل خواجہ میر درد

جگ میں کوئی نہ ٹک ہنسا ہوگا — کہ نہ ہنستے ہی رو دیا ہوگا

امیدوار وعدهٔ دیدار مر چکے
آتے ہی آتے میر قیامت کو کیا ہوا

جاتا ہی یار تیغ بکف غیر کیطرف
ای کشتۂ ستم تری غیرت کو کیا ہوا

بخشش نے مجکو ابر کرم کے کیا خجل
ای چشم جوش اشک ندامت کو کیا ہوا

تہی صعب عاشقی کی ہدایت میر پر
کیا جانئے کہ حال نہایت کو کیا ہوا

غزل جرات

جو دم لب پہ گہبرا کے آنے لگا
تو شاید مرا دل ٹہکانی لگا

نہ آئینہ کا جب مین سنانی لگا
وہ آئینہ مجہکو دکہلانی لگا

وہ دلبر کسی سے ہوا ہمکنار
کہ دل بر مین کچہ تلملانی لگا

کیا اوسنی جو سیر دریا کا عزم
مین انکہونسے دریا بہانی لگا

کہا طبع نے اور لکہہ اک غزل
قلم جب مین جرات اوٹہانی لگا

اسی رحم جب جبہہ آنے لگا
تو صحبت یہ گردون چہڑانی لگا

کسی نے جو پوچہا خفا کس سے ہو
اشارے سے مجکو ستانی لگا

مزاج آیا ہنسنے پہ تو غیر سے
لڑا آنکہہ مجکو لڑانے لگا

منا ما پڑا اور اولٹا مجہے
محبت جو مین آزمانے لگا

غرض دلکی لگ جاتا ہی عشق آہ
عجائب تماشا دکہانے لگا

دیا اوسکی در پر جو جرات نی جی
تو الحمد للہ ٹہکانے لگا

غزل ناسخ

ساتھ سے جو مجہے یار نے سونے ندیا
رات بہر مجکو دل زار نے سونے ندیا

خواب ہی مین نظر آیا وہ شب ہجر کہین
کو مجہے حسرت دیدار نے سونے ندیا

خفتگی بخت کی کیا کہئیے کہ خبر خواب عدم
عمر بہر دیدۂ بیدار نے سونے ندیا

رات بہر درد جدائی سے کراہا کیا
کہ جہان کو تیرے بیمار نے سونے ندیا

یاد اوس زلف کی رہ رہ کی مجہی دکہوائے
ہجر مین مجکو شب مار نے سونے ندیا

یہی صیاد گلا کرتا ہے میرا ہر صبح
نالہ مرغ گرفتار نے سونے ندیا

یہ سمجھے تھے بعد فنا یار دینگے راحت
حشر تک وعدۂ دیدار نے سونے ندیا

غزل لطیف

جو شب کو رویا تو مین [illegible] فخر عرب کو دیکہا
اوٹہا یا پردہ کو عین [illegible] جب تو عین انوار [illegible]
عجب تہی احمد کی [illegible] روشنی [illegible]
و گرنہ نور احد مین [illegible]

مخمس [illegible]

[illegible]

[illegible] ملک الشعرا

زخم کا دلکی تر و تازہ ہے انکو سدا | جاری رہتا ہے مری چشم سے ناسور سدا
جسکے ہم تیغ نگہ سے ہوگئی گھایل یارب | چشم زخم اس سے زمانہ مین رہے دور سدا
ہے نہین شوق کسی کے لہو پینے کا | دیکھتا ہون تیرے انکہونکو مین مخمور سدا
گو نہ دے شیشہ گردون می گلرنگ مجھے | خون دل سے تو مرا جام ہے معمور سدا
یار کی دیکھی تجلی جو تو موسی کیطرح | سنگ رہ سے تری نکلے شرر طور سدا
ایک شب آکو کوئی دلسوز نہ رویا او سیر | شمع بہی گور ہمارے سے جلی دور سدا
دوستو سنتے ہو سودا کا خدا حافظ ہے | عشق کی ہاتھ سے رہتا ہے یہ رنجور سدا

غزل ہدایت

دشت سے قیس گیا کوہ سے فرہاد گیا | کارخانہ ہے سبھی عشق کا برباد کیا
چشم الفت مین مجھے تجھسے تو اے طفل سرشک | ہائے دنیا سے تو لڑکی یونہین ناشاد کیا
یاد کر سبزہ خط اشک جگر سے نکلا | روٹھکر گھر سے یہ لڑکا خضر آباد کیا
یہ ہدایت سے نبار ریختہ کی تھی قائم | حیف صد حیف کہ دنیا سے وہ استاد گیا

غزل انشا

العشق منجلوہ گر ہے تجھہ مین یہ ذات مولا | والسابحات سبحاً فالسابقات سبقاً
تمنے سکھا دیا کیا جبریل کو نچانے | جھٹ زیر سدرہ اوسنے جو بستر جمایا
جو شخص جیسا ہو خدمتین یان تمہارے | کیونکر نہ پھر وہ دیکھی لاہوت کا تماشا
فرما دین آپ جو کچھہ حقا وہی ہے سچ ہے | اے میرے پیر و مرشد ہان بادشاہ داتا
گر حکم ہو تو سائین سلفے کا دم لگا کر | پھٹکارون ابھی مین سر پر کو ایک کوڑا
ہے یاد مین تمہارے بیٹھا ہوا مراقب | جارم فلک پہ عیسے کھینچے ہوے اوداسا
کرو بیان تمہین سب کیون پیشوا سمجھین | روح القدس ہے ادنی اک بالکا تمہارا
سبزہ اگر چڑہانا منظور صبحدم ہو | تو لیجے برگ کوئی والناشطات نشطاً
استانہ پہ ٹکے پہرے تشریف لائے ہی | حضرت سلامت انشاہی آپکا یہ چیلا

غزل ذوق

بعد مردن بہی خیال چشم فتان ہی رہا
سنبل تربت مرا وقف غزالان ہی رہا
مین بہی تربت پہ عاشق کے چمیدہ مو پریشان ہی رہا
خاک پر اوسکے بگولہ میرا عشق پیچان ہی رہا
قتل ہو سکا ہے مضمون اوس بیان ہی رہا
بانہہ منا بنا کر مین زیر تیغ ناخدان ہی رہا
جاہل ہنگر نرا ہے تجربے ۱۰۵ راہ پر
جبکہ ہو جہل اپنے سلمان ہی رہا

مخمس

پاؤن کب نکلا رکاب حلقہ زنجیر سے
توسن وحشت ہمارا گرم جولان ہی رہا
کیا لباس تیرہ مین پوشیدہ ہین روشن ضمیر
جامۂ فانوس مین بہی شعلہ عریان ہی رہا
آدمیت اور شے ہے علم ہے کچہ اور چیز
کتنا طوطی کو پڑہایا پر وہ حیوان ہی رہا
حلقہ گیسو مین دیکھی کسکے رخسار کی تاب
خب مہ ماہ زنین سر در گریبان ہی رہا

مدتوں دل اور پیکاں دونو سینے میں رہے
آخرش دل بہ گیا خوں ہوگئے پیکاں ہی ہیں

سبکو دیکھا اس سے اور اسکو نہ دیکھا جوں نگاہ
وہ رہا آنکھوں میں اور آنکھوں سے پنہاں ہی رہا

دین و ایماں ڈھونڈھتا ہے درد کیا اس شوخ میں
اب نہ کچھ دیں ہی رہا باقی نہ ایماں ہی رہا

غزل سوز

یہ تیرا عشق کب کا آشنا تھا
کہاں کا جان کو میری دھرا تھا

وہ ساعت کونسی تھی یا الٰہی
کہ جس ساعت دوچار اس سے ہوا تھا

میں کل کش اسوقت آنکھیں موند لیتا
کہ میرا دیکھنا مجھپر بلا تھا

میں اپنے ہاتھ اپنے دل کو کھوتا
خداوندا میں کیوں عاشق ہوا تھا

دلا کیا آن تھی اللہ اللہ
کہ جس غمزے سے چھاتی پر چڑھا تھا

وہ مجھکو ذبح کرتا تھا چھری سے
میں اوسکی تیز دستی تک رہا تھا

نہتا اوسوقت جز اللہ کوئی
ولے یہ سوز پہلو میں کھڑا تھا

غزل حضرت عشق

یہ کیا غضب ہے یہ کیا ستم ہے کہ ہائے اب تک نہ یار آیا
ادھر وہ ساقی شراب لایا ادھر وہ ابر بہار آیا

میں اُسکی تیغ نگہ کی برش کا کیا کروں میں بیاں کہ جسنے
کہ ایک پل میں ہزار جسسے ستم رسیدہ وہ مار آیا

کسیکو چھیڑی کسیکو گالی کسیکو غصہ ہو مار بیٹھا
غضب ہوا جب اُسکو یارو دشمنی کا اپنے خمار آیا

خدا سے ڈر ٹک بھی بتا کسے کریگا تو قتل ظالم
جو آج باندھ کر کٹار آیا جو آج باندھ ہی کٹار آیا

تیری محبت میں آن دن ہم بھی دیا کئے ہر گھڑی دم
ہمارے رونے پہ تجھکو ظالم نہ رحم آیا نہ پیار آیا

میں دین و ایمان جان و دل کو نذر دیا اور تصدق
اگر وہ رشک بہار آیا اگر وہ رشک بہار آیا

غزل پڑھو تم اے عشق ایسی کہ ہر سخن ہو جسکا موزوں
کہ اس غزل میں تو طبع اپنے سے کہ میں اردو آیا

غزل مومن خان

میں نے تمکو دل دیا تمنے مجھے رسوا کیا
میں نے تمسے کیا کیا اور تم نے مجھے کیا کیا

کشتۂ ناز بتاں روز ازل سے ہوں مجھے
جان کھونے کے لیئے اللہ نے پیدا کیا

روز کہتا تھا کہیں مرتا نہیں ہم مر گئے
اب تو خوش ہو بیوفا تیرا ہی نے کہنا کیا

شمع ساں اوسکے تئیں آنکھوں سے دریا جاری ہے
شمع سے کس نے ذکر اُس محفل آرا کا کیا
رو پڑی کیا بخت خفتہ کو کرے کوئی [illegible]
میں یہاں رو گیا اور نہ وہاں رو گیا
آتش الفت بجھا دی داغہائے رشک نے
مدعی کی گرمی صحبت نے بھی غمزہ کیا
آہ یہ عاشق کی کوئی پھرتی ہے آ کر خلاف
دیکھنے میں مرتی مرتی سو نے درد کیا کیا

[illegible]

[illegible]

غزل ذوقی شاہ

نگر سے ناقہ لیلے کو جب لیے ساربان نکلا
کواخ عشق سی مجنوں کے غم کا کاروان نکلا

یہ دل ہے آہ گلسی رنگ بلبل سے فغاں نکلا
چمن سے جمع ہو حسرت زدو نکا کاریلان نکلا

خبر کر دیجیو غماز خسرو سے کہ ای نادان
یہاں فرہاد کا مرنا وہاں شیرین کا جان نکلا

توانائی نہ اک ساعت نہ سیر ضعف مستی کے
حباب آسا جو ہمسا ایک جسم ناتوان نکلا

عصا موسی کا بس ہے صوفی دجال مذہب کو
صنم خانہ سے مہدی ہادی حسیا زبان نکلا

غزل جرات

عزیزو کیا کہوں رونا میں اپنے چشم گریاں کا
نہیں لیتے ہی دریا گر نچوڑوں پاٹ داماں کا

جنوں نیں دیکھیو رتبہ مرے حال پریشاں کا
قدمبوسی کو آیا چاک تا دامن گریباں کا

دل پر داغ کی حالت خرابی سی یہ پہونچی ہے
نشاں رہیگا جو باقی کسی اجڑی گلستاں کا

نہ آیا اس فلک کو اور کچھ آیا تو یہ آیا
گھٹانا وصل کی شب کا بڑھانا روز ہجراں کا

تنگ آئے ہیں ہم وحشی کہاں لکھو لکر رو ہیں
کہ وحشت پر ہمارے تنگ ہے عرصہ بیاباں کا

ہوا وہ خوش تو اب لوگو نے اوسکی یہ منادی کی
نہ واں جاوے کوئی یا نکانہ یاں آوے کوئی واں کا

کیا اس عشق کی وحشت نے کیا دیوانہ جرات کو
عجب احوال دیکھا ہمنے کل اس خانہ ویراں کا

غزل لطیف

شکر اللہ کا جسنے کہ مسلمان کیا
دین احمد کا ہمیں تابع فرمان کیا

کونسا شکر کریں ہم ترا رب شکور
تو نے امت پہ محمد کی جو احسان کیا

غیر عیسیٰ نہ کوئی حاوی انجیل ہوا
تو نے ہر فرد کو یاں حافظ قرآن کیا

گرچہ ہی خلقت عالم میں سگ و خوک شغال
ہیں خ حیوان ہو تو نے مجھے انسان کیا

جستجو رزق کی کرتا ہے عبث ای رزاق
جتنے مرزوق ہیں تو نے انہیں مہمان کیا

جب تھے دانت ہمیں آپ نے تب اے رازق
خون مادر کی تئیں قوت رگ جان کیا

بندگی پر نہیں موقوف ترا لطف لطیف
تو نے جب چاہا تو دریش کو شیطان کیا

غزل میر تقی

اے دوست کوئی مجھسا رسوا نہ ہوا ہوگا
دشمن کے بھی دشمن پر ایسا نہ ہوا ہوگا

ٹک گور غریباں کی کر سیر کہ دنیا میں
ان ظلم رسیدوں پر کیا کیا نہ ہوا ہوگا

آنکھوں سے تری ہم کو ہے چشم کہ اب ہووے
جو فتنہ کہ دنیا میں برپا نہ ہوا ہوگا

صد نشتر مژگان خوبان سے نکلا خون
[illegible]

آگے بھی ترا ... اب سودا نہ ہوا ہوگا

حسین منظر

غزل ظفر

دیکھا مجھکو بت بے پیر نے منہ پھیر لیا
آج مجھ سے مری تقدیر نے منہ پھیر لیا

عقل نے ہوش نے ... پیر نے منہ پھیر لیا
پس آرام سے ... تدبیر نے منہ پھیر لیا

میں تو ... دم قتل اس نے قاتل
کیا سبب جو تری شمشیر نے منہ پھیر لیا

اسکا نقشہ جو مین جہپا سی لگایا مین نے | کسمسا شرم سے تصویر لے منہ پہیر لیا
اسطرح چہرۂ تابان صنم دیکہتے ہی | مہر و خورسی فلک پیر نے منہ پہیر لیا

غزل ذوق

وہ کون ہے جو مجہپر تاسف نہین کرتا | پر میرا جگر دیکہہ کہ مین اُف نہین کرتا
کیا قہر ہے وقفہ ہی ابہی آنہین اوسکے | اور دم مرا جانہین توقف نہین کرتا
کچہ اور گمان گذرے نہ دلمین ترے کافر | دم اسلئے مین سورۂ یوسف نہین کرتا
پڑہتا نہین خط غیر مرادان کسی عنوان | جبتک کہ وہ مضمون مین تصرف نہین کرتا
دل فقیر کے دولت سے مرا اتنا غنی ہے | دنیا کے زر و مال پہ مین تف نہین کرتا
تا دل نکری جہانی صاف سے صوفی | کچہ سود و صفا علم تصوف نہین کرتا
ای ذوق تکلف مین ہے تکلیف سراسر | آرام مین ہے وہ جو تکلف نہین کرتا

غزل معروف

عشق کا سا کبہی آزار نہ دیکہا نہ سنا | اسکا جیتا کوئی بیمار نہ دیکہا نہ سنا
تجہکو جس بزم مین زنہار نہ دیکہا نہ سنا | ناچ اور راگ وہان یار نہ دیکہا نہ سنا
ہمدمون مین نے کبہی رد کلام واعظ | اوسکے جز مصحف رخسار نہ دیکہا نہ سنا
عشق کی راہ مین نقش قدم و شور جرس | گاہ ہمنے دم رفتار نہ دیکہا نہ سنا
نرگس و گل نے اسی باغ جہان مین تجہسا | چشم اور گوش سے ای یار نہ دیکہا نہ سنا
چشم وا رہتی ہین اور گوش بر آواز قدم | عاشقو تمکو کبہی بیکار نہ دیکہا نہ سنا
یہ غزل جسنے سنی دیکہہ کے بولا معروف | کہین اسمین نہین بیکار نہ دیکہا نہ سنا

غزل رنگ

انس اور جن کے بہی خلقت سب ان افسانہ تہا | کوئی نہ تہا او سوقت پر مین جب ترا دیوانہ تہا
ماسوا اللہ نہ تہا کچہ کام میری ذات کا | مین نہ تہا اسمین وہ مجہمین حق مرا بیخانہ تہا
آنکہہ لاگی آپ سے بدنام مجہکو کیون کرے | اسکی کیا تقصیر کہنا دل مرا بیگانہ تہا
جو کیا مجہسے مرے دل نے تو مین کیا کیون | کچہ کہا جاتا نہین دشمن مرا اپنا خانہ تہا

مصرع سودا پہ شاید رنگ کیا بر جا ہوا
سنگ مین آتش نہی جب شمع کا پروانہ تہا

غزل ممنون

ہاتہہ نقش ہستی مٹایا تو دیکہا
جو پردہ تہا حایل اوٹہایا تو دیکہا
پر سب سے ترے ہی حسن کا پرتو ہے
نہ دیکہا ہا تجہے ترا سایہ تو دیکہا

تضمین ظفر

جب آہا نے مست مرے دیکہنے
ہمین حقیقت اپنا بنایا تو دیکہیے
تجہکو مضمون ترے مستان کا
مضمون سے جو سا عمر بلایا تو دیکہیے
یہ عالم جو

غزل رات

رہے ہم بہی جو جفا سے ہو مرا صنم چہپا
تو ہم بہی نہ بولیں کے خدا کی قسم چہپا

مشغول کہا چاہئیے اس دلکو کسی طور
گرمی نے کچہ آگ اور ہی سینے مین لگا دی
اغیار سے کرتے ہو مرے سامنے باتین
ہم معتکف خلوتِ بتخانہ ہین اے شیخ
جو شخص مقیم رہ دلدار ہین زاہد
کہکر گئے آتا ہون کوئی دم مین میان تم
اس ہستی موہوم سے مین تنگ ہون انشا

لے لیوینگے ڈہونڈ اور کوئی یار ہم اچہا
ہر طور غرض آپ سے ملنا ہے کم اچہا
مجہپر یہ لگے کرنے نیا تم ستم اچہا
جاتا ہی تو جا تو بہی طواف حرم اچہا
فردوس لگی انکو نہ باغ ارم اچہا
پہر دیکہیے کل کیسی طرح مجکو دم اچہا
واللہ کہ اس سے بمراتب ہوا اچہا

غزل حسین

وہ جبتک کہ زلفین سنوارا کیا
ابہی دلکو لیکر گیا ہے آہ
قمارِ محبت مین بازی سدا
کیا قتل اور جان بخشی بہی کے

کہڑا اسپہ مین جان وارا کیا
وہ چلتا رہا مین پکارا کیا
وہ جیتا کیا اور مین ہارا کیا
حسن اوسنے احسان دوبارا کیا

غزل ایضاً

گلزار ہے داغونسے یہان تن بدن اپنا
اشکون کے تسلسل نے چہپایا تنِ عریان
کسطرح نہین ایسی سی انصاف تو ہے شرط
انکار نہین آپکی گہر چلنے سے مجکو
مسکن کا بنا خانہ بدوشونسے پوچہو

کچہ خوف خزانکا نہین رکہتا چمن اپنا
یہ آب روان کا ہی نیا پیرہن اپنا
یہ وضع مرے دیکہو وہ دیکہو چلن اپنا
مین چلنے کو موجود جو چہوڑو چلن اپنا
جسجا پہ کہ بس گئے رہی وہ ہی وطن اپنا

غزل منیر

ہر گہڑی رہتا ہی مجکو ڈر تری تلوار کا
ہاتہہ بہی اسکو لگاتا ہی کوئی ابتیا نصیب
موتیون کا ہار تو پہنا کری ہے تو سدا
دیکہکر صورت تیری بحسرت زدہ ایدوستو

روز ہوتا ہے تصدق جسپہ سر دو چار کا
دن بدن بدتر ہے احوال اس ترے بیمار کا
دیکہہ یان آکر تماشا انسوونکی تار کا
اک تحیر کا سا عالم ہے در و دیوار کا

غزل ارشد

[illegible]

غزل اکبر

[illegible]

غزل تسکین

لگا نہ اے مطرب آکے پیارے شتاق [illegible]
مینہ کا اور ملار کا جھولا
اے صبا باغ مین جہلا پیارے
تو مرے گلعذار کا جھولا
رونق افزا ہے عکس سے تیرے
نہر اور آبشار کا جھولا
تیرے ہاتھون مین یہ کہین تسکین
اُس ستاب دار کا جھولا

تجھسے نازک ہے چاہئے گو ہو
صرف پھولوں کے ہار کا جھولا

نکہت گل کے جھولنے کیلئے
ہے نسیم بہار کا جھولا

چاہیئے طفل اشک کو آن
مژہ قطرہ بار کا جھولا

غزل حضرت عشق

لیا جو ایک میں بوسہ تو کیا اجی یار ہوا
خفا نہو ترے صدقے گیا نثار ہوا

جنوں ضرور ہے اب مجھسے دست بردار ہے
کہ ایک جیب رہا نا سو تار تار ہوا

تمام قصۂ غم تجھکو میں سناؤں گا
کبھو جو ٹک دل بیتاب کو قرار ہوا

ترے گلے سے تو رہنا لگا ہوا اگر و
مجھے یہ غم ہے کہ پھولونکا کیوں نہ ہار ہوا

اب ایک بوسہ کے دینے پہ منہ بنانی ہو
ادہر تو دیکھو وہ کیا رات کا قرار ہوا

ہمارے سینے پہ داغوں سے ہے وہ گلکاری
کہ داغ داغ جسے دیکھ لالہ زار ہوا

میں ترے عشق میں صبر و قرار کھو بیٹھا
ہزار حیف تو جب بھی نہ دوستدار ہوا

غزل عاجز

سجن کا آنا سجن کا جانا
سجن کا رونا سجن کا ہنسنا

بہار گلشن غضب قیامت
غضب خدا کا گلے کا کھلنا

سجن کی آنکھیں سجن کی پلکیں
سجن کی زلفیں سجن کی باتیں

سدا ہیں کیفی سدا ہی برچھی
سدا ہی خونی سدا ہیں برجا

تری کمر کو ترے دہن کو
ترے لبوں کو ترے سخن کو

وہم سا سمجھا عدم ہو دیکھا
عقیق پایا میں خوب سمجھا

سخنوروں میں قلندروں میں
مدبروں میں جنونیوں میں

میں ہوں سخنور میں ہوں قلندر
میں ہوں سیانا میں ہوں دیوانا

مری رباعی مرا مخمس
مرا تخلص خیال میرا

ہے ربع مسکوں ہے غم کا پنجہ
ہے روز عاجز ہے نقش دریا

غزل اثیم

پھر ہمارے آہ و نالے میں اثر پیدا ہوا
پیرہن ہاں سرو سے گویا ثمر پیدا ہوا

پھر کسی کے کان کے موتی ہمیں یاد آ گئے
پھر ہمارا اشک مانند گہر پیدا ہوا

بن کے اختر آسماں پر جلوہ آرا ہو گئی
سینۂ سوزاں سے میرے جو شرر پیدا ہوا

ہو گا مائل دل کسی کی صندلی پوشاک پر
کس طرح پھر اندنوں کچھ درد سر پیدا ہوا

تضمین نظم

بے کلی میں بھاگتا تھا دیکھکر صیاد کو
[illegible] گیا جب بال و پر پیدا ہوا

[illegible]
[illegible] پیدا ہوا

[illegible]
[illegible] پیدا ہوا

غزل سودا

تجھ قید سے دل ہو کر آزاد بہت رویا
لذت کو اسیری کی کر یاد بہت رویا

تصویر مری تجھ بن مانی نے جو کھینچی تھی
انداز سمجھ اس کا بہزاد بہت رویا

نالے سے تری بلبل تم چشم نہ تھی گل کی
فریاد مری سنکر صیاد بہت رویا

یاں تک مری صورت سے ہے تشنہ لبی پیدا
اوس طرف جو ہو گذرا جلاد بہت رویا

جوئیں پڑے بہتے ہیں جا دیکھ گلستاں میں
تجھ قد سے خجل ہو کر شمشاد بہت رویا

آئینہ جو پانی میں ہے غرق یہ کیا باعث
تجھ سنگدلی آگے فولاد بہت رویا

سودا ہی میں یہ پوچھا دلیں ہی کہو کو دل
وہ کر کے بیاں اپنی روداد بہت رویا

غزل احسان

کہے گی خاک تو پیغام اے صبا میرا
ہوا ہے یار میں وم ہی ہوا ہوا میرا

جو مر بھی جاؤں نہ کیجو مری وفا کا ذکر
وفا کے نام سے چڑھتا ہے بیوفا میرا

یہ غمزدونکو گھلایا تو کیا ہوا اے عشق
ذرا تو اور کر پورا ہو ناشتا میرا

یہ سیل گریہ ہے ہرگز نہو گی پند سے بند
بکا جو ناصح تو دوگنا ہوا بکا میرا

جو بوسہ دیجے فریکا مزہ بدل جاوے
کہ اندنوں میں بہت منہ ہے بے مزا میرا

اندھیری رات کو میں روز عیش سمجھا تھا
چراغ تو نے جلایا تو دل بجھا میرا

کہیں نہ ہو خفگی تیرے دل میں فکر یہ ہے
کہ خود بخود ہی کچھ اسوقت جی خفا میرا

وہ چند حسن ترا فرط خشم سے چمکا
بگڑ کے کام سخن اے نہ سنور گیا میرا

نہ درد سر و دوا سے مدام ہے درد و
دوا پذیر نہیں درد ہے لا دوا میرا

تمہاری زلف کا شامت زدہ کو سودا ہے
بلائے عشق میں دل ناگہاں پھنسا میرا

نہ کیونکہ روؤں کہ ہے حال جانکنی میں آہ
رفیق میرا جگر میرا لاڈلا میرا

کسی پوچھا کہ احسان غلام کس کا ہے
لبوں پہ لا کے تبسم کو یہ کہا میرا

غزل تازہ از جوش

دیکھ وہ زلف پریشاں میں پریشاں ہوا
فرقت یار میں سرگشتہ و حیران ہوا

غزل خواجہ میر درد

طوفان نوح تھی آنکھ ہائی زمین فقط
مین ننگ خلق سارے خدائی ڈبو گیا

برہم نہو کہین گل و بلبل کے راستی
ڈرتا ہون آج باغ مین وہ تندخو گیا

واعظ کسی ڈراتا ہے یوم الحساب سے
گریان مرا تو نامۂ اعمال دھو گیا

پہولے گی اس زبان مین گلزار معرفت
یان بہی زمین شعر مین یہ تخم بو گیا

آیا نہ اعتدال پہ ہرگز مزاج دہر
دی گرچہ گرم و سرد زمانہ سمو گیا

ہی درد جسکی آنکھ کہلی اس جہان مین
شبنم کیطرح جہان کو اپنے وہ رو گیا

غزل ناسخ

سمجھ کے حسن نہ مجھے کو جہان پاک کیا
ہزار طور کو اوسنے جلا کی خاک کیا

ہوئی جو صبح شب وصل جان ڈوب گئی
قضانے چشمۂ خورشید کو ہلاک کیا

گلہ نہ یار کا باقی رہا نہ شکوہ غیر
اجل نے خوب ہے میرا مجھلی کو پاک کیا

عوض شراب کے انگور سے لہو ٹپکا
جو بعد مرگ مجھے دفن زیر خاک کیا

نہ خط جادہ سمجھ اسکو مین نے وحشت مین
برنگ جیب ہے دامان دشت چاک کیا

تیری جلانی کو اے سنگدل صنم ہمنے
اک اور صاعقہ مستور سے تپاک کیا

خبر کلال کو سرگشتگی کی تہی ناسخ
جو میرے خاک سے تیار اسنے چاک کیا

غزل سودا

ٹوٹی تیری نگہ سے اگر دل حباب کا
پانی بہی پہر پئین تو مزا ہے شراب کا

دوزخ مجھے قبول ہے منکر و نکیر
لیکن نہین دماغ سوال و جواب کا

زاہد سبہی ہے نعمت حق جو ہے اکل و شرب
لیکن عجیب مزا ہی شراب و کباب کا

غافل غضب سے ہوگی کرم پر نہ رکہ نظر
پر ہے شراب برق سے دامن سحاب کا

قطرہ گرا تہا جو کہ مرے اشک گرم سے
دریا مین ہے ہنوز پہپولا حباب کا

ہی برق کسطرح سے مین حیران ہو تجھکے
نقشہ ہی ٹہیک دلکی مرے اضطراب کا

سودا نگاہ دیدۂ تحقیق کے حضور
جلوہ ہر ایک ذرہ مین ہے آفتاب کا

غزل آتش

ہر جا کہین ہے اپنے مرا یار دلفریب
گفتار دلفریب ہے رفتار دلفریب

مژگان کیطرح گرد ہون پلکین اگر طبیب
لگتے تو ہے وہ نرگس بیمار دلفریب

مژگان چشم یار کی تعریف کیا کرون
جانکاہ جانخراش دل آزار دلفریب

انداز حسن یار مین ایک ایک خوشنما
رکہتا ہے ہر شگوفہ یہ گلزار دلفریب

شمس جان

مشتاق زخم کی ہین یہان سب سر کشتنی
ابرو سے تیری ہو تیری تلوار دلفریب

دیوانہ گر و شنی ہین یہان گہر ہین یار کے
روزن دلفریب دیوار دلفریب

چشم پری سے جی نہین جاتی کو چاہتا
دنیا مین اسکے لئے ہے بازار دلفریب

دلکش ہر ایک مکان ہے خوش جمال شہر
سودا ہے عشق کا تو ہے خریدار دلفریب

عالم مین مجکو قاتل خوش رو کی ہے تلاش | جلاد ڈھونڈھتا ہے گنہگار دلفریب
دیوان حسن مین ہے یہ اک بیت انتخاب | کیونکر نہ ہو وہ ابروے خمدار دلفریب
اس گل نے گوش دل سے سنا ایکدن نہ حیف | آتش یہ کیسی ہین ترے اشعار دلفریب

غزل سودا

کہولی گرہ جو غنچہ کی تو نے تو کیا عجب | یہ دل کہلی جو تجھسے تو ہوا ہے صبا عجب
گل داد عندلیب کو پہنچا تو کیا ہوا | فریاد کو مرے ہے ترا پہنچنا عجب
اسلام چھوڑ ہمنے کیا کفر اختیار | تو بہی وہ بت نہ رام ہوا الحذر عجب
بیگانہ وار آگے نپوچھا کبہی ہمین | تم بہی تو ہو کوئی مری جان آشنا عجب
کی سیر ملک ملک سودا نے بہی ولے | اے شیخ میکدے کی ہے آب و ہوا عجب

غزل سودا

نالہ سینے سے کرے عزم سفر آخر شب | راہ رو چلنے پہ باندہے ہے کمر آخر شب
سانس ٹہنڈی کسی مایوس کی ہے در دنسیم | کر سکے ہے ترے کوچہ سے گذر آخر شب
مژدہ وصل ترا یاد مجھے یون پہونچا | جون مہ عید کے صایم کو خبر آخر شب
دوست ہر چند ہمارا ہے موذن لیکن | دشمن خواب ہے جون مرغ سحر آخر شب
اسقدر شیفتہ ہی شکل کا اپنے کہ سدا | آئینہ ہاتھ مین مشرق کو نظر آخر شب
انتہا عیش جہان کا جو تو دیکھا چاہے | بزم مستان پہ نظر غور سے کر آخر شب
صورت ماہ شب بیست و پنجم سودا | کچھ ڈھلا دور سے آیا وہ نظر آخر شب

غزل سوز

ہمارے پاس بہی گل ہے گاہی آئی صاحب | نہین کچھ راہ ملنی مجھے بتلائی صاحب
کسیکے لینے دینے مین نہین کو نہین بیٹھے ہین | تمہارا غم ستاتا ہے اوسے سمجھائی صاحب
پڑے تہے دلکے پیچھے سو تو اسکو لے چلے اب کیا | اگر یہ جان بہی رکہے ہو ستائی صاحب
یہ لیچل جان بہی اللہ اکبر تم ہو رخصت | تمہارا کام پورا ہو چکا اب جائی صاحب
قیامت تک رہیگی کہنے سننے کو فقط یہ | کہڑے رہکر بہلا اس سوز کو گڑ دائیے صاحب

غزل تابان

مت کر فغان تو باغ مین زنہار عندلیب
صیاد ہو مبادا خبردار عندلیب
[illegible]
سیر چمن کو چھوڑ کے بیٹھی گرفتار عندلیب
کس بلا مین پھنس گئی ہے [illegible]
آتا ہے رحم مجکو [illegible] عندلیب
[illegible] تیرا زار عندلیب

غزل نکہت

مینا تو ہے خراب نہین گل خوش نکہت
میابان بہی ہے بسیط سخن خوار عندلیب

غزل نور

کہتے ہے تو ملک کو صنم عجیب و غریب
وہ کہے ہے تو ہی خدا کی قسم عجیب و غریب
ہلال عید مین ہے خم یہ غیرت خورشید
یہ تیغ ہے کہ تری ابرو کا خم عجیب و غریب

شفائی چشم میں ہو جسکو مہربانی عین
بیاض کیوں نہ جلی کیسر مرد نالہ ہے
نہ ہووے کیونکہ پھر اس کا ستم عجیب و غریب
میں تو ر سو کروں ہوں رقم عجیب و غریب

غزل

دربان نے واں تو نہ رکھی پٹ تمام شب
یاں سر تھا اور تھی تری چوکھٹ تمام شب
خانہ خراب جیسے ہیں زلفوں میں تیری دل
روح اپنے گھٹ سے رہتی ہی پر گھٹ تمام شب
چھاتی پہ مثل مار سیہ لوٹتے رہے
اس زلف عنبریں کی وہ ہر لٹ تمام شب
محفل میں ڈر کے ضبط سے ساقی کی روبرو
آنسو پیا کیا جو میں غٹ غٹ تمام شب
قطرہ تھی یا تھی ریزہ الماس جس سے آہ
لخت جگر بہا کیئے کٹ کٹ تمام شب
ٹک لگنی بھی دیا نہ مجھے عزم وصل میں
مچلا رہوں سے اُس نے کیا ہٹ تمام شب

غزل میر

کیسی مسجد کیا منیخانہ کہاں کی شیخ و شاب
ایک گردش میں تری چشم سیہ کے سب خراب
تو کہاں اسکی کمر کیدھر نہ کر یوں اضطراب
اے رگ گل دیکھیئے کھاتی ہی جو تو پیچ و تاب
مونہ دکھنا چشم کا ہستی ہیں عین دید ہے
کچھ نظر آتا نہیں جب آنکھ کھولے ہی حباب
تو ہوا اور رو بنا ہو ساقی ہی ہو اور مستی مدام
بربط صہبا نکالی اور چلی رنگ شراب
ہے ملاحت تیری عاشق باشور پر تجھ سے نمک
ٹک تو رہ پیری چلی آتی ہے ای عہد شباب
یہ خرابی کب سے تھی شایان آہوی حرم
رنج ہونا تیغ سے یا آگ سے ہونا کباب
کیا ہو رنگ رفتہ کیا قاصد ہو جسکو خط دیا
خبر جواب صاف آئی کب کوئی لایا جواب
وا ے اس چلنے پہ اے ستی دور حرج ہیں
جام پر تو گردش آ دی اور منیخانہ خراب
خوب حرف بن الف بی کی نہیں پہچانتا
ہوں میں ابجد خوان شناسائی کو مجھسے کیا حساب
حسن ڈھلکے گان سے تو ابھی سرشک ابدار
سفت میں جاتی رہیگی تیری موتی کیسی آب
کچھ نہیں بحر جہان کیسے موج پر مت بھول میر
زور سے دریا نظر آتا ہے لیکن ہے سراب

غزل سراج

یا الٰہی گر نظر آوے مرا محبوب خوب
ہوش سے کے لشکر کو آ کر کرے مغلوب خوب

بلبل گلشن غزلخوان ہے فراق گل سے
گر بلبل ہیں تو ہیں یہ دونوں طالب و مطلوب خوب
[illegible]
یار کے جور و جفا پر صبر جوں ایوب خوب
[illegible]
سب سے بے پروا ہوا ہے عالم مجذوب خوب
[illegible]
جدول نظم و جفا ہے اسی اسلوب خوب

تضمین

[illegible]
یوسف مصری کی [illegible] یعقوب خوب

غزل فاضل

اس قد خوبرو کے آگے آفتاب
خجلت سے چھپ نہیں سکتا جا کے آفتاب

اگر وقت شام اُس مہ تابان کو دیکھ لے
اُس شمع رو کے روبرو کب تاب لا سکے
کب سرخرو ہو روبرو اُس سرخ رنگ کے
اُس مہ جبیں کے جلوۂ پر نور کو اگر
فاضل تو اُسکی آتش ہجر انیں جل بجھا

تا صبح پیچ و تاب پڑ اکھاڑ دے آفتاب
سو سو طرح سے بن کے اگر آئے آفتاب
رنگ شفق ہزار بنا لائے آفتاب
ذرہ بھی دیکھ لیوے تو گھبرائے آفتاب
ڈرتا ہوں اسطرح سے نہ جلجائے آفتاب

غزل آتش

روشنی اُس گل کی کرجاتی ہی کار آفتاب
سامنا اُس آتشیں رخسار کا اندھیر
ہجر کی شب میں نہ بس ہے اشتیاق روز وصل
نقش کس دل میں نہیں ہے خسار روشن کا ترے
منہ ملاتا ہے تمہارے چہرہ پُرنور سے
حسن مخلوقات سے اشرف جمال یار ہے
یہ دعا کرتے ہیں اُس رخ کو ترقی خواہ حسن
کیف مے سے سرخ جو وہ چہرہ روشن ہوا
خانۂ دل میں جگہ دیجے خیال یار کو
دم فنا اُس روے روشن کے نظارہ نے کیا
رونے روتے پہلوی گل میں گذر جاتی ہی رات
پاؤں تیرے اسمیں اے محبوب ہم دھویا کریں
صبح محشر کا ہی آنکھوں میں انھوں کے اشتیاق
غور رہتی ہیں تصور سے شب سرما گرم
مرگئی پر بھی نہ بھولے گا رخ زیبا یار
دل جلا ہی گرمیوں سے اسلیئے بے یار اب
روی یار اپنی طرف سی پھیر نے اے آتش نہیں

حسن سے پیدا کیا ہے اعتبار آفتاب
رات بھر رہتی ہیں آنکھیں انتظار آفتاب
ہم کہے کہتے ہیں آگے اختیار آفتاب
کونسا گھر ہے نہیں جس میں گذار آفتاب
لیجے اپنے کف پا کو کر دو چار آفتاب
بیحساب ان عارضوں میں ہے شمار آفتاب
روشنی طور دے پروردگار آفتاب
ہم بہار باغ تو ٹی ہم بہار آفتاب
دیکھئے ہے برج شرف میں اقتدار آفتاب
طائر جاں ہوگیا اپنا شکار آفتاب
یاد آتا ہے جو شبنم کو کنار آفتاب
ہاتھ آجائے جو طشت زرنگار آفتاب
ہجر کی شب میں ہی صبح اُمیدوار آفتاب
روی روشن یار کا ہی یادگار آفتاب
ذرے اپنی خاک کے ہونگے نثار آفتاب
بھاگجاؤں واں نہو جسجا گذار آفتاب
ہو جو ہاتھ اپنے عنان اختیار آفتاب

غزل شادان

بہار آئی ہے ابر دل ہے حبیب ہے ہوائے شراب
ضمیر کے ہاتھ نہ آئی ہے نہیں سوا شراب
عجب مزا ہے کہ اُس نے قبول کرنے لب
جو اپنے ہاتھوں سے اپنی سب بلائے شراب
بہار عیش میں ساقی اگر دے اپنے شراب

[illegible]

جو اسکے رُخ میں آئی ہے یاد دلبر کی
تو صاف کہتا ہے ساقی نہیں پیالے شراب
کہاں خراب حقیقی ہیں درد و ہمی ہے
نہیں ہے درد و بیان دیکھو اب صفائی شراب
نہیں سمائے تھے ہیں جو جوش دوان مسم
گلاب پیتے ہیں اس گل سے ہم بجائے شراب

غزل ناسخ

گر دہان تنگ تیرا دیکھہ پائی عندلیب
غنچہ گل سی چمن مین تنگ آئی عندلیب

گر تری دست حنائی دیکھہ پائی عندلیب
شاخ گل کو آہ سوز اسے جلائے عندلیب

پیرہن ہنسے کیا پہرے تو پہر دید گل
تو جگر سب بال و پر اپنی اڑائے عندلیب

ذبح کراس عبرت گلشن پہ مجکو وار کر
بس یہ ہے صیاد سے ہی التجای عندلیب

عاشقو نکی قدر معشوقونسے ہوتی سوا
دیکھہ لو گلسی زیادہ ہی بہائی عندلیب

شمع کے شعلہ کو گر تشبیہ دون گلگیر سے
بزم مین گلگیر سے نکلے صدائے عندلیب

کب قفس مین صید گلشن یاد آتا ہی اسے
عارض صیاد سے حاجت روائے عندلیب

جام می لبریز ہین ساقی فقط مطرب نہین
گل کہلے ہین باغمین خالی ہے جائے عندلیب

جاے گل دیکھون الہی منہ اوسے محبوب کا
ہے یہی ہر صبح گلشن مین دعای عندلیب

نقش پا تیرا جو ہی اک گل ہے وہ اے خوش خرام
ہر صدائے پای رشک نغمہائے عندلیب

نالہ موزون یہ کہتے ہین باواز بلند
آج ہم باطل کرینگے دعوی ہائے عندلیب

موسم گل ہو چکا آئی خزان مر جائینگے
کہینچ گلشن مین شبیہہ ابر اے عندلیب

بعد مردن اوڑتی پہرتی ہین چمن مین بادِ پیر
عشق گل مین دیکھہ اے ناسخ ہوا عندلیب

غزل ذوق

پی بھی جا ذوق نکر پیش و پس جام شراب
لب پہ توبہ تیرے دل مین ہوس جام شراب

بازگشت اپنی ہے یون جانب قسام روان
جیسے ساقی طرب باز پس جام شراب

جوش مستی ہے عجب قافلہ جسمین کہ نہین
نہ شکست ایک صدائے جرس جام شراب

محتسب شعلہ آواز سے جل جاؤنگا
گرچہ ٹوٹا دل آتش نفس جام شراب

رات میخانہ مین ساقی جو نشی مین بہکا
خس کے شیشے کو لگا کہنے خس جام شراب

مرغ دل نرگس میگون کے ہی مژگان مین اسیر
تازہ مضمون ہے جو باندہون برم نوحجاب

دل شکستہ ہو نہین وہ ٹوٹ کی ہو سو نگڑے
نام لکھدے جو کوئی میرا بس جام شراب

ساقی اس دور مین کب آنکہہ چرا سکتا ہے
رات پہر گشت کری ہے عسس جام شراب

نوش دیدار سے بھی بہتر ہے دم ذبح خمار
ساقیا شربت فریاد رس جام شراب

بے خبر قافلۂ عیش گذر جاتا ہے
بے زبان ہے جو وہان جرس جام شراب

ابلقی چشم سے مست کو تیرے دیکھا
ورنہ بنک تو ترستا فرس جام شراب

بخل مینک سے خدا جانے کہ ساقی کو
پہلے پہنچائے ثمر پیش اس جام شراب

مجلوا سن سوندان سے فیض زبوسہ لب
نقش تمکین ہین وے چند بس جام شراب

مخمس ذوق

بادہ صاف مین ایسا ہے کہان سے نکلا
عکس مژگان سے تری مین جس جام شراب
ذوق جلوہ سے تیکی انکے و ہی نوع
سے یا نازش کہ ہے ایسے ہوس جام شراب

غزل سلیمی

اے مرے رنگ تمنا رنگ سے ہوا کیا خوب
دل مشتاق کو غنچہ لیا ہاں کیا خوب

تو نی بیگانہ سمجھ مجھکو ٹھہایا ہے دور | اپنی خلوت مین رقیبونکا بلانا کیا خوب
دام کاکل مین مرا دل تو ہوا ہے نخچیر | تسپہ اے رشک پری مجھکو ستانا کیا خوب
شکل پروانے کی اس دلکو جلاتا ہون سدا | شمع رو تیرے لئے جانکا جانا کیا خوب
جا بنا بانکا مسی کی دہڑی ہے آفت | لعل لب کہو لگی دانتونکا دکہانا کیا خوب
ہا گئی زلف کی جب بانگ نکالو صنم | دل زخمی کا مری شاد بنانا کیا خوب
اس سلیمی کو صنم مہر و وفا سی ہر دم | راتدن اپنے چہر کیٹ پہ سلانا کیا خوب

غزل ناسخ

ہے ہی مستی کو عشق ساقی کو تر شراب | راتدن پیتا ہون مین لے شیشہ و ساغر شراب
ہے تصور کسکے چشم مست کا جوان دنون | جائے اشک انکھونسے جاری ہوہے اکثر شراب
خون نظر آتا ہے صاف اوسکے تن نازک مین یون | جسطرح مینا بلورین مین ہو احمر شراب
ہے دل مجروح کی اس چشم میگون پر شفا | کام مرہم کا کرے کیونکر نہ زخمون پر شراب
گرچہ یون میکش تو ہے اے زاہد نکر غیبت مرے | گوشت کھانے سے برادر کے ہے بہتر شراب
کانپتے ہین اہل عصیان دہشت تقدیر سے | رعشہ از ان سبکو کردیتی ہے اکثر شراب
گرمی خورشید محشر سے نکیجے ما گریز | اسلئے اٹھتا ہو واعظ مجکو دیتی تر شراب
لذت عشرت ہوے بی تلخکامی کب حصول | ذائقی مین دیکھ تو رکھتی ہے تلخی تر شراب
میکشی سے زاہدونکو اسلئے انکار ہے | تا نہ ان بد طینتونکی کہو لدے جوہر شراب
ہین جو عالی ہمت اونکو میکشی سے شوق ہے | آدمی کے عرش پروازیکو ہے شہپر شراب
ہے نجس ہرچند لیکن پاک کردیگا وہ ہے | جسکی نزدیکی سے ناسخ ہوتے ہے اطہر شراب

غزل سودا

گرچہ ہون زیر فلک نالہ شبگیر نصیب | پر اوسے کیا کرون یارو نہین تاثیر نصیب
جب تک شکوہ تری زلف گرہگیر سے کام | کسقدر دیکھ دیوانہ ہے زنجیر نصیب
ٹوٹی دلکو نہ بناتی مین کسیکو دیکھا | ظاہرا دہر مین گھر نہین تعمیر نصیب
جرم گو غیر کرے تو ہی معاتب ہون مین | بیگنہ مجسا کوئی دیکھا ہے تقدیر نصیب
کوئی وقت مین نرتشتہ ابرو ہے کوئی مژگان کا | تیغ قسمت مین کسیکے ہی کوئی تیر نصیب
کیمیا خاک در شاہ نجف ہے سودا | حق تعالی کرے اسطرح کی اکسیر نصیب

غزل شاہ ظفر بادشاہ دہلی

کیا ہوا مجھسے کر شیدہ ہے وہ گر آپ سے آپ | نقش دل اوسکی ہی مٹ جائیگی اودہر آپ سے آپ

غزل نسیم

اپنی دل آزار کا کیا جانئے ہے کیا خوف مجھے | دل دھڑکتا ہے مرا دو دو پہر آپ سے آپ
بیکہا ہی رات کہان جاتے ہے اب ماہ لقا | بول اوٹھا یہ لو نہین مرغ سحر آپ سے آپ
بخت برگشتہ جو ہو جائین مرے پہر یکبار | وہ چلے آئینگے پیدل سی مری گہر آپ سے آپ
گل بہی دیوانہ ہین تیرے جو رانی چمن | ٹکڑے ٹکڑے کرتے ہین جیب و جگر آپ سے آپ

آتش شوق سے اوڑتا ہے بزنگ سیماب
لگ گئی ہے دل بیتاب کو پر آپ سے آپ

دل سے ہے راہ اگر دل کو تو ہو جاویگی
بیخبر تجھ کو محبت کی خبر آپ سے آپ

دل کے آئینہ کو تو صاف تو کر دیکھ ذرا
اوسکی صورت تجھے آویگی نظر آپ سے آپ

جبکہ ہو جاویگا اوس زلف سے دل کا سودا
تمپہ کھل جائیگا اب سود و ضرر آپ سے آپ

اے پریوش تری آنکھیں وہ بلا ہیں جنکو
دیکھ کر ہوتا ہے دیوانہ بشر آپ سے آپ

فکر و تدبیر سے کیا ہوگا کہ جو ہوتا ہے
وہی ہوتا ہے جو قسمت میں ظفر آپ سے آپ

غزل ناسخ

تیرے کوچے میں کھڑا رہتا ہوں میں آیا چپ
راندن جس شکل سے ہو صورت دیوار چپ

کارواں شہر خموشاں کیسے ہیں رہبر خدنگ
اِس لیے رہتے ہیں ای قاتل لب سوفار چپ

قیمت اس شیریں زبانی سے بیان یوسف کی
ہوگیا حیرت سے سارا مصر کا بازار چپ

فاش ہوتے ہیں کمال عشق میں اسرار عشق
جوش مستی میں نہیں ممکن کہ ہو میخوار چپ

ہیچ ہے بت بیدود اللہ کو ہے کس کا خیال
سمجھیں صحت مرض کی ہو جاوے اگر بیمار چپ

تیرے کوچہ میں جو کرتا ہوں فغان معذور ہوں
کس طرح گلزار میں ہو بلبل گلزار چپ

ہے خیانت صحبت ارباب غفلت کا اثر
پاس سوتا ہے جو کوئی رہتے ہیں بیدار چپ

خواب میں بھی یار سے شکوہ کا گر آیا خیال
بول اوٹھا پاس ادب سے آپ اظہار چپ

زندہ رہتے دل نہ ہر گز درد سے ہوں نغمہ زن
صبر ہے گر پائمالی میں رہو ہر خار چپ

خوش کلامی اسکی ہو جس نم میں حیرت فزا
ہو دیں انسا کی مثل روزن دیوار چپ

کیوں نہیں دیتا کسیکو تو جواب اے سنگدل
سنکے جب آواز کو رہتے نہیں کہسار چپ

لال ہوتی ہیں زبانیں ناسخ اپنے سامنے
بعض سے دشمن رہیں سنکے یہ اشعار چپ

غزل آتش

ہل کھاسکے نہ صورت گیسوئے یار سانپ
توڑے مروڑے اپنے بدن کو ہزار سانپ

احول کی آنکھ سے ہوں میں سودائے دیکھنا
دو زلفین یار کی نظر آتی ہیں چار سانپ

کیونکر نہ پھاڑ پھاڑ کے پھینکوں میں پیرہن
سودائے زلف یار میں ہے تار تار سانپ

افشان چہرہ کی کے یار کے زلف سیاہ پر
دکھلا دیا وہ رشتے ہیں جو مال دار سانپ

سوزی ہی منتفق اثر حسن سے ہوئے
کرتے ہیں گنج یار کے اوپر نثار سانپ

ہر عقدہ گانٹھ نہر کی سوزی ہی بال بال
کاکل ہے ایک یار کی کالے ہزار سانپ

اس زلف میں ہے حصیر او اعذار دل
طاوس کو سمجھتے ہیں اپنا شکار سانپ

غزل مضطر

سودائے زلف میں [illegible] حال کیا ہوں
[illegible] سوار سانپ

[illegible] اختیار سانپ

[illegible] شکار سانپ

[illegible] یار سانپ

غزل انشا

پھرا جو آنکھ میں اُس زلف عنبریں کا سانپ
کرے سوج اشک نے اپنی آستیں کا سانپ

کبھو ہی چوٹی یہ کسکی تھی جسکے دھوکے میں
جگر کو کاٹ گیا شوخ یاسمیں کا سانپ

لٹ اسکے بالوں کی غصہ میں ٹک جبیں پہ دیکھہ
نہ ایسا ہوویگا صحرائے ملک چیں کا سانپ

مگر وہ زلف مدد گار چشم تھی کہ مرے
ڈسے ہے دل نگہہ سحر آفریں کا سانپ

عمامہ والے سے ایدل تو بچکے نکلا کر
کہ ہے یہ زاہد مکار راہ دیں کا سانپ

شب فراق تو ایک ہی تھی اژدہا تمثال
کہ تھا خیال میں اُس جعد عنبریں کا سانپ

صباح کفچۂ زریں آفتاب کو دیکھہ
کہا یہ سینے یہ کافر نہیں زمیں کا سانپ

نگل ہی لینے کو نکلا ہے غار مشرق سے
وہ پھن نکالے ہوئے چرخ چارمیں کا سانپ

عصای حضرت موسیٰ ہوا نہی آہ انشا
کہیں کبھی جو کرے میری قصد کیں کا سانپ

غزل آتش

دکھلاتی ہے نگینی رخسار عجب روپ
رکھتا ہے ترے حسن کا گلزار عجب روپ

کہتا ہے گل و لالہ کوئی کوئی مہ و مہر
لایا ہے ترا جلوۂ دیدار عجب روپ

نظارۂ یوسف ہو زلیخا کو مبارک
بدلے ہوئے ہے مصر کا بازار عجب روپ

مشتاق نہ کیونکر ہوں تری دید کی آنکھیں
دیکھا نہیں سنتے ہیں مگر یار عجب روپ

دلالوں کی قیمت کا یقیں آتا ہے کسکو
پاتی ہیں ترا تیری خریدار عجب روپ

اُس رشک مسیحا کا جو کرتا ہے کوئی ذکر
ہوتا ہے مرا صورت بیمار عجب روپ

جب دیکھئے کچھ اور ہی عالم ہے تمہارا
ہر بار عجب رنگ ہی ہر بار عجب روپ

چلتے ہو جو تم ناز سے اٹھکھیل کی چالیں
ہر گام دکھا دیتی ہے رفتار عجب روپ

کھلجائیں تجھی یعنی تو حیدا گر آتش
پھر دیکھیے تو دکھلائیں گل و خار عجب روپ

غزل ناسخ

اس چمن میں ہیں بیشمار درخت
پر کہاں مثل قد یار درخت

وہ ترا سرو قد ہے بے سایہ
صدقہ ہیں لاکھ سایہ دار درخت

کیسے سخن و سعل سے کیا نسبت
میں ہوں انسان اور حنیا رو درخت

میں ہوں انسان ہیں بیترے ہیں مجرے کو
بار دوش پہ ترے باندہ سر قطار درخت

ہیں کٹورے باندہ سر میں زنخدان سیب
آنکھیں بادام ہیں انار و درخت

قد جانان ہے میوہ دار و طوبے
ابر شمشاد و سدرہ و چار درخت

صدقے اس قد پہ ہیں یہ چار درخت

[illegible]

ہیں وہ دیوانے نہیں جو دل ست
سنگ کھاتے ہیں بار بار درخت

سوز دل سے زمین جلتی ہے
سبز ہی ہو سکے ہزار درخت

فندقی میوہ ہاتھ ہیں ترے خضر
نخل ہیں رخسار قد یار درخت

لیک مجھ دل جلے کی آہ سے ہیں
سیر ہو گئے تجھے چنار درخت

ہون مین عاشق انار پستانکا / ہو نہ تربت پہ جز انار درخت

آدمی کیا کہ ترے فراقسے / دوڑے آتے ہین لاکہہ بار درخت

تا قیامت خلل نہین ناسخ / نخل غم کا ہے پایدار درخت

غزل شاہ نصیر

چل دل اس کوچہ مین فوج اشک چشم تر سمیت / بادشاہ ملک تن ہے تو نکل لشکر سمیت

کیون نہ ہم شیشے کو ٹپکین باغ مین ساغر سمیت / توڑتا گلچین ہے غنچہ کو گل احمر سمیت

دیکھی آدہی تلکو مانگ اسکی جب سے مر سمیت / کٹ گئی تب کہکشان و نبالہ دار اختر سمیت

چشم وہ کیا ہی کہ جسمین ایک ہی افسون نہین / آبرو تب ہی صدف کی جبکہ ہو گوہر سمیت

قشقہ اس کی جبین پر جون الف یارو نہین / دیکھہ تو شق القمر انگشت پیغمبر سمیت

آنسوؤنکی بوجہہ کی لائی نہ مژگان تاب / عاقبت ٹوٹی رسن طفلان بازیگر سمیت

ابروے پر خم کی پہلو مین بنا کاکل کا خال / ای قمر طلعت نکلتا ہی ہلال اختر سمیت

ناف کی حلقہ سی بچ اس کج خوبی کی دلا / ڈوبتی کشتی ہے اس گرداب مین لنگر سمیت

حسن سے آگاہ کر مغرور خوبان کو کیا / گاڑ ہی دیتا تہا آئینہ کو اسکندر سمیت

ہے نمود خط تری جبسے اوٹہاوے رخ سی زلف / رات گو خوبی ہے لالہ کی مہ انور سمیت

گو ہین یارو بیرہم پر عشق سے خالی نہین / رکہتے ہین خاکستر افسردہ کو اخگر سمیت

ذکر کسکے جامہ زیبی کا چمن مین اے صبا / لے کے سو ٹکڑے کی قبا ہر گل نے بالا بر سمیت

مین مجہا پشت لب دلبر کے ہون گو یہ خوش / رہبر ہے اسنے دیا یارو تو وان شکر سمیت

تو نی کیون صیاد بہیکا لاشہ بلبل کو آہ / داب دیتا تہا کہین گلشن مین بال و پر سمیت

موج چاہ ہجر کی ہو مشق بیتابی دوچند / گر نہادن تا بسینہ مین دل مضطر سمیت

ابروے پرچین پر اوسکی دل نظر کر غور سے / دیکہتے ہین اصفہانی تیغ کو جوہر سمیت

حشر کو چاہینگے تجہسے خون بہا دل صنم / ساتہہ اپنے تجہکو لیکر تیغ اور خنجر سمیت

مہر ہے داغ سے معمور ہے سینہ تمام / روبرو اللہ کے جائینگے ہم محضر سمیت

شوق اگر قلیان کشی کا ہی تو مہتابی پہ بیٹھ / ای نصیر سلطان خوبان شکوکر دفتر سمیت

عقد پروین کی چلم گرد و نمی ہے اختر سمیت

یار کے خال لب و رنگ مسی کا ہے خیال

تخم ریحان و بہی عناب و نیلوفر سمیت

ہمکو ترغیب طواف کعبہ مت کر زاہدا

زاد رہ تو لیکے جا احرام کے چادر سمیت

تضمین

غزل آتش

قیامت سے کہا یا یار تماشای قیامت
ہو اج ہی ہونا ہی جو فردا ے قیامت

دونون سے علاقہ نرہا جاہ کی تمکو
جنت کی نہ دوزخ کی ہوے وا ے قیامت

واعظ سے تیری جلوہ نمای جو سنی ہے
دیدار کے بہو کون گوہے صحرا ے قیامت

اس مرحلہ مین خون جگر کہانا پڑیگا
بے دانہ و بی آب ہے سودا ے قیامت

شاعر ہون یہی عرصۂ محشر مین کہونگا
کیا مصرعہ برجستہ ہے بالا ے قیامت

رحمت سے تری ڈر نہین ہر چند کہ ہوے
فردا ے قیامت بس فردا ے قیامت

کشتی تیری خلخال کی ادا کے ہین ہم
ہمسے نہ سنا جائیگا غوغا ی قیامت

دو گام جو محشر مین چلے تم روش ناز
پامال ہوے فتنۂ صحرا ے قیامت

اے داغ جنون حشر کا خورشید ہی تو بہی
گرمی سے تیری ہوتی ہے ایذا ے قیامت

آتش نہین بیجر ہنے کی تمکو بہی کریگا
صحبت مین شریک انجمن آرای قیامت

غزل سودا

ہندو ہین بت پرست مسلمان خدا پرست
ہم پوجتی ہین اوسکو جو ہو آشنا پرست

اوس دور مین گئی ہی مروت کی آنکہہ پہوٹ
معدوم ہے جہا نمین چشم حیا پرست

دیکہا ہی جب سے رنگ کفک تیرا پاو نمین
آتش کو چہوڑ گبر ہوے ہین حنا پرست

چاہے کہ عکس دوست رہی تجہمین جلوہ گر
آئینہ دار دل کو رکہہ اپنے صفا پرست

آوارگی سے خوش ہو نہین اتنا کہ بعد مرگ
ہر ذرہ خاک کا ہوے ہوا پرست

سودا سے شخص کے تئین آزردہ کیجے
اے خود پرست حیف نہین تو وفا پرست

غزل میر

وصل دلبر نہ ٹک ہوا قسمت
مر چکے ہجر مین بہی یا قسمت

ایک بوسے پہ بہی نہ صلح ہوئی
ہمنے دیکہی بہت لڑا قسمت

شیخ جنت تجہے مجہے دیدار
وان بہی ہر ایک ہے جدا قسمت

پہول چن ہاتہونسے سبہونکو دے
زخم تیغ اونسے اپنے تہا قسمت

کیا ازل مین ملا نہ لوگون کو
تہی ہماری بہی میر کیا قسمت

غزل آتش

[illegible]

چمن بے نظیر

[illegible]

غزل سلیمی

[illegible]

نہ چھپیے کیونکہ خزاں رشک سے بہار پہ رات
نہیں ہے خار مغیلان مزار مجنوں پر

بھڑک گیا وہیں شب بے تکلفی کے سبب
کہ بے وفائی قسمت سے خلق عالم کے

یہ بخت اولٹ گئے اکدن ہی کچھ اثر ہو
مراد دل کی خدا پہ ہے تو ملے ہی گی

شب وصال سلیمی کو جو نہ دیکھ سکے

جو موتیا کی کلی دیکھے روی یار پہ رات
زمیں نے کھولے ہیں لیلے کے خاکسار پہ رات

لگے جو عالم مستی میں گلعذار پہ رات
تمام عمر سے ہیں جانب مزار پہ رات

میں سیپتا رہا رات اپنی تیرہ تار پہ رات
ہے کوہکن نے لگایا یہ کوہسار پہ رات

آہی اوسکے لگیں وصل اور پیار کیے رات

غزل سلیمی

یہ وہ فلک ہے کہ ہیں اسکی ہر بہار پہ رات
فلک پہ چاندنی حسرت سے پیٹتی ہی سدا

شب وصال پر اُسکے خدنگ آہ لگے
غضب ہی ہر گھڑی جراح بیوفا ظالم

آہی کیونکہ ہوں بوس و کنار اُس بُت سے
مساس خون شہید اسنے شکل نشتر کی

سحر کو اٹھی نالہ رقیب کا اے جان
یہ وہ فلک ہی کہ حاسد ہے ہر محسم کا

سلیمی غم کی ٹری ہے بیاپے آہ ہمدم

مدام پیستا رہتا ہے لالہ زار پہ رات
ہمارے رشک قمر کے گلے کے ہار پہ رات

رکھے جو اپنی کوئی روز انتظار پہ رات
رکھے ہے نشتر و سوزن کے دلفگار پہ رات

رکھوں ہوں عمر سے جس شوخ کی بہار پہ رات
یہ دیکھ لو جو نہ رکھے ہوں تیغ یار پہ رات

نکالتا ہے تری زلف تابدار پہ رات
مدام کھولی ہے رہتا ہی نور نار پہ رات

ہمارے جان و دل و عجز و انکسار پہ رات

غزل جرات

بلائیں ہاتھوں نے سر سے جو لیں تمہاری رات
پڑی تڑپتی ہیں بستر پہ آہیں بھر بھر کے

پہاڑ سی رات جھپکتی تھی دل دھڑکتا تھا
اگرچہ دن ہی کٹے ہی بڑی طرح سے وے

سحر کو پارہ بستر نظر پڑا نہ کہیں

بلائیں ہاتھوں کی لیتا رہا میں ساری رات
جو یاد آتی ہے صورت پیاری پیاری رات

کسی کے وعدہ پہ حالت تھی یہ ہماری رات
ترے مریض پہ لاتی ہی سخت خواری رات

تڑپ تڑپ کے یہ کی ہم نے بیقراری رات

اب اُسکے وعدہ پہ یوں روز شب گذرتی ہیں
قدم شماری ہے دن کو تو دم شماری رات

صدائے شب نہیں یہ جو ترے عاشق کی
کرے ہے حال زبوں پر یہ آہ و زاری رات

ترے مریض پہ کیا جانے کیا ہوا تا صبح
کہ لوگ کرتے تھے گرد اُسکے اشکباری رات

الٰہی پہلے مرے تن سے جی روانہ ہو
کہ تا کہے نہ کوئی وصل کی سدھاری رات

غزل مصحفی

جدا جو ہم سے ہوں جو [illegible] صبح
[illegible] بارے رات

[illegible]
[illegible] رات

[illegible]
[illegible] رات

[illegible]
یہ رات وہ ہے [illegible] جسکو بھاری رات

غزل ساغر

ہائے کس سے کہوں میں دل کی بات | روتے روتے کٹی ہے ساری رات
پر نہ رحم آیا ہی تجھے ہر چند | سن کے احوال کو مرے ہیہات
تجھسے گالی و جھڑکیاں کھائیں | الغرض یے گیا بسر اوقات
کیا بھلا ہو گیا ترے دل کو | چھوڑ دی ہم سے تو نے رمز و نکات
نہ کبھی خط نہ گاہ پیغامے | کب تلک اس طرح ہمارے سات
اب تو آ میری طرف اے قاتل | جان جاتی ہے وقت ہے سکرات
ہر دو عالم سے کچھ نہیں مطلب | بس مسافر کو ایک تیری رات

غزل اختر

عجب اب کے آئی بہار بسنت | جدہر دیکھو ہے واں نگار بسنت
نشے میں ہے سرمست آئی بسنت | کھلا اس سبب لالہ زار بسنت
پلا ہم کو ساقی بسنتی صبوح | ہے آنکھوں میں اب تک خمار بسنت
میاں قطب الدین کو مبارک ہو یہ | کہ اس سے ہی ہیگا وقار بسنت
تماشا بھلا دیکھ لے تو یہ اختر | کہاں ہم کہاں پھر بہار بسنت

غزل سودا

نگار سطر ابرو یار بسم اللہ کی صورت | قد رعنا سراپا ہے الف اللہ کی صورت
زلف واللیل رخ والفجر نرگس چشمہ کوثر | نمایاں ہے سواد خط کلام اللہ کی صورت
زلیخا کی نمط کر رو دل میں سورہ یوسف | جو تجھکو چاہ سے آ کر لے دلخواہ کی صورت
ہے شکر الحمد للہ بعد مدت مہر منزل نے | دکھائی عشق کی صحرا میں ہمکو ماہ کی صورت
الم نشرح ہوا عالم میں تیرا عشق اے سودا | نہ پنہاں ہو سکی دریا سے لیں ماہ کی صورت

غزل سراج

ادا اے دلفریب سرو قامت | قیامت ہے قیامت ہے قیامت
شہید خنجر الفت ہوا ہوں | سلامت ہے سلامت ہے سلامت
نکرتا جی کو قرباں تجھ قدم پر | ندامت ہے ندامت ہے ندامت
جماعت میں پری رویوں کی تجھکو | امامت ہے امامت ہے امامت
سراج اب عشق کے دردنکا صیقل | ملامت ہے ملامت ہے ملامت

غزل آتش

وصل کی شب ہے نہیں عاشق سے نزار و لپیٹ | منہ سے حیلہ نکر منہ کو نہ اے یار لپیٹ

خمسہ ناظم

مثل گل تو نے جو ہنس ہنس کے قبا ای محبوب
لالہ کی طرح سے ہی لڑ بیٹھی و دستار لپیٹ
جان پر بنتی ہے کیا ہو جانے اگر ہو وا
دل کو پیچ ہیں ترے گیسوئے خمدار لپیٹ
قتل پر میرے اوٹھایا ہی جو تیرا تم نے
خوب کس کر اسے ترک جفا کار لپیٹ
داغ عشق آپ ہی کھائیگا تو نہ کھلوا الله
ساتھ اپنے ہی جا رکھو دل زار لپیٹ

غزل آتش

دولت حسن کی بھی ہے کیا لوٹ
آنکھوں کو پڑ گئی ہے کوتا لوٹ
چل رہی ہے دلا ہوا سے بہار
لالہ ہو لا ہے داغ سودا لوٹ
سامنے تیرے جو پڑے اس کو
ہمین کعبہ ہو یا کلیسا لوٹ

غزل ظفر

بیکار دن ہے بہار اے بلبل
از رہ گل ہزار تو لوٹ
صف مژگان سے کہتی ہے یہ چشم
دل مین بیٹھے یہ تماشا لوٹ
مرد ہے سر سے مال دنیا لوٹ
صاف دل ہو تو جلوہ عقبیٰ لوٹ

چاند سے منہ کو دکھا ابر سیہ سے زلفین
کبک و طاؤس کو بھی اپنی طرف یار لپیٹ

بہتر سی بہتر رہا کرتی ہے دروازے پر
رکھے کس سر کو تیرے قصر کی دیوار لپیٹ

خط مشکین سے رخ یار کے منہ پر کھیلا
روز روشن کو بھی لیتی ہے شب تار لپیٹ

شان مریخ بھی دکھلا چکی قاتل مجھکو
اے خوش اندام بس اب جامۂ گلنار لپیٹ

آمد آمد کی اطبا کی جو سنتے ہین خبر
منہ کو لیتے ہین کفن سے تیری بیمار لپیٹ

کافی ابرو کا اشارہ ہے بہت اے قاتل
خون ناحق مین مرے اپنی نہ تلوار لپیٹ

ابھی بازار جہان مین ہے تمنا آتش
جنس دل لے کوئی خوشرو سا خریدار لپیٹ

غزل میر

نیا یا دل ہمارا روز سے جسکا لٹ پٹ
کسو کی زلف ڈھونڈھے ہے مو ہو کاکل کو سٹ پٹ

تو کن نیندون پڑا سوتا تہا دروازوں کو موندی شب
مین چوکھٹ پر کرتا رہا سر کو ٹیک کہٹ کہٹ

چٹین لگتی ہین پر بلبلو نکی باغبان تو جو
چمن مین تو جو رہتا ہی ہر سحر کلیو نکی تئین چٹ چٹ

تیری ہجر انکی بیمار ہین میر نا تو انکو شب
ہوئے ہے خواب سے نا آہ اس کروٹ سے اوس کروٹ

غزل سلیمی

بوسی کا خیال آیا جو لین ہم چٹ پٹ
تو آکی صبا نے لین بلائین میری چٹ پٹ

ہنستے ہوے بھولے سے کچھ ہو پیر جو گرا تہا
جھنجلا کے لگا کہنے کہ چل دور ہو نٹ کھٹ

کل تیرے رقیبون نے جھڑک کر کہا تجھسے
آمنے سے لگی رہتی ہر روز کے کھٹ کھٹ

ہر چند کہ مین عجز و تملق سے رہا یا
بولا ہین بھاتی نہین ہے آپکی سٹ پٹ

کہیچا جو غم ہجر سلیمی نے بیک عمر
تو خوب ہوئی وصل کی شب یار سے لٹ پٹ

غزل انشا

آج کیا ٹھیر گئی ہاں بالکہ نہین منہ سی تو پہوٹ
ہو گئی وہ بات وہاں بالکہ نہین منہ سے تو پہوٹ

کوٹھی پر ٹھیرون مین یا آنکہ مندیر لیے دو دہر
صحن مین ڈیوڑھی یا اور کہین منہ سی تو پہوٹ

سر لائی سے بہرو سا نہین پڑتا کسو وقت
کس جگہہ کب وہ کدہر یار ہان کہ دہین منہ سی تو پہوٹ

لوگونکی چرچی کا انشا جو تجھے ڈر ہوتا
تیری کیون آنکہین بہلا ہو ٹہ نہین منہ سی تو پہوٹ

نعمت خوان حسن جو ملجائے | یہ سمجھ لے ہے من و سلوا لوٹ
کیا عجب جب وہ گیسوے سرنگ | لین متاع دل احبا لوٹ
جانتے ہین کہ فوج جنگی سے | نہین سردار پھر لیتا لوٹ
کام مردونکا ہے یہ ای آتش | رکھتی ہے جان کا بھی کھٹکا لوٹ

غزل سلیمی

پڑی جو کانین مہر تری کہین آہٹ | تو فرش چشم نظر تک کرون مین کوسمٹ
ہمارے دل پہ جو کالی بلا سے لہرائے | ڈسے نہ ناگنی زلف اسکی کیون الٹی لٹ
دمید سبزہ سے ہے رشک باغ چہرۂ یار | وہ خط حسن ہے جسکی رہے بہار لپٹ
غم فراق مین کھائی جو ہم ہزارون داغ | ہوا ہے رشک بہار چمن جگر بھی پھٹ
کوئی ہے قبلہ کوئی بت کے سامنے مسجود | بجا کعبہ سلیمی کو بس تری چوکھٹ

غزل سلیمی

پینے لگی جب ہم مے توحید غٹاغٹ | تب رمز معانی کے کھلے راز جھٹاجھٹ
کل دیکھ شب وصل مین سند دلکی بڑائی | ٹکرانی لگی سر کو بھی جو کھڑکی کھٹاکھٹ
جب تیغ نگہ تری دے اسلام کو قوت | افواج مین کفار کے پڑ جائے پھٹاپھٹ
دارا جو ہین سر پر دُر نایاب سخن کو | گردن مین لپٹ لینے لگی کو چٹاچٹ
طفلی ہی سے مکتب مین ترے دیبا نہین اگر | کھاتا آخون جی کی پیدستاسٹ
تک دیکھ خزان مرگ کی غافل ہو ہوشیار | جھڑتے ہین ہر بوبرگ شجر تری چٹاچٹ
دعوے سخن کا ہو شاگرد سلیمی | اُستادون سے جو باندھے مضامین جٹاجٹ

غزل سودا

جسکی خط اور تر و اس سے دل لگاتا ہے عبث | سیر کو وقت خزان گلشن مین جاتا ہے عبث
ابر مین ایسے یار رہ سکتا ہے کبتا آفتاب | چہرہ کو اندر نقاب ہمسی چھپاتا ہے عبث
پوچھتے کیا ہو کہ شب کسطرح گذری مجھ بغیر | گذری سو گذری جو کچھ اسکا فسانہ ہے عبث
قاصد داغ جگر جون شمع پہونچا تا قدم | جل چکا سب تب آتش کا بجھاتا ہے عبث

غزل تمنا

غزل منیر

اصلاح پر مزاج ہنر ہے سخن دہ شوخ | خط پر عبث عبث ہے قلم پر عبث عبث
پلکون کی آستین اسی لگائی ہے | بر تمام شد دیدۂ نم پر عبث عبث
کہتا ہے ... چشم یار کا شعر ... | بر عبث عبث
نقشہ ... کا ... ہے دیکھ نقش | تہمت ہے صرف باغ ارم پر عبث عبث

غزل سلیمی

راتِ جانان نے کیا ہمسے یہ پیغام عبث
آ گئے کل رات مرے گھر میں سرِ شام عبث

ہاتھ سے اُس بُت پرفن کے بامید وصال
رات صہبا کے لیئے ہم کیئے جام عبث

اہل گلشن کا ہی طور تھا کل گلشن میں
گالیاں دیتا ہے بلبل کو گل اندام عبث

رات دن سر پہ سلیمی کے ا لظالم خونخوار
کھینچتا ہے گا سدا خنجر و صمصام عبث

غزل آتش

بنیں گے کسکا زیور چاند سورج
گڑھا کرتے ہیں زرگر چاند سورج

چڑھیں کیا تری منہ پر چاند سورج
جواں ہے تو معمر چاند سورج

قسم ہے سر کی مجھکو اے رخ یار
نہیں تیرے برابر چاند سورج

جبیں ہوتے ہیں جب دیکھتے ہیں
سہرائے یار کا در چاند سورج

وہ رخسار ہے جو ہوتے ہیں مقابل
نکل جاتے ہیں بچکر چاند سورج

چراغوں میں جو تیری آرتی کی
رہیں روشن نہ کیونکر چاند سورج

تمھارے روبرو ہوکر ہوئی ہیں
سفید و زرد اکثر چاند سورج

وہ بگار نور کا ہے تو جو دیکھے
رہیں حیران ہوکر چاند سورج

چڑھے میری طرح سے جو تپ عشق
ہلال آسا ہوں لاغر چاند سورج

وہ بالوں میں اگر رکھی نہ باندھے
اوڑیں پیدا کریں پر چاند سورج

ہم اس میخانہ کے ہیں مست آتش
کہ جیسے ہیں وہ ساغر چاند سورج

غزل شجاعت

نہیں ہنستا ہے کوئی دلستان آج
غلام آسا ہے پیر و جوان آج

یہ قد سرو سہی پر چشم نرگس
ختم بس کر گیا ہے باغبان آج

بہار بوستاں گلرو ہے بر میں
نکل چل جا یہاں سے اے خزان آج

مصور کھینچ لے تصویر اُس کی
کہ یکتا حسن میں ہے مومیاں آج

دہن بولا ترش ہو چین جبیں ہو
ہوئی دشوار بخچیر گیا زبان آج

مری طوطی طبع باشندہ بستان
ذرا ہو جا تو اب شکر فشان آج

شجاعت کی ہے یہ اُس جا دلبر سے
ولا و رہے وہی شوکت نشان آج

غزل حاکم

سرو کچھ دعوے کرے گر قامت دلبر سی آج
پیڑ ڈالے فاختہ آرہ بنا شمشیر سی آج

غزل نظیر

خال و دانہ زلف و دام ابرو کمان مژگان ہے تیر
دل ہمارا ... [illegible]
[illegible]

غزل میر

حال برا ہی ہمکو تمسے اتنی غفلت کیا ہی آج
کوئی گھڑی تو پاس ہویاں پھر دل قسمکیا ہی آج

سینے ہی وہ آئینہ پر آنکھہ نہیں کھل سکتی ہے
دلتنگی سیر کی ہی دم کیا کئی صورت کیا ہی آج

فرق و تیغ جٹی رہتی ہیں جیسے دل کی لاگ لگی
اس ظالم بیرحم کی میر ایسی صحبت کیا ہے آج

شیشہ صراحی ساغر مینا سب کل تک ہی حاضر تھے
کوئی بادہ فروش نمیق میری خبر کیا ہے مست آج

میری گھڑی ایکسا ہی ہیں عشق تم کرنے لگے ہو
تاب نہیں کیا ضعف ہے دل میں جی سبحا قیامت ہے گیا آج

غزل سراج

اپنا جمال مجھکو دکھا نا رسول اللہ
عاجز کی التماس کو کرنا قبول آج

اے مہرباں طبیب شتابی علاج کر
تیر مژہ کی درد سے ہی دل میں سل آج

مرہم ترے وصال کا لازم ہے ای صنم
دل میں لگی ہے ہجر کی برچھی کی سول آج

بیو باج بزم بلبل نالان خراب ہے
مرجھا رہا ہے صحن گلستانمیں پھول آج

بیفکر ہوں عذاب قیامت سے اے سراج
دین محمدی کو کیا ہے قبول آج

غزل ترقی

ہے عجب لذت شکار افگن ترے تیر ونکی بیچ
جسکا چرچا ہو رہا ہے سارے نخچیر ونکے بیچ

کل جو دیکھی شکل مجنوں ہمنے تصویر ونکی بیچ
ایک مشت استخواں تھی لاکھ زنجیر ونکے بیچ

خونکی قطرونکا عالم تو مرے اشکونمیں دیکھ
لعل کے ٹکڑے چمکتے ہیں پڑے ہیر ونکے بیچ

بلبلو تمکو مبارک ہو یہ گلگشت چمن
لالہ و گل کا نکیجو ذکر دلگیر ونکے بیچ

آگے دل ہوتا تھا بیکل اسکا میری آہ سے
آگیا ہے فرق اب ہونکی تاثیر ونکے بیچ

گر مرقعہ میں کھنچی ہو اُس مسیحا کی شبیہ
جان پڑ جائے مصور ساری تصویروں کے بیچ

وہ خماری انکھڑیاں بکھری ہوئے بالونمیں دیکھ
جسطرح دو مست جکڑے ہوئے زنجیروں کے بیچ

قاصدا کیا خط لکھوں میں اُسکو فرط شوق سے
فوت ہوجاتا ہے مطلب مجھسے تحریر دل کے بیچ

گفتگوی یار کی کیا بات ہے کیا گھات ہے
ساری محفل کو لگا لیتا ہے تقریر ونکے بیچ

اور تو صورت ترقی کوئی بخشش کی نہیں
ہاں مگر باعث ہو یہ تقصیر تقصیر ونکے بیچ

غزل سودا

عہد گرفتہ دل کو نہ [illegible] خون کے بیچ
جوں غنچہ ہم سو زباں ہے اسکے دہن کے بیچ
بالی ہوئی ہے جیبی سے اعضا بدن کے بیچ
باقی ہوئی جوں حباب ہے نفس پیرہن کے بیچ
نازک ہے [illegible] شفق حسن کی بہار
جی جیسے [illegible] غرض کے بیچ

مخمس [illegible]

وہ خار سر غرور نہیں اہل جنوں کے پاس
پابوس کو مرے جو نہ ہو پہنچا ہو بن کے پاس
کل رخصت بہار تھی شبنم صفت میں روز
رو دیا [illegible] ایک گل کے گلے لگ چمن کے بیچ
ان [illegible] دم میں دیکھ تو شعلہ ہے بے نزاد
آرام دل جلوں کو نہیں ہے وطن کے بیچ
بیدار زشباب ہوں بری انکھیاں زیادہ نیند
ہوتے ہی [illegible] کیف [illegible] کفن کے بیچ

فایدہ سر جہکنے سے شیب مین میر
پیری سے آگے اے جوان ٹک سوچ

غزل حسرت

کل جو پہنچی سر سے آواز میرے کان کی بیچ
الگئی سنتے ہی بس جان میری جان کے بیچ
محبت ہے خوف مجھے و لگا خدا خیر کرے
آگ بہڑکی ہوا ہی سینہ سوزان کے بیچ

غزل مصحفی

یان تلک روئے ترے غم مین کہ اور ارنے
مار مژگان کا انا دیدہ گریان سے بیچ
سار بان محمل لیلے کو اودہر لیئے چل
خاک مجنون کی ابہی تک ہے بیابان مین بیچ
وائے اے فصل خزان سیر گلستان کیجیو
اور ہے رنگ ہوا باغ کا گلستان مین بیچ
اور وہ بلبل شاخ پہ چل بیٹہی تو بے بلبل زار
حسرت اس شعر کو پڑہتے ہی ترے گلستان مین بیچ

سودا نے اپنے یار سے چاہا کہ کچہ کہے
ایسی کی اک نگاہ رہی منکے منکے بیچ

غزل انشا

بیگمان چاہ کی دریا گئے بڑی بانٹکو سوچ
بید ہڑک پاؤن نہ رکہہ پہلی تو گہر گہاٹکو سوچ

بہی جاتے ہین پہاڑ ایسے کہان ہین پڑا
دہار تلوار سے بہی تیز ہے اس گہاٹکو سوچ

ای دد ایا ایسے چلی جا تو دبے پاؤن بہی
دیکہہ کمبخت کٹہو لیکو نکلجہ کہاٹ کو سوچ

ٹاہاتکی ٹکری پہ کہنچا جو وہ نہین تو بولین
میرے کپڑونکی طرف دیکہہ اور اس ٹاٹکو سوچ

سو تیو نین او نہین انکہونکی ترازو مین تول
ارے انشا نہ تو بنیون کیطرح باٹکو سوچ

غزل آتش

بلا اس زلف پیچان کا ہے ہر پیچ
خم اندر خم ہے ہر مو پیچ در پیچ

الہی خیر کیجو کہا رہی ہے
ادہر وہ زلف ادہر نازک کمر پیچ

ہوئی ہین زلف پیچان سے بہی طرے
تیری دستار کی بیداد گر پیچ

نہو اس زلف پیچان کا جو سودا
سمجہہ لے اپنی قسمت کا بشر پیچ

جواب خط خبرداری سے لانا
نہ پڑنے پائی کچہہ اے نامہ بر پیچ

تیری زلفونکا دہوکا ہمکو دیگا
سراسر خم ہے سنبل سر بسر پیچ

نہین دم باز ہم ہمکو نہ دم دے
کری جو پیچ ای یار اوس سے کر پیچ

فراق یار سی کشتی بڑی ہے
پچہاڑا چل گیا آتش کا گر پیچ

غزل میر

عشق مین اے طبیب ہان ٹک سوچ
پائی جان درمیان ہے یان ٹک سوچ

بے مثال ادائے کین مت کر
قتل مین میرے مہربان ٹک سوچ

سر بسر مت جہان سے جا غافل
پاؤن تیرا جہان پڑے ٹک سوچ

بہیل اتنا پڑا ہے کیون یان تو
یار اگلے گئے کہان ٹک سوچ

ہونٹہ اپنا ہلا نہ سمجھے بن
یعنی جب کہولے تو زبان ٹک سوچ

گل و رنگ بہار پردے مین
ہر عیان مین ہے وہ نہان ٹک سوچ

غزل آتش

رہ الفت میں نقد عمر کر خرچ
کہیں ہر چند ممسک تجھکو درخرچ

کہاں اب طاقت صبر و تحمل
یہ دولت ہو چکی ہے بیشتر خرچ

وہ کالے سانپ وہ گیسو ہیں جنکے
تماشے میں ہوئے ہیں گنج زر خرچ

نہیں یہ بار گیسو سے لچکتی
نزاکت کرتی ہے انکی کمر خرچ

خدا دی دولت قارون تو کیجے
نہ حاتم نے کیا ہو اسقدر خرچ

وہی دیگا لب شیرین کا بوسہ
منون کرتا ہے جو رازق شکر خرچ

ہم اپنی نقد جان پر کھیلے ہین
تیرا ہوتا ہی کیا ہے سیم بر خرچ

جنون عشق ہے غارت گر ہوش
کرے کیا عقلمندی یان بشر خرچ

رہا کرتی تھی فکر شعر گوئی
کیا کرتے ہیں ہم خون جگر خرچ

چلے دنیا سے داغ عشق لیکر
یہی توشہ یہی ہے بہر سفر خرچ

ملا جو اوسکو سمجھے من و سلوے
توکل پر رہا شام و سحر خرچ

حسینون نے ہے آتش کو ہے لوٹا
رہا فرمایشون سے خرچ پر خرچ

غزل سودا

سیر چمن عمر جو کی ہمنے تو کہا ہیچ
رنگین ہے جوانی کا گل اسمین سو بقا ہیچ

شیشے کو بہی توڑو تو نکلتے ہے اک آواز
عاشق کا یہ دل ہے کہ جو ٹوٹے تو صدا ہیچ

اسباب جہان دل نے کیا جب نظر انداز
پوچھا جو مین کیا دیکھے ہے دیوانہ کہا ہیچ

ناصح تو نہین چاشنی درد سے آگاہ
بے عشق بتان جینے کی لذت بخدا ہیچ

مانی نہ بندہیگا کبھی نقش اسکی کمر کا
فرسودہ نکر خامہ کو اب فایدہ کیا ہیچ

ہم شیخ کی سنتے تھی مریدون سے بزرگے
دیکھا جو انہین جا کے تو عمامہ سوا ہیچ

سودا سے کہا مین جو ترے شعر کو سنکر
جو دیکھا تجھے آکے تو ہے بے سر و پا ہیچ

بولا کہ تجھے یاد ہے وہ مصرعہ بیدل
عالم ہمہ افسانہ ما دارد و ما ہیچ

غزل آتش

بہار آئی چمن میں چلی ہوا ہے قدح
بجا ہے وہ مست جسے یاد ہو دنیا قدح
دکھا رہا ہے عجب آئینہ صفائی قدح
ہے جو ہی صورت آشنائی قدح
سرور اسے ہے ... زمانے میں کوئی رنگ بانسین ہو دریا نوش
حباب وار ہے سر میں ہمارے ہوا قدح
شراب خوار کرے کس بہار صوفی کو
دکھا دی گل اسے بیگانہ آشنائی قدح

غزل نسیم

صراحی دار ہے گردن نہیں فقط او ملکی
دو چشم مست کی گردش ہی ہے سبو سے قدح
مزے کے ساتھ ہم ہو کر بھی ہیں شناسی ہو
مثال گریہ مینا و خندہ ہاے قدح
شراب خانہ میں کرتا ہوں سیر دریا کے
دکھایا کرتا ہے لہر اب ما صفاے قدح
بلند بعد فنا ہوگی قدر مستون کی
بنیگی خشت سر خم کی خاکپای قدح

ہے دعا اے خالق لیل و نہار
ہو یہ شام کاکل دلدار صبح

غزل تاباں

ابرو نے تری نے مجھے کیا وار بے طرح
دل میں مرے کھٹکی ہے یہ تلوار بے طرح

ممکن نہیں کہ عشق کے ہاتھوں سے جی بچے
پیدا ہوا ہے مجھکو یہ آزار بے طرح

مخمس نصیر

عالم تمھارے ہجر میں ہے آنکھوں میں آج جان
وا ہیں کس وفا میں ہیں اے وہ بیمار بے طرح
الجھی ہوئی کو ہیچ اپنے ہیچ کا شراب بے طرح
ہم نے یہ سمجھا ہے چہرہ بلدار بے طرح
کیا جانے عاشق کس بے اجل بے طرح
سیفی ہوا ہے اب نور ایار بے طرح
ممکن نہیں ہے نفس کر گل تک پہنچ بے طرح
بلبل ہوئی ہے گرفتار بے طرح

جو شیشہ و خم کس کی کی نہ پابوسی
کسی نے منہ نہ لگایا مجھے سوائے قدح

جہاں کی سیر دکھاتا ہے نشہ صہبا
دماغ رکھتے ہیں جمشید کا گدائے قدح

ان انکھڑیوں میں جو کندن سے سرخ ہونگی
کہونگا نشہ دو رنگ میں طلائے قدح

حجاب دور کیا کیف نے اس بت کا
جزائے خیر دے ساقی بجھے خدائے قدح

دو چشم مست کا ساقی کی وصف ہے مقصود
کنایہ ہے یہ جو کرتے ہیں ہم ثنائے قدح

شراب عشق کے پیتے ہی ہوش اڑے ایسے
کہ ابتدا میں ہوا حال انتہائے قدح

فراق یار میں دوران سر ہے دور شراب
لڑا کے شیشے سے توڑوں یہ ہے سزائے قدح

یہ جلوۂ مہ و خورشید سے کھلا آتش
ہنوز باقی ہے دور فلک میں جائے قدح

غزل ناسخ

کیوں دکھائی اے فلک بے یار صبح
ہے شفق سے مجھ پہ آتشبار صبح

یاں کسی خورشید رو کی یاد میں
ہوتی ہے ہر رات سو سو بار صبح

زلف سے رخسار کو ہوتا ہے ربط
کیوں شب فرقت سے ہے بیزار صبح

کھینچکر فرقت میں تیغ آفتاب
ہے ہماری جان کو خونخوار صبح

وصل کا ساماں ہے آج ایفلک
شام سے کر بیشتر بیدار صبح

حسن کا عالم ہی کیا عالم ہے واہ
زلف جاناں شام ہے رخسار صبح

سینۂ پر داغ و چاک پیرہن
ہے وصال یار میں گلزار صبح

وصل میں تھا صبح سے بیزار میں
ہجر کی شب مجھ سے ہے بیزار صبح

قہر ہو گر شملۂ پر زر تیرا
دیکھ پائے اے پری رخسار صبح

چاک کرتی ہے گریباں دیکھکر
کار چوبی مہر کی دستار صبح

شام کیا ہو تیرے گھر میں باریاب
لوٹتے ہیں سایہ دیوار صبح

وصل میں حاضر ہو تو غائب ہجر میں
دیتی ہے ہر شب نیا آزار صبح

ہے یہاں کسکو شب فرقت میں ہوش
ہو چکے ہوگی ہزاروں بار صبح

وصل کے شب کب ہوئی ہم کو نصیب
شام کو کرتا ہے نور یار صبح

غارت خدا کرے یہ تیرے ملک حسن کو | ہے فوج خط کی گرد نمودار سے طرح
تاباں بتا کہ یار کو کیونکر منایئے | اب کے ہوا ہے مجھسے وہ بیزار سے طرح

غزل ضیا

دلکو پسند ہے بت عیار کی طرح | اقرار وصل کرتا ہے انکار کی طرح
بارش ابھی ہی دور پر آنکھوں نے اسقدر | باندھا ہے تار رونے کا بیمار کی طرح
چیر یکو بل جو دیکے دیئے پیچ اس نے چھوڑ | جیپر غضب ہے یہ تیری رفتار کی طرح
گرچہ فراق یار میں ہیں دل دو نیم ہوا | سنتا ہے کب وہ ایسی ستمگار کی طرح
دو دنکی زندگی پہ مناسب ہے کب غرور | بھاتی ہے اپنے دلکو طرحدار کی طرح
تجھکو یہ کیا ہوا ہے ضیا کچھ تو حال کہہ | کل پوچھتا تھا تجھکو وہ غمخوار کی طرح

غزل ناسخ

ہے نازکی سے قامت جاناں سمن کی شاخ | سوز دروں سے میں ہوں چنار کہن کی شاخ
دیکھی جو اوسکی سلسلۂ پرشکن کی شاخ | کھاتی ہے پیچ و تاب غزال ختن کی شاخ
ظالم کو بعد مرگ بھی ہے ظالموں سے ربط | خنجر کا دستہ کیوں نہ بنے کرگدن کی شاخ
ہم وحشیوں کی بخت جو برگشتہ ہیں سو ہیں | سیدھی کسیطرح نہو جیسے ہرن کی شاخ
رکھی چھڑی جو نار سے اس نے تہ ذقن | سبکو گمان ہوا کہ ہے سیب ذقن کی شاخ
دیکھیں یہ جو حسینوں کی کلیو نسی انگلیاں | وہ تیرے دست و پا کو کہیں یاسمن کی شاخ
دکھلائے اپنے فندق پا کی جو تو بہار | پابوس کو چمن کے جھکے نارون کی شاخ
مرتا ہوں میں کسیکی نزاکت پہ دوستو | بہر جریدۂ تن ہو نازک بدن کی شاخ
وصف صباحت رخ جاناں اگر لکھوں | درکار ہو مرا سے قلم نسترن کی شاخ
اے عندلیب جھڑتی ہیں کیا تیرے منہ سے پھول | گویا ہر ایک نالہ ہے نخل چمن کی شاخ
معنی ثمر حروف ورق صنعتیں ہیں گل | ناسخ ہے کلک فکر نہال سخن کی شاخ

غزل آتش

ہوا نہ حسن سے خال سیاہ جاناں سرخ | نکر سکا رخ کافر کو نور ایماں سرخ

چمن مین لالہ و گل رہتے ہین گریبان چاک
دکہا دیا کسی رنگین ادا نی داماں سرخ

شراب دینی مین وقفہ نہ کیجیے ساقی
ہوا نہین ابہی رخسار یار چندان سرخ

اثر پذیر طبیعت یہی شرط ہے آتش
نہ کیف می سے ہوا انکہون کیطرح گان سرخ

غزل سودا

میرا ہاتھ نہ ہوسکے زلف اسکی سی کہان گستاخ
نسیم شانہ مگر ہو تو ہو وہان گستاخ

چمن کے سیر مین اسکو اگر سنے دم صبح
چلے نہ جائے صبا سوے بوستان گستاخ

سمجہہ کے کوچۂ میخانہ سے گذر زاہد
کہ رند ہوتے ہین اکثر بزاہدان گستاخ

کچہ اسکی بی ادبی کا گلہ نہین مجکو
نظارہ بازو سے ہوتی ہین مہوشان گستاخ

نجائیو کبہی اے شیخ بزم خوبان مین
کہ تو وقار طلب انکی ہے زبان گستاخ

نہین ہے میرا سخن طبع زاد سے سودا
کسی بزرگ کی چند متین درجہان گستاخ

غزل آتش

کرتا ہے زندگی کو تمہارا حجاب تلخ
الٹو نہین تو ہم سے سنو گا نقاب تلخ

آغاز شر عشق کا انجام ہے بخیر
کیفیت شراب ہے شیرین شراب تلخ

شربت کی گہونٹ کا مزہ لیکے پیجیے
ہر چند تیغ کا ہو تمہارے لعاب تلخ

سائل ہون بوسۂ لب شیرین نگار سے
شان کریم ہے نہ اگر دی جواب تلخ

عاشق ہی ہین جو سنتی ہین انکو نہال حسن
حنظل سے ہین جرے سخن ناصواب تلخ

بیمار کا فراق ہون مین ہجر یار مین
سم ہے طعام میرے لئے اور آب تلخ

سودائے زلف یار سے نیند اوڑ گئی مری
اس دردسر سے کر دیا انکہونکو خواب تلخ

شیرین لبونکی کیون نگوار ہون گالیان
ملنے سے قند کے نہین ہوتا گلاب تلخ

بہتا ہی جبکہ عشق کی آتش سی دل مرا
ٹپکے ہین اشک صورت اشک کباب تلخ

شیرین ادائیون سے جو محفوظ تو کرے
شکر کو مور شہد کو سمجہے ذباب تلخ

وصلت کی شب مین ہوتا ہی ہر بار وہ ترش
عیش و نشاط کرتا ہے انکا عتاب تلخ

غافل نہو مزے سے محبت کی آشنا
یہ چاشنے ہی آتش خانہ خراب تلخ

غزل کنور

تیغ غمزۂ یار سے ہے میرے جگر مین سوراخ
جیسے کرتا ہو کوئی لعل و گوہر مین سوراخ

تیر مژگان سے ہوا میرے نظر مین سوراخ
جیسے ہو سوزن فولاد سے زر مین سوراخ

اس دل تفتہ سے برلاؤن اگر آہ الم
چرخ پر ہووے ہین شمس و قمر مین سوراخ

غزل [illegible]

قد سے کشتہ تیر نگہ مہوش کے
روز دیکہون ہون نئے اسکے جگر مین سوراخ

بن گیا نیشتر سے مژگان کے سر سینہ پر
ہو وے جسطرح سے زنبور کے گہر مین سوراخ

[illegible]
[illegible]

ہے کسی غمزہ کی آہ کا نشان [illegible]
دیکہتا ہون جو عیان [illegible] سوراخ

دل مرا مثل ہے مرا خار غم ہجر سے یون
جسطرح تیرونسے پڑجائین سپر مین سوراخ

دل مرا یون ہے کہ تو تیر نگاہونسے نکال
پھر ثمر ان کرے کوئی تخم ثمر مین سوراخ

غزل ضیا

دلربا ہے مرا بڑا گستاخ
مین نے آستانہ سمجھا تھا گستاخ

اب تو وہ شوخیان لگا کرنے
یک بیک ایسا ہو گیا گستاخ

ناز بیجا کبھی نہ کرتا تھا
کیا رقیبون نے کر دیا گستاخ

جانفشانی ہم اسیہ کرتے ہین
رام ہرگز نہ وہ ہوا گستاخ

ای ضیا کبھو سمجھ کے کلام
وہ صنم تو ہے بے وفا گستاخ

غزل آتش

پری پسند طبیعت ہے نہ حور پسند
تمہارے بندے ہین ہم ہمکو ہین حضور پسند

ہر ایک شہر خریدار ہے دل و جان سے
وہ جنس حسن ہے تو جو ہے دور دور پسند

اوتار ہے بر سے اوڑا کر بہار مین اسکے
برہنگی کی قبا ہے جنون غور پسند

نگاہ اپنی ہے دلبستگی کے سود مین
بصرون کی نہین آئین کچھ ضرور پسند

نگہ مین آ نہ سماتا نہین ہر ایک حسین
پری کے چہرے کے اوپر ہے چشم دور پسند

ہوا ہے جبسے کہ ساقین یار کا سودا
زیادہ تر مجھے پھر لیسے ہے بلور پسند

ہوئی ہے خانہ دلمین جو روشنی منظور
کیا ہے آنکھون نے اپنے چراغ دور پسند

گناہ عشق کا جیسے کہ مرتکب دل ہے
زبان کو مرے ہے ذکر یا غفور پسند

خیال یار کا رہنے لگا اسمین یہی
ہوا ہے دلکو بھی آنکھونکی طرح نور پسند

نہ طفل بن ندلا محو حسن صورت ہو
کھلونی مٹی کی کرتے ہین بے شعور پسند

دل ایک نگاہ کے اوپر ہے بیچتا آتش
کرین جو آپ سے بے حرف وبی قصور پسند

غزل ناسخ

یار آیا تو ہوے دیدۂ ناکام سفید
جیسے ہو آمد سلطان مین در و بام سفید

پڑی عکس اسکی لب سرخ کا گر ساغر مین
ہو خجالت سے وہین بادۂ گلفام سفید

دیدۂ تر سے ہون چشم سیہ کی نہ ہو [illegible] سفید
سوچ بیضہ مضمون بیابان [illegible] سفید
ہو گیا رنگ [illegible] سفید
[illegible]

غزل [illegible]

کفن ایکروز [illegible] جو نہ کام سفید
غرہ کر حسن دو روزہ پہ [illegible] اندام سفید
رنگ سب [illegible] ایام سفید
اپنے رخسار پہ [illegible] سفید
حرف مطلب جو [illegible] سفید
[illegible] پیغام سفید

غزل نظیر

چھوٹا بڑا نہ کم نہ منجھولا ازاربند
ہے اس پری کا سب سے امولا ازاربند
ہر اک قدم پہ شوخ کے زانو کے درمیاں
کھاتا ہے کس جھلک سے جھکولا ازاربند
گوٹا کناری بادلہ مقیش کے سوا
تھا چار تولے موتی جڑ تولا ازاربند

حسن مطلع

منہ سے پھر اپنی کہیں لٹک گیا تو وہ
لونڈی سے بولی جا مرا وہ بھولا ازاربند
اور وہ جو نہیں تو جھنکیدے نا ایک ہوگیا
لونڈی سے بولی جا مرا پرو لا ازاربند
وہ دوسرا جو ہے سو پرو لا ازاربند
دکھلا کے بولی اسے جان آپ کا
گردن کہا یہ پہنکے میں دیکھو لا ازاربند
منہ سے مسکرا کے بیٹھی کیا خوب ہو چوٹی
باندھی کیا ہی سیدھی الٹی لپیٹ کے لولا ازاربند

غزل میر

زمیں پر ہیں جو پھینکا خط کو کر بند
بہت مڑ یا کیا جوں مرغ پر بند

گرفت دل سے ناچاری ہے ورنہ
رہا ہوں بیٹھ میں بھی کرکے گھر بند

پھنسا دل زلف و کاکل میں نہ پوچھو
پڑا ہے ناگہ آ کر ہند پر بند

سب اسکی چشم پُر نیرنگ کے محو
نگر کی اس نے عالم کی نظر بند

چمن میں کیونکہ ہم پر بستہ جاویں
بلند از بس کہ ہے دیوار در بند

بہت پیکان تیر یار توڑے
تمام آہن ہے اب میرا جگر بند

ہوئیں رونیکی مانع میری پلکیں
بند با خاشاک سے سیلاب پر بند

کہا کیا جان ان ہونٹوں نکے آگے
ہمارے لب کرے ہے یہ شکر بند

کھلے بندوں نہ آیا یاں وہ اوباش
پہر اموندھی یہ ڈالے بیشتر بند

یہی اوقات ہیں جگے وید کے میاں
رکھ اپنے چشم کو شام و سحر بند

بچا رہتا تھا چہرہ جس سے سو اب
گریباں میں ہے وہ دست ہنر بند

فن اشعار میں ہوں پہلواں میر
مجھے ہے یاد اس کُشتی کا سر بند

غزل انشا

نہ لگی جب اس یار طرحدار کی گیند
اس نے محرم کو سنبھال اور یہی بیتار کی گیند

دسترس ہو تو تری سیب ذقن پر وار دوں
قرص خورشید کی اور لمعہ انوار کی گیند

جھٹ پلٹ آن لگی ہچکیں چھاتی کو مری
تھی یہ رکھے ہوئی کس محرم اسرار کی گیند

رکھی ہی ماہ شب چار دہم دلمیں ہوس
کہ وہ قالب ہے اور ہو تری دستار کی گیند

کیجئے اس کی بدل آپ جرمانہ میں
گم ہوئی مجھے جو کل رات کو سرکار کی گیند

گرد مقیش طلائی کی کرن ٹکوا کر
ہیں یہ لایا ہوں اطلس گلزار کی گیند

گو لہر و لہر بنت ڈانک ستارونکی سمیت
اور اک جھنجنے زر بفت منودار کی گیند

شالی رومال کی تو چوٹ مجھے کچھ نہ لگی
اب عنا پہنکے ہے کمخواب کی شلوار کی گیند

لگی فرمانے وہ پڑھ پڑھ کے غزل انشا کو
واہ کیا خوب بنی کاغذ اشعار کی گیند

ایک رات میرے ساتھ وہ عیار مکر باز | لیٹے چھپا کے اپنا ممولا ازار بند
جب سو گئی تو میں نے بھی منت سے اسکی آ | پہلے تو چپکے چپکے ٹٹولا ازار بند
آخر بڑی تلاش سے اُس شوخ کا نظر | جب آدھی رات گذری تو کھولا ازار بند

غزل خاشاک

کاکل یار کی دیکھی جو میں تو ہر سفید | ہو گیا سکتا مجھے بن گئی تصویر سفید
کالا منہ کرتے ہیں مجرم کا یہ ہے رسم بلاد | منہ کیا یار نے میرا دم تعزیر سفید
سادہ کاغذ عوض نامہ دیا قاصد نے | ہوئی شاید مری تقدیر سے تحریر سفید
دونوں رخسار و پہ یہ عکس نہیں ہے تو نکا | گرد خورشید کی یہ کھینچی ہے تحریر سفید
داغ فرقت نہیں جاتا کسی صورت دل سے | زنگی ہوتا نہیں ہرگز کسی تدبیر سفید
لاکھ تدبیر کی کچھ بس نہیں چلتا میرا | کروں کسطرح یار و خط تقدیر سفید
کوئے جاناں کا تجسس کیا جینے یا تک | کوچہ گردی سے ہوئی پاؤں کی زنجیر سفید
سنکے آواز مری ہوتا ہے یوں دلیا | جسطرح ہوتا ہے کافر دم تکبیر سفید
بوسہ لیتے تو لیا پھر جو ہیں تیوری بدلی | رنگ رو میرا ہوا باعث تقصیر سفید
رنگ چہرے کا مرے دیکھ کے فق ہوتا ہے | پیدا کی آہ نے شاید مرے تاثیر سفید
آسماں پر یہ نمایاں نہیں سیارے ہیں | دیکھو خاشاک کی ہیں نالۂ شبگیر سفید

غزل خان

آکے سجادہ نشیں قیس ہوا میرے بعد | نہ رہی دشت میں خالی کوئی جا میرے بعد
کیا عجب ہے قد لیلیٰ سے جو نکلے یہ صدا | میرے مجنوں تیرا کیا حال ہوا میرے بعد
تیز رکھیو سر ہر خار کو اے دشت جنون | شاید آجاوے کوئی آبلہ پا میرے بعد
وہ ہوا خواہ چمن ہوں کہ چمن میں ہر صبح | پہلے میں جاتا ہوں اور باد صبا میرے بعد
منہ پہ رکھ دامن گل روئینگے مرغان چمن | ہر روش خاک اڑائیگی صبا میرے بعد
اس لیے کرتا ہوں میں چاک کفن کو اپنے | کون کھولیگا ترے بند قبا میرے بعد
جیتے جی قدر بشر کی نہیں ہوتی پیارے | یاد آویگی تجھے میری وفا میرے بعد

لاش بھی چھپ کر گئی شہ کا کرمک بار ٹکڑے دو دو ہیں
دلیر کس سے ہو کوئی محبوب بلا میرے بعد
زلف دوتا ہے میرے بعد
کون سو کے ٹکڑے تری زلف کی زبان تری
جانے کیا ہو کوئی خان سے کیا میرے بعد

غزل رفیع السودا

مخمس نکہت

اشک کو کب ہے شناسائی اگر ہے پیوند
صاحب درد کی ہے اسکو نظر سے پیوند
دلکو تیر سے نہ جدا دل سے کر اے ظالم
میں کیا ہے یہ بہت خون جگر سے پیوند
دامن ابر پھرتا ہے جو اتنا شاید
کے عاشق کے ہو دیدہ تر سے پیوند
کون ایسا ہے جسے دست ہو دل پانی
شیشہ ٹوٹے تو کرے ہم ہی ہنر سے پیوند

کہنچتا کیون ہے عبث ناز طبیب اے شوخ
درد کو دلکی نہین درد جگر سے پیوند

غزل آتش

رتبہ بر کہتے ہین ترے ابروے خمدار بلند
طاق کعبہ سے ہین ہے طاق خوش آثار بلند

کیا کہون کہتے ہین مضمون قد یار بلند
سرو شمشاد سے ہین مصرعہ اشعار بلند

دیکہیے کسکو شرف ہو ترے پابوسی کا
رکہتے ہین دست دعا کا فرد دیندار بلند

گوش گل تک ہو قفس مین سے رسائی اے
تیری آواز ہو اے مرغ گرفتار بلند

تیری درگاہ کی اللہ رے رفعت ای دوست
آستانے سے کسی گہر کی نہین دیوار بلند

گوش عارف سے سنے تو تو ہر اک قبر سے مین
نعرۂ فاعتبروا یا اولی الابصار بلند

سکہ ہو دون مصر محبت مین مہ کنعان سے
چاہیے اختر اقبال خریدار بلند

تخت پر بیٹہہ کے کر سیر چمن اے محبوب
پایہ رکہتا ہے ترے حسن کا گلزار بلند

قمر و یار شب ہجر مین جو یاد آیا
شعلہ کیطرح ہوئے آہ شرربار بلند

تشنہ زخم ہی دل دیکہیے کب کرتی ہے
پانی اپنا مری سر سے تیری دیوار بلند

غزل میر

اڑ کے پہر آئے ڈر گئے شاید
بگڑے تہے کچہ سنور گئے شاید

سب پریشان دلی مین شب گذری
بال اسکی بکہر گئے شاید

ہین مکان سرا و جا خالی
یار سب کوچ کر گئے شاید

کچہ خبر ہوتی تو نہ ہوتی خبر
صوفی بیخبر گئے شاید

انکہہ آئینہ رو چہپاتی ہین
دلکو لیکر مکر گئے شاید

لو ہو انکہون مین اب نہین آتا
زخم اب دلکے بہر گئے شاید

اب کہین جنگلو نمین ملتی نہین
حضرت خضر مر گئے شاید

بیکلی بہی قفس مین ہے دشوار
کام سے بال و پر گئے شاید

شور بازار سے نہین اٹہتا
رات کو میر مر گئے شاید

غزل آتش

فروغ مہر کا پیدا کرے ہمارا چاند
ہلال سامنے سے اسکی ہو دو سکارا چاند
تمام رات ہوئی کر گیا کنارا چاند
لو او تو بام سے تم جیتے اور ہارا چاند
نقاب اولٹ کے رخ زرشک ماہ دکہلا دو
اندہیری رات مین ہے ایک یک ستارا چاند
وہ ماہ آج جو آیا تو ہل گیا غرہ
تمام عیش مین گذرا کبہی نہ سارا چاند

غزل بے نظیر

[illegible]

مقابلہ جو رخ آتشین یار سے ہو — یہ بیقرار ہوا ڈر جا بنکے تارا چاند

تری غلامی کا دعوی ہے یار اوسکو بہی — جبین کے داغ کو کہتا ہے آشکارا چاند

زمانہ یار کا آیا گذر گیا یوسف — طلوع نیر اعظم ہوا سدھارا چاند

ہمارے دلمین نہین نقش روے روشن یار — پری کی بدلے ہے اس شیشہ مین اتارا چاند

ملا دیگا تیری پاپوش کے ستارون سے — کبہی ادہر سے گریگا نہ کیا گذارا چاند

رخ حبیب سے ممکن نہین فروغ آتش — اگر وہ حسن سے شعلہ ہے تو شرارا چاند

غزل سودا

لے آئے در پہ ترے جو ستم کشان فریاد — ہوئی کیسکے نہ اونمین سے رائگان فریاد

کیا ہے قد کو مرے شاخ ارغوان کا رشک — تمہارے ہاتہہ سے ای چشم خونفشان فریاد

مین دیکھتا ہون جسے ہے وہ آپ ہی نالان — تمہارے کیجیے کس پاس ہے بتان فریاد

تم اپنے جور سے مت سمجہیو کہ نالان ہون — یہ دوستو نکی ہے دور سے دشمنان فریاد

نہ میری دلکی خموشی ہے موجب آرام — کبہو ہوا ہے کری مرغ نیمجان فریاد

قسم ہے گل کے تجہے عندلیب سودائی — جو تو کیا کرے ملکے ہر زمان فریاد

غزل سجاد

وارث تخت نشین قیس ہوا میرے بعد — صید کس سر کو کیا دام بلا میرے بعد

دشت کربت مین مرا حال سنا ہو فرہاد — تیشہ سر اپنے پہ مارا سو ہوا میرے بعد

خار صحرا جنون پہینکدی چن چن کے صبا — تا کوئی آتا نہو آبلہ پا میرے بعد

اسلئے سرخ مین کہتا ہون گریبان کفن — یہ شہادت کی گواہی ہو بجا میرے بعد

[illegible]ہے جی اتنا نہ ترسا دو گے پہر یاد — گرچہ یاد آئی وفا میری تو کیا میرے بعد

[illegible]داوس کا گل زیبا کی مرے سینے مین — سانپ سا کاٹیگا مرقد مین بہی میرے بعد

[illegible]طاق ابرو مین پڑہو مرے جنازے کی نماز — تا کوئی دیر و حرم بہول نجا میرے بعد

[illegible]شکی دہلیز پہ سجاد کا کرلو مدفن — تا کوئی کہا وے نہ ٹہوکر سے قضا میرے بعد

غزل آتش

[illegible]

فراق یار مین ... [illegible]

غزل [illegible]

ہوتی ہے گرمی مین جاڑے کی طرح ایذا ہمنشین

غضب خدا کا صنم تیرے سرد مہر ہے

نہ کر سکے گا [illegible] ایسے کرے گا پالا ہمنشین

کرونگا سوز دروں سے جواب [illegible] مین

بلہیرہ کی ڈہونڈتی ہے آتش کنار دریا ہمنشین

غزل نظر

ہو کچھ آسیب تجھے واں چاہیے گنڈا تعویذ | اور جو ہو عشق کا سایہ تو کرے کیا تعویذ

دلکو جس وقت یہ جن عشق کا لپٹا پھر تو | کیا کریں واں وہ جو لکھتے ہیں پلیتا تعویذ

ہم تو جب ہوش میں آویں تو کہیں سے پاویں | یار کے ہاتھ کے بازو کا گلے کا تعویذ

زور تعویذ کا چلتا تو عرب میں یارو | کیا کوئی ایک ہی مجنوں کو نہ دیتا تعویذ

کوہکن کوہ کو کس واسطے کاٹا کرتا | دیتے غمخوار نہ کیا اسکے تئیں لا تعویذ

آخر اسکی ہی گیا دل کا دھڑکنا اے سرور | قبر کا تیشے نے جب اسکے تراشا تعویذ

ہمکو بھی کتنے ہی لوگوں نے دی اے نظر | پر کسیکا کوئی کچھ کام نہ آیا تعویذ

غزل سودا

دفتر دہر کا ہے پیش نظر ہر کاغذ | لکھے اپنے کا نہیں علم ہے کیونکر کاغذ

لکھ رکھا ہے نہ ملی گو تیری باب ظلم کی داد | دونگا حاکم کو بہنگامہ محشر کاغذ

لکھتے ہے وصف بنا گوش کے تیرے اے یار | پاوے ہر ملک میں اب قیمت گوہر کاغذ

اسکی ہیں رہتی قد کی ثنا لکھتے وقت | نہیں پایا کبھو محتاج یہ مسطر کاغذ

نامے اس شوخکو میں کرکے رقم اے یارو | اتنا رویا ہوں کہ بیجاوے شناور کاغذ

وہ تو مجمر میں طرح عود کے دے ہے آتش | جب اسے بھیجوں ہوں میں کرکے معطر کاغذ

اسکے رنگینی معنی ہیں مرے دیواں کے | ہر ورق کا ہے گلستان کے برابر کاغذ

غزل آتش

مرغوب طبع کیوں نہ ہو ایسی چشک لذیذ | چکھا تو حسن کا ہے تمہارے نمک لذیذ

اے حور اپنی سیب ذقن کا مزا نہ پوچھ | جنت کا میوہ مغز سے ہے پوست تک لذیذ

مستی میں بوسے اس لب لعلین کے لیئے | کیفیت شراب میں ہے یہ گزک لذیذ

کس کس طرح کے ذائقہ دل پذیر ہیں | کیا کیا طعام رکھتا ہے خوان فلک لذیذ

شیریں کلام کا بھی مزا ہوتا نہیں | شیر و شکر سے ہے یہ بلا شبہ و شک لذیذ

شیریں وہ لب ہے یا نمکیں جو ہو خوب ہے | شکر نمک سے ہو تو شکر سے نمک لذیذ

بریاں ہو سوز غم سے محنت کشیدہ دل | آتش کباب کرتا ہے دخل نمک لذیذ

غزل انشا

کلکتہ و آخون جی صاحب کوئی ایسا تعویذ | کہ میرے سامنے نہ لگے اسکے گلے کا تعویذ

کچھ تو دے اپنی نشانی مجھے بہتر ہے ہلال | تو ڑا نہ بخبر کرنا قول کا جیسا تعویذ

دل دہڑکنے ترے عاشق کا نجا دیں ہم | گرچہ سو لاکھ طرح لکھکے بھیجا تعویذ

غزل مصحفی

عشق ہوسکے تو اجی تم بھارا ... | ... وہ نیلا تعویذ

لاکھوں ہارے ہیں نہ بندھا ... | ... کا تعویذ

سر سے بالوں سے ... یہ نیکو ... | ... تعویذ

اب ... جب بندھا ہو تو ... | ... تعویذ

غزل مسیح

قند و نبات و شہد و شکر ہیں کہاں لذیذ
شیریں لبوں کی جیسے کہ ہوں گالیاں لذیذ

ہیں سوز غم سے لبکہ یہ جلتی برنگ شمع
کام ہما نہیں میرے نہیں استخواں لذیذ

ساقی ہو سیر باغ ہو اور گلعذار بھی
مشرب میں اپنی تب ہوئی ارغواں لذیذ

ہو کیوں نہ موج شربت عیسے مری زبان
نام اسکا لیتی ہے ہوا میرا دہاں لذیذ

ہر میوہ و مٹھائی کی لذت سے دل پھرے
پر ہے مدام بوسہ شیریں زباں لذیذ

طرح غزل شاہ ظفر اوخلد اللہ فی الجنۃ

تیری پایب و سر کا جھومر زمین پہ گوہر فلک پہ اختر
ہوئے ہیں جلوہ نما چمک کر زمین پہ گوہر فلک پہ اختر

وفور اشکوں کا ہے ہمارے نکلتے آہوں میں ہیں شرارے
نہ کیونکہ ہوں عرش پر نچھاور زمین پہ گوہر فلک پہ اختر

پھپولے پاؤں میں ہیں نمایاں تو سر پہ داغ جنوں فروزاں
نہ کہیں دیوانے تیرے کیونکر زمین پہ گوہر فلک پہ اختر

ذرا جبین عرق فشاں پر تو اپنے افشاں رکھا ہے چنکر
کہ تا نظر آویں ماہ و پیکر زمین پہ گوہر فلک پہ اختر

نہ سبزہ گل نہ جوش شبنم نہ چمکے جگنو ہوا یہ ہر دم
نظر شب آتی تھی مجکو یکسر زمین پہ گوہر فلک پہ اختر

ادہر تو فوارے چھٹتے ہیں وہاں ادہر ہیں اشجار پر چراغاں
نئی ہے سیر اک چمن کے اندر زمین پہ گوہر فلک پہ اختر

زمیں نہایت ہی تھی یہ مشکل ظفر ہے استاد پردہ کامل
غرض دکھا ہی دیئے بنا کر زمین پہ گوہر فلک پہ اختر

غزل درد

اسقدر تھا یا کرم یا ظلم رانی اسقدر
مہربانی اسقدر نامہربانی اسقدر

وہ جان کو آنے دو لب نازک ع میں کر کتابیں [illegible]
شمنی میں جب ہزار ے ناز ادائی اسقدر
[illegible] قصہ اور نکی
شمنی شے سخن کہانی اسقدر
کیا کہوں دل کا ہوتی ہے [illegible] کہانی اسقدر
[illegible] نہیں صورت [illegible]
[illegible] پیر دو دہانی اسقدر

غزل آتش

نسیم

دکھائے حسن کی اپنے جو وہ بہار بہار
یہ عشق ہو کے پکارا کرے ہزار ہزار
ظہور داغ محبت سے یوں مرے دل سے
چمن کی جیسے ہو پروردہ کنار بہار
فراق یار مبدل وصال سے ہووے
نکالے دل سے خزاں کا یہ خار خار بہار
چمن کی سیر میں مجھ مست کو دلاتی ہے یاد
دکھا کے آتش گل آب خوشگوار بہار

شباب گل ترے آگے جو رنگ لائی ہوئی | بلائے عالم آشوب روزگار بہار
شگفتہ غنچہ ہے اس گل کو آتی ہے یہ صدا | ترے فدا ترے صدقے تری نثار بہار
پیادہ پا ہوں پری کی تلاش میں پھرتا | جنوں کو کہتی ہے سر پر مرے سوار بہار
نمود کی خط مشکیں نے لالہ رخ پر | یہ داغ چھوڑ چلی اپنا یادگار بہار
کنارے جوئے چمن جھومتی ہیں مست ترے | بط شراب کا کھلواتی ہے شکار بہار
وہ رنگ و بو بدن یار میں جمع ہے سو کہاں | شگوفے ایسے کھلایا کرے ہزار بہار
کرم سے ابر کرم کے تری یہ فیض ہے عام | ترا دیا ہوا رکھتی ہے اعتبار بہار
تصور رخ رنگیں میں بند رکھتا ہوں | چہار فصل میں آنکھوں سے ہے دوچار بہار
شگفتہ ہو کے نسیم سحر سے غنچے ہوں گر | اوٹھائی پردہ در سے نقاب دار بہار
نظارہ دیدہ بلبل سے کیجیے اب کے | خدا جو چاہے تو آتش ہو سازدار بہار

غزل نظیر

ہرگز نہ پلا مجھے تو آنکھ بدل کر | ساقی ترے کوچے سے نہ جاؤنگا سنبھل کر
میں کشتہ ابرو ہوں ترا اے قاتل | آئے ہو لئے ہاتھ میں کیوں تیغ مچل کر
تمنے تو دل اپنے سے کیا قتل ہے مجکو | بیٹھے ہو لبیں باندھکے باہر جو نکل کر
جب ہمسے خفا ہو کے وہ جاتا ہے شمع رو | خاموش ہو رہتا ہوں پروانہ سا جل کر
میں عاشق بیدل ہوں ترا اے جانے | مت آنکھ چرا ہمسے تو ایسا نہ خلل کر
کہتا ہے نظیر اسکو ذرا پیار سے سوچا | تب اوٹھکے کھڑا ہوتا ہے وہ شوخ اوچھل کر

غزل میر تقی

دیکھا اوسکو نہاتے سے کام سے گئے اوکھڑکر | ٹھہری ہے آرسی بھی دانتوں زمیں پکڑکر
کیا کیا نیاز طینت آناز پیشہ تجھ بن | مرتے ہیں خاک ہی گوڑی رگڑ رگڑ کر
قد کش چمن کے اپنی خوبی کو بیچ چلے ہیں | پایا پھل اس سے آخر کیا سرو نے اکڑ کر
وہ سر چڑھا ہی اتنا اپنی فروتنی سے | کہتا ہیں نے اوسکو لحظہ پاؤں پڑکر
پائی شباہت بھی ہے نام اور کو لازم | شہرہ ہوا ہے رنگیں جو بیٹھا ہے گھر میں گڑکر

جو ویرانہ میں گھر و نکی کی کئی ہے کیونکہ بسر کے
اوٹھا نہیں رہا ہوں مجھ سے تو میں پتھر کے
اب کیسا زہد و تقوے وارو ہے اور رحم میں
نسبت العنب نے اپنا سب بچہ کیا ہے گھر کر
دیکھو نہ چشم کم سے معمورہ جہاں میں
بنتا ہے ایک گھر یاں سو صور میں بگڑکر
اس گرشتہ لب کے او پروانے غرق ہیں [illegible]
یاقوت سی رکھی ہیں جن موتیوں میں جڑکر

غزل مصحفی

ملاس انتظار کی اپنی طالع کی کیا کہیں ہم
[illegible] نہ بیان کی ہے مضمون سے یار [illegible]
اپنے مزاج میں بھی ہے [illegible]
[illegible]

غزل سودا

او [illegible] نہیں ہے روز [illegible]
ملتے ہیں [illegible]

پوچھو جو میں حسن پر تمکو خدا کا ہی ترا شا / اور نہیں لایا وہ میرے واسطے گھڑ کر

خودگردہ کا درمان کہو کیا کروں یارو / دل وسنے لیا مجسے لڑکر نہ جھگڑ کر

کہتا تھا یہ سودا وہ چاہیگا کہاں تک / جا بیٹھونگا دروازے پہ اب اوسکی میں اڑ کر

نادان ہو سمجھو کہ محبت نہیں وہ شے / در پر کسیکی بیٹھیے جسکے لئے اڑ کر

غزل ناسخ

جیتے جی جاؤں میں کیونکر کوئی جانان چھوڑ کر / بلبل نالان کہاں جاوے گلستان چھوڑ کر

چل بسے وحشت میں جامہ چاک ہونا رہ گیا / دامن قاتل کو یوں اپنا گریبان چھوڑ کر

وصل جانان میں نظر آیا یہ شعبان مجھے / سبزہ کیا دیکھوں خط رخسار جانان چھوڑ کر

کاوش غم دور ہو میرے دل ویران سے کیا / خار آتی ہیں کہیں صحرا کا دامان چھوڑ کر

روح لیلے کا عبث ہی تجھکو مجنون انتظار / بوی گل کب دور کرتی ہے گلستان چھوڑ کر

وصل جانان کسکی قسمت میں ہمیشہ ہے دلا / جاتی ہے اک روز آخر جسم کو جان چھوڑ کر

مینے جب آنکھونکی مضمونکا چرچا وحشت میں / کوئی جانان کو چلے آہو بیابان چھوڑ کر

حور ہے ساقی مرا کیونکر نہ ہے مجھپر حرام / واعظ کرتا ہے کیا باتیں تو ایمان چھوڑ کر

ہو آہی وصل جنت میں بھی مجکو یار کا / کب وہ انسان ہے جو مانگے حور انسان چھوڑ کر

سانپ کو قابو میں لاکر چھوڑ دینا جہل ہے / جان سے مایوس ہوں میں نہیں زلف جانان چھوڑ کر

سر پٹکتی پھرتی ہیں ارواح سنگ و خشت سے / چل بسے جو میں جسم کیا اک قصر و ایوان چھوڑ کر

اعتبار اصلا نہیں گرتا ہے جہان پر نگین / اوٹھ گیا دنیا سے خاتم کو سلیمان چھوڑ کر

زاہدا کیونکر کروں میں ترک یہ دنیا وہ ہے / سیر کو آئی تھی آدم باغ رضوان چھوڑ کر

آج تو پوشاک پہ مرتا ہے کل تو دیکھیو / جائیگا نباش تیرے لاش عریان چھوڑ کر

روشنی کی سیر جب تھی شب فرقت میں کچھ / شعلے آلپٹے مجھے سرو چراغان چھوڑ کر

دیکھلو فرقت میں دیکھی ہو جو برق و ابر کے / خندہ زن جاتا ہے ظالم مجکو گریان چھوڑ کر

عیش تنہائی ہوا مردود کثرت سی محال / جاؤں یا رب اب کہاں شہر خموشان چھوڑ کر

مردہ طرح میں خاک میرے گوہر مضمون کی قدر / لعل قیمت کو پہنچتا ہے بدخشان چھوڑ کر

کوئی قاتل کو چلے وحشت میں اون صحرا سے ہم [illegible]
پھانستے ہیں جسطرح سے تیر میدان چھوڑ کر
[illegible] عزت میں [illegible] یوسف [illegible] چھوڑ کر
[illegible] وطن میں [illegible] جانان چھوڑ کر
[illegible] ناسخ [illegible] چھوڑ کر

غزل نصیر

دست انداز نہ گلچین ہو تو مرغان چمن [illegible]
[illegible] پہلو میں [illegible]
[illegible] شب وصل [illegible] قاتل [illegible]
[illegible] گریبان [illegible]
[illegible] قاتل [illegible]
[illegible] قتل کو لائی جو [illegible] تلوار

غزل ذوق

بیت چلا وہ مجھکو بسمل جو نہیں غلطاں یہ چھوڑ کر
کیا ہی پچھتایا تھا میں قاتل کا داماں چھوڑ کر
کیونکہ نکلے تیر اس کا دل میں پیکاں چھوڑ کر
پھر نہ اوڑھے کوچہ چاک گریباں چھوڑ کر
طفل اشک بے اگر داماں مژگاں چھوڑ کر
جائے بیٹھے تو کہاں یہ مرغ پرّاں چھوڑ کر

غزل ظفر

ظالم نہ تیرا تھا رحمت ہی اے رب
ورنہ جاتا لے داغ عصیاں سیہ داماں چھوڑ کر
جسکو ہو دولت اوڑھاوے زمر تیغ عشق
سب وہ مرہم ہر وان کو ہو بند دکان چھوڑ کر
صید دل کیونکہ چھوڑے جسکو کہلاوے زہ
پھیلیاں دست حنائی میں ہے ارجان چھوڑ کر
کر دو مہری کی سے کس کی نگہ سے جی سر دو
یار ہے مست جا دو ہو لے ابر باراں چھوڑ کر

لطف بن اسکے ہے کیا بادہ کشی الیانی — لب ساغر کی نہیں کم یہ ترے سے تلوار
قتل ہونیکو نہ باندہو اگر عاشق کمر — قطرۂ خوں کو سنگر تری تر سے تلوار
دیکھتا کیا ہے کہ ہے معرکہ آرائی آج — برق چمکا لے ہے انداز گر سے تلوار
چاہتا ہوں کہ ہے ابر مژہ تجھسے ہے — موج ہر اشک کی تلوار پہ تر سے تلوار
امتحانکی ہوس اپنکسیہی ہر اس ظالم کو — مرگیا تا بہ کمر کھا کے میں سر سے تلوار
دم چرانیکا گمان ہے یہ کہ کرتا ہے تیز — میری تربت کی سدا لوح حجر سے تلوار
لخت دل یہ نہیں تار مژہ پر طفل شک — پانوںمیں باندھکے پھرتا ہے نہر سے تلوار
قیس و فرہاد کہاں جا بیٹے تر ہا تہ سے عشق — کاش لیں راہ عدم یار کے سر سے تلوار
خار صحرا ہے جنوں خنجر لیئے ہے برچھی — کمر کوہ میں ہے سبزہ تر سے تلوار

غزل بادشاہ

بلبل شیدا نے پوچھا گل سے یوں وزیہا — ای گل رعنا تری دامن سے کیوں لپٹے ہیں خار
کیا نزاکت ہے گراں سر ہے چشم یار کو — بار کاکل سے کمر کیونکر نہ لچکے بار بار
مطرب و مینا و ساقی نغمہ و چنگ و رباب — سب مہیا ہیں ولے تیرا فقط ہے انتظار
جو گل رخسار جاناں کی نہ آئی انکو تاب — چپ رہی غنچہ و گل غیرت سے ہو کر شرمسار
گل نے کر چاک گریباں یوں کہا رو رو کے زار — چشم گل کو نوک خار کانکی جگہہ ہے نوک خار
تیرے مقدم کیلیئے ای سیمبر گلزار میں — گل گریباں چاک کر آیا نکل بے اختیار
تیغ ابرو دیکھکر آئی ندا اے بادشاہ — لا فتی الا علی لا سیف الا ذوالفقار

غزل سودا

پھینکے جو کماندار مرا تیر ہوا پر — سیمرغ بچے پھر نہ عصافیر ہوا پر
مرقد پہ مرا اوج نسیم آوے تو یوں جان — دیوانہ تہ خاک ہے زنجیر ہوا پر
کر خانہ گردوں پہ نظر چشم فنا سے — ہے شکل حباب اسکی ہی تعمیر ہوا پر
توسن پہ تجھے دیکھ کہے مانی و بہزاد — اللہ نے کھینچی ہے یہ تصویر ہوا پر
سودا کی درودست جو یارب نہ کہی خاک — اِس جرم کی تو کیجیو تعزیر ہوا پر

دیکھیے کیا ہو کہ ہو اب جان کے پیچھے پڑے
ایدل اسکے تیر کے ہمراہ سینے سے نکل
کیوں نہ رم کر جائیں آہو ایسے وحشی سے ترے
سُرخی پان دیکھ لے زاہد جو دنداں پر ترے
پیش خیمہ اسکے نکلا گرد بار دور دور
اٹھہ گیا وہ آج سب ہستی کا ساماں چھوڑ کر
گر خدا دیوے قناعت ماہ یکہفتہ کیطرح
ساغر دل بیچتا آیا ہوں کہو مت ہاتھ سے
پڑھ غزل اے ذوق کوی گرم ہے اب تو بجا

دل کو ایکا فر تری زلف پریشاں چھوڑ کر
ورنہ پچھتائیگا تو یہ ساتھ ناداں چھوڑ کر
شیر بھاگیں جسکے نالوں سے نیستاں چھوڑ کر
اٹھہ کھڑا ہو ہاتھ سے تسبیح مرجاں چھوڑ کر
ہے جو سر گرم سفر تن کو مریجاں چھوڑ کر
تم گئے تھے کل جسے بیمار ہجراں چھوڑ کر
دوڑے سایے کو کبھی آدمی نہ انساں چھوڑ کر
چوکتا ہے کیوں یہ جنس دست گرداں چھوڑ کر
جانب مضمون طرز تفتہ جاناں چھوڑ کر

غزل آتش

پڑ گئی آنکھ جو اُن چاند سے رخسار و نپر
ابروی یار کا سر میں ہے جنہونکے سودا
روز و شب رہتے ہیں بلبل کی طرح سے نالاں
باد کے جھونکے کے لگنے سے ہیں میلے ہوتے
موسم گل میں جو ہوتا ہے زیادہ سودا
شور نالے کا مرے جب سے سنا ہے آتش

لوٹتی کبک نظر آن گئے انگارو نپر
رقص وہ لوگ کیا کرتے ہیں تلوارو نپر
ٹوٹی پھولوں کی چھڑی ہمسے گنہگارو نپر
نازکی ختم ہے اُن پھول سے رخسارو نپر
دوڑتے پھرتے ہیں ہم بانکی دیوارو نپر
قفل مرغان چمن رکھتے ہیں منقارو نپر

غزل مطلب

مارتا ہوں تمھاری میں ہر بار
تم کو لازم ہے پکڑو گے میرا
مجھکو پیاری لگی تمھاری آج
خوب کروایا اب تو مت کروا
اک ذرا بھی تو مجھکو کرنے دے
حکم ہووے تو آج ماروں میں

آشنا دیں شب بڑا ئی یار
ہاتھ میں ہاتھ با محبت و پیار
چال دھیمی اے سرو خوش رفتار
مجھکو رسوا نہ کو چہ و بازار
یار من درد دل کی اب تکرار
کھینچکر پیٹ میں عدو کے کٹار

لوٹ پہ پیوں کہے جو مطلب نہ خون کے ہے تسکیں
رنگینہ سخن للکار

غزل غیور

تمہیں ہی کی ایکی تیر بلبل کی نیند نہ لی پر
چھپتے ہیں بر اک لعل کا بازار کیا ہر
اس لب کی ہے ایک عقیق یمنی پر

غزل تسنیم

رون زلفوں کا عنبر کے تئیں دیکھ ہوا خواہ
سر ہو پریشاں دھرا نافہ مشک ختنی پر
اک رانجھی کے نام کی جپتا ہوں میں ہر آن
دل جب سے گرفتار ہے اک رام جنی پر
کیوں سینہ و سر اپنا میں پیٹوں نہ ہو دل
وہ وعدہ شکن ہے مرے اب رہزنی پر
کیوں غنچہ کی مانند گریباں نہ کروں چاک
گل کھاؤ جو ہاتھوں پہ وہ اس گلبدنی پر

شاباش عبور آفرین صد مرحبا تمکو	کیا خوب غزل کہتے ہو بس کم سخنی پر

غزل خلیق

ہے حسن ترا مہر درخشان کے برابر	دندان در و لب لعل بدخشان کے برابر
کیا چاہیے عاشق کی تجھے قتل کو خنجر	ابرو ہین ترے خنجر بران کے برابر
اوس دست حنائی کی تصور مین خلیق آب	جی ڈوب چلا پنجۂ مرجان کے برابر
کشت پر تخم عمل کے اپنے جیتا چاہی رو	نفع یان رکہی ہے سودا آبیار رشتیہ

غزل تحسین

کس مزے کی رنگ سے بن ٹہنگی آتی ہے بہار	حسن کو اپنے عجب سج سے دکہاتی ہے بہار
چاندنی ہے سیر ہے اور بادہ گلرنگ ہے	گر نہین ساقی تو کس کافر کو بہاتی ہے بہار
ماہتابی کے مزے ہین اے وہ مہتاب نے	حیف اسکی ہجر مین کیا مفت جاتی ہے بہار
جہومتی جہکتے جہمکتے جہنجلاتے چاند سے	چاندنی کی رنگ مین کیا دل لبہاتی ہے بہار
واہ واہ تحسین بنٹ یہ مصرعہ موزون ہوا	جو وہ گلرو یان نہین کسکو خوش آتی ہے بہار

غزل انشا

جاسکتی نہتی جہکے چہپر کہٹ کے برابر	قسب اوسنے سلایا ہمین کہٹ کے برابر
اس ململی پوشاک پہ مسکی ہوئی چولی	ہے بگڑی ادا لاکہہ بناوٹ کی برابر
اس موسم برسات مین کیون گہر رہین ہم	آنکہین بہی برستی ہین مہاوٹ کی برابر
وہ پردہ اوٹہا گہر سے جو باہر نکل آیا	غش کہاکی گرا پٹ سے وہ جو کہٹ کی برابر
کب اسکو اثر کرتی ہین انشا کی دعائین	تعویذ لٹکتا ہے پڑا لٹ کے برابر

غزل راقم

کسپہ جان قربان کرین ابروی دلبر چہوڑکر	کسکی سودائی بنین زلف معنبر چہوڑکر
ہم چلے ملک عدم کو پای قاتل کے تلے	تن تڑپتا چہوڑکر اور لوٹتا سر چہوڑکر
آج تمنے کردیا اندہیر عالم مین بپا	روی رشک مہر پر زلف معنبر چہوڑکر
رشتہ الفت ہی باہم ہو جدا ممکن نہین	تیغ سر کو چہوڑکر اور تیغ کو سر چہوڑکر

خانہ اصلی سے نرد و نکی روش ہے ... کے
کیسے کیسے نوجوان دنیا کی چوسر چہوڑکر
بولے اور کچہ عوض مین گالیان سنتے ہین ہم
زہر کیا یار کرتے ہین فند کر ... چہوڑکر
کسکو راقم اپنی چہاتی سے لگائین ہجر مین
اوس پری پیکر کی تیغ ناز پر ہم چہوڑکر

غزل انشا

مخمس جعفر

ابیل چہیڑے کسی کی زلف و رخ کو چہیڑ
کمبخت کیا کرے ہے نکال بلا کو چہیڑ
غنچہ جو مسکرا وہ ممکن کل سلسل اوس صبا کو چہیڑ
لیکن تو اسکی عقدہ بند قبا کو چہیڑ
ہین قند قین جو وہ نیکی اسکی حنا کو چہیڑ
بولی کہ چل پرے ہو میری جو بلبل تو بولا ہے
مانو نسیم بیچے نہ میری اشنا کو چہیڑ
واہ اجی

اے ہمنشین یہ موسم ہولی ہے اندنون
لیکن تو اور سانگ نہ لا سر یہ اپنے ایک
شوریدگان عشق سے باتو مین بہت اولجہ
چمکا نہ میرے سامنے اے مہر آئینہ
اک بوالہوس نے انکے جو آنا سے کچہ کہا
برقع اولٹ کی منہ سی وہ کہنے لگی کہینچے
دیکھے بہی ہے کسیکو دوانا تو کچہ نہین
لیجا کے چپکے چپکے دوشالے کے نیچے ہاتہ
انشا جو ہونی ہووے سو ہو دل کہی ہے یون

منظور ہے جو سیر تو اس خوش ادا کو چہیڑ
نیلا قضا بہ باندہکے اسکی ردا کو چہیڑ
ای بے ادب یہ ری گردہ خدا کو چہیڑ
کہتا ہون بات مان نہ اہل صفا کو چہیڑ
رستے مین اپنے توسن حرص و ہوا کو چہیڑ
بہینا کو اتنی چہیڑ اور اپنی بوا کو چہیڑ
بیٹا کسی جوان سے ساز و فا کو چہیڑ
ناخن گرو کی چٹکی لے انگشت پا کو چہیڑ
تا چند ضبط آج تو اوس دلربا کو چہیڑ

غزل سودا

ہے دیکھہ نخل وادی این ہر ایک جہاڑ
تیری نگہ نے تیری لون کو اولٹ دیا
کتنا شگفتہ رہی کہ مانند آرسی
منعم نہ مر بنائی عمارت کے فکر مین
بدتر ہے می کے پینے سی رشوت کلا لکی
تنہا نہ شمع رو ہے نہ سودا کی خاک پر

روڑا ہے کونسا جو نہین طور کا پہاڑ
مژگان تیری نی دی ہین صفونکی صفین پچہاڑ
چہاتی کے جسکے سامنے کہلجاتی ہین کواڑ
یہ سب چہلیان تمہین جہانتک ہے اب اوجاڑ
کچہ محتسب سے دختر زر کے حلقہائی پہاڑ
گل بہی تو لوٹتے ہین گریبانکو پہاڑ پہاڑ

غزل رنگین

کرون مین کہانتک مدارات روز
مرا تیرا چرچا ہے سب شہر مین
کہانتک سنون کان تو اوڑ گئے
گئے ہین مرے گہر مین سب تجکو تاڑ
مجہے گہر کے لوگونکا ڈر ہے کمال
الیضاً
ناس کر باجی نی جب پھیر بڑہائی لپشواز

تمہین چاہی جی دہی بات روز
بہلاؤن کیونکر مین ہر رات روز
ترے سنتے سنتے حکایات روز
کیا کرنہ رنگین اشارات روز
کرون کسطرح مین ملاقات روز
دیکھئے تب بہی وہ ٹکڑی اوڑائی لپشواز

جب سیرا اوچلے فن اک رنگ کے قصہ باندھ
اوس کے بندی نے وہ دوہانی جو دولائی لپشواز
کرتی جال کی کی مجھ پیپانی ہے بکلی پلیکے
کہ باجی نے وسلائی لپشواز
سیون کے مروا سطے باجی نے اوحرفت باز
سیون ایک ہے السدرے لالی لپشواز
تو دوا ایک ہے تو دو کے لالی لپشواز
تاودی ہانگی تہی تو کہ پکی ہے بڑی مرے
بوجہ ہے اوسکے سر کہ اتنا یہ پہنانی لپشواز
سیون میں تہمیکے اتنا یہ پہنانی لپشواز

رنگین

اشک سے منہ پہ کبھی کی گئی پہول لیٹ
ہن نے رنگین یہ بستی جو رنگلائی لپشواز

غزل مشفق

کچھ نہانی میں ہے محبت اغیار عزیز
جیسے بیمار کو پرہیز ہو ناچار عزیز
اپنے عریان کا ہون دلکو خوش آیا خلعت
جسطرح تیغ کو ہو جیسے وہ ستار عزیز

اسد اللہ خان تمام ہوا
اے دریغا وہ رند شاہد باز

غزل اثر

اپنی آنکھوں کی جھڑی ہی کم نہیں برسات سے
فیض سے جنکے ہوئے ہیں سینکڑوں دریا ہرے
اشک کا قطرہ جو ہے تکا پرہ الماس ہے
کیا عجب گر اٹھے اسکی ہو اثر الماس سے

مصحفی

عشق میں بن گئے ہیں یہ کسی عنوان سے
غیرت دعا رو دیا وشمر میرو عا رو دنیا سے
کیوں نہ ہو خیر سالی میرے سینہ سے

غزل غالب

کب رہا ہے اب یہیں جور و جفا کا امتیاز
دیکھکر جاتا رہا تجکو نظر کا امتیاز

دلسے تا حشر اُس کی نگہ کا نہ گیا
جان کو تھا تیرِ مژہ سوفار عزیز

اپنے عاشق سے تکلف نہیں اتنا لازم
تجھسے تو جان بھی مجکو نہیں اے یا عزیز

عشق سے میں بخدا کھاؤں قسم اے مشفق
ترک الفت کو نہ سمجھے کوئی دشوار عزیز

غزل سودا

بال و پر نے نہ بنائی تھی نمود ار ہنوز
تب سے ہم کنج قفس میں ہیں گرفتار ہنوز

ہو نگے پامال نہ کر ہمکو رہا اے صیاد
عشق پردار نہیں تا سر دیوار ہنوز

زخم شمشیر ستمگر نے کیا اپنا کام
یارو تم ڈھونڈتے ہو مرہم زنگار ہنوز

حق تعالے اسی جیتا رکھی اس دنیا مین
اس قیامت سے نہیں ہے تو خبردار ہنوز

قیس و فرہاد کے ماتم میں تو جگ میں ابتک
دشت میں خاک بسر روتے ہیں کہسار ہنوز

تیری دوری سے عجب حال ہوا سودا کا
میں تو دیکھا نہیں ایسا کوئی بیمار ہنوز

غزل یقین

خوش نہیں آتا ہے بن مجنوں ہمیں صحرا ہنوز
ان غزالوں نے ہمارا جی نہیں لگتا ہنوز

ابتلک کرتا ہے تیشہ کام میں تھر کے خلل
مانتا ہے کوہکن کے نقش کو خارا ہنوز

ہو نکالے پر بھی مستی حسن کی اُتری نہیں
بھر رہا ہے مے سے یہ معشوق کی مینا ہنوز

باوجود اسکے کہ ہے زخمونکی ما رخو میں غرق
آب خنجر کو ترستا ہے جگر میرا ہنوز

ہے یقین کا عشق میں ہر مو زبان احتیاج
اس پہ کم ہوتی نہیں اُسکی یہ استغنا ہنوز

غزل اسد اللہ

نہ گل نغمہ ہوں نہ پردہ ساز
میں ہوں اپنی شکست کی آواز

تو اور آرائش خم کاکل
میں اور اندیشہائے دُور و دراز

لاف تمکیں فریب سادہ دلے
ہم ہیں اور راز ہائے سینہ گداز

ہوں گرفتار اُلفت صیاد
ورنہ باقی ہے طاقت پرواز

وہ بھی دن ہو کہ اُس ستمگر سے
ناز کھینچوں بجائے حسرت ناز

اے ترا غمزہ یک قلم انگیز
اے ترا ظلم سر بسر انداز

اُسکا کوچہ چھوڑ کے جاوے ہی گلشن کیطرف
نازکی حسن نے رگ گل کی نہ دیکھی ہو کبھی
ہے یہ سودائے محبت ہی کہ یاں بس ناتکو
جب نشست اغیار کی پہلو میں ٹھیری یار کے
اہل ہمت پوچھتے ہیں خاک جب اکسیر کو
آگے اپنے یار کی غالب ہمیں معیوب ہیں

ہو گیا معلوم بس باد سحر کا امتیاز
ہو میاں کیونکر اوسے تیری کمر کا امتیاز
کچھ نہیں رہتا میان نفع و ضرر کا امتیاز
تب ہمارا رہ گیا پھر واں کدہر کا امتیاز
انکو کب ہوتا ہے صرف سیم و زر کا امتیاز
ورنہ ہے کسکے رہی عیب و ہنر کا امتیاز

غزل میر

ہوتا نہیں ہے باب اجابت کا وا ہنوز
دنرات کھنچتا ہے قیامت کا اور ہمیں
خط گاڑھ لا کے تمکو منڈا ہی چلے ولی
غنچے چمن چمن کھلے اس باغ دہر میں
احوال نامہ بر سے مرا سنکے کہہ اوٹھا
غنچہ نپوچھ دل ہے کسی محبِّ زار کا
توڑا تھا کس کا شیشہ دل تو نے سنگدل
چلو میں اُسکی میرا لہو تھا سو پی چکا
بے بال و پر اسیر ہوں کنج قفس میں میر

بسمل پڑی ہے چرخ پہ میری دعا ہنوز
پھرتا ہوں منہ پہ خاک ملے جا بجا ہنوز
ہوتی نہیں تمھاری ہماری صفا ہنوز
دل ہے مرا ہی جو نہیں ہوتا ہے وا ہنوز
جیتا ہے وہ ستم زدہ مہجور کیا ہنوز
کھلتا نہیں جو سعی ہے تیری صبا ہنوز
ہے دل خراش کوچے میں تیری صدا ہنوز
اوڑتا نہیں ہے طائر رنگ حنا ہنوز
جاتے نہیں ہے سر سے چمن کی ہوا ہنوز

غزل انشا

پھنس گئی عندلیب ہو بیکس
قیس لیلے سے مل گیا شاید
شب جو میں اُن سے راہ میں لپٹا
ہاتھا پائی ہوئی کچھ ایسی لبس
لگے کہنے کہ میرے دامن کو
مفت جل جائیگا ارے بھی ہرک

وائے تنہائی اور کنج قفس
نہیں آتی ہے آج بانگ جرس
خوف حاکم رہا نہ بیم عسس
انکی اونگلی کی پڑہ گئی جھٹ لس
نہیں ابتک کیا کسو نے لمس
ارے میں آگ ہوں اور تو ہے خس

جب یہ سمجھے کہ چھوڑتا ہے نہیں
جب تو نہیر کی کرکے بیٹھے ہوے وہیں
سنگ لے کے وہیں بیٹھ گیا پھر وہاں نہیں
پھر کوئی بیٹھ کر سے جو زیادہ ہوئے
ایک دو تین چار پانچ چھ سات
آٹھ نو دس ہوئے سب ان سے

غزل مشفق

چوتھا حصہ

آئینہ نہ بھیجا تھا خط جو اس اُس کے پاس
وہ ہمیشہ رہتا ہے بالکل سر کے پاس
دوری سے دیکھ کے دربان خفا ہونے لگی
دوڑتے دوڑتے پہونچے تم جیسے تمہارے در کے پاس
کانوں میں بندے تمہارے دیکھ ابھی آئے فلک
کیا ہی روشن دو ستارے ہیں مہ انور کے پاس
اور یہی مخمور چشم یار ہو جاتے ہیں مست
میکدے میں شیشہ جب آجاتا ہے ساغر کے پاس

عقدہ دل صاف کہلجائیگا ای مشفق میرے | حل مشکل کا ہے نسخہ خالق اکبر کے پاس

غزل بیعدیل متخلص معروف

کیجیو مجکو اوس آئینہ رخسار کے پاس | خاک ہے زندگی جو یار نہین یار کے پاس
نرگس مست کا ہت رکہہ دل بیمار خیال | یعنی بیمار کو رکہتے نہین بیمار کے پاس
ذبح کرتا ہے تو کر دیر ذرا اتنا کیجو | رکہیو قاتل تو مجہے اپنی ہی دیوار کے پاس
جی مین آتا ہے کہ اب بیٹہین بدل جوگی کا | دہونی دی بیٹہی اب زلف دہوندار کے پاس
اب خیال اوسکا سرفراز کری معروف ہے | نشہ قدم رنجہ کرے جا کسی دلدار کے پاس

غزل ضیا

تمنے کچہ قدر مری آہ نجانی افسوس | قدر دانی سے کوئی بات نمانی افسوس
داستان درد کی اپنی مین کہون کس سی اجی | کوئی سنتا ہی نہین میری کہانی افسوس
دل اگر سینے مین ہوتا تو یہ دکہہ کیون ہوتا | ہے بغل مین ہی مرا دشمن جانی افسوس
چشم تر ضعف بدن خشکی لب زرد ہے رنگ | یہ ملی درد محبت کی نشانی افسوس
رحم آتا ہے ضیا دیکہہ ترا حال مجہے | مفت برباد گئی تیری جوانی افسوس

غزل میر

اے ابر تر تو اور کسی سمت کو برس | اس ملک مین ہمارے ہی چشم تر ہی بس
ارمان تہے دیکہہ پہول بکہیری تہی گل صبا | یک برگ گل گرانہ جہان تہا مرا قفس
مژگان بہی بہ گئین مرے رونے سے چشم کی | سیلاب موج مارے تو ٹہہری ہی کوئی خس
مجنون دل ہون محمل لیلے سی ہون جدا | تنہا پہرون ہون دشت مین جون نالہ جرس
ای گریہ اسکی دل مین اثر خوب ہے کیا | روتا ہون جب مین سامنے اسکی تو دیکہ ہنس
اسکی زبان کی عہد سی کیونکر نکل سکون | کہتا ہون ایک مین تو سناتا ہی مجکو دس
مبارک ہو تمہین اے ہمصفیرو سیر گلشن کے | ہمکو راہ مین پہیلے ہوئے ہین دام سو سو کوس
نکالا آسمان نے جسگہڑی کوچی سے جانا کی | ہوا تنہا تو ان غم کو ہر گام سو سو کوس
مریض عشق کی اپنی خبر لے جلد اے ظالم | ہوئے ہین دور اس سے طاقت و آرام سو سو کوس

نہ ایکدن خضر نبی ہی آ کے میری رہنمائی کی سو سو کوس
بہٹکتا ہی رہا مین صبح سے تا شام سو سو کوس
غضب ہے حالی آج نہین دو اعضیر ۵ و ۱ تک
شہید ہے جسکی خاطر سے ہوے بدنام سو سو کوس

غزل حاجی

تم خفا ہو مجہسے تو مین ہی خطا بد القیاس
آپکی خوبی وہی میرے لئے بد القیاس

تضمین حاجی

ہم جو کہتے ہین کہ بیسب ہی غرض مجکو نہین
ہم سے کب ہو دیا ہے اب تم علی بد القیاس
سوان لو میراسن تیرا کون جو تم کہتے ہو
یہ جو دل سین ہی بیاس ہو جی علی بد القیاس
کوئی امید وفا ہر بیت لگا و اسے دل
ہو گئی اس سے بے نادانی علی بد القیاس
بیٹہے ہین جسطرح نزدیک تیرے اے حاجی
ہو گا نہیں سکا اسی بہی کوئی علی بد القیاس

کیجیے بدنام مجکو خوب لیکن میرے سات — ہو گئے صاحب کی بہی سوائے علے ہذا القیاس
پوچہتے کیا ہو کہ اس جا جن نے دلکو جسطرح — کہو یا تہا جان بہی کہوئی علی ہذا القیاس

غزل شاہ ظفر خلد اللہ ملکہ

جو کہ سینے میں ہے داغ دل سوزاں کی طپش — وہ نہو حشر کے دن مہر درخشاں کی طپش
خاک پر میرے خس و خار نہ کیونکر جلجائیں — اب تلک دل میں ہے سوز غم پنہاں کی طپش
سینے گو آنکہوں سے رو رو کے بہائے دریا — نہ بجہے پر بجہے ہاں غم جاناں کی طپش
نبض پر رکہتی ہی انگشت پیہولا پڑجاے — اے طبیب وہ بلا ہے غم ہجراں کی طپش
نہیں معلوم یہ کیا عشق نے بہڑکائی آگ — پہونکے دیتی ہے مجہے میرے دل جاں کی طپش
لکہہ یہ تبدیل ردیف اور غزل گرم ظفر — جسکو ہو سنکے زیادہ دل یاراں کی طپش

غزل میر

اسکا خیال آوے ہے عیار کی روش — کچہ اسکی ہمنے پائی نہ رفتار کی روش
کیا چال ہیگی زہر بھری روزگار کی — سب اس گزندگی ہے سیہ مار کی روش
وہ وقت خیز گرم تو مدت سے ہو چکی — رہتے ہیں اب گری پڑی بیمار کی روش
جاتے ہیں ننگ بوے گل و آب جو چلے — ائی نہ خوش ہمیں تو یہ گلزار کی روش
مائل ہوا ہے سرو گلستان پہ دلربا — کچہ آگئی ہے اسمیں قد یار کی روش
زندان میں جہانکی بہت ہیں خراب حال — کرتے ہیں ہم معاش گنہگار کی روش
یوں سر بکہیرے عشق میں پہرتے نہیں ہیں میر — اظہار بہی کریں تو ہیں اظہار کی روش

غزل شاہ ظفر

ساقی نہ کہا بزم میں تو جام کی گردش — یاد آتی ہے چشم بت خودکام کی گردش
پہرتی ہے میری خاک بگولی میں ہمیشہ — اب تک بہی مرے ساتہ ہے ایام کی گردش
اک شب مرے پاس وہ آیا مہ تاباں — گردون نے نہ کی ایک مرے کام کی گردش
آنکہوں کی تصور میں تیرے صاف ہے لکہا — خامے نے نکی جب م ارقام کی گردش
مے بہر تہی ساقی کی ظفر ٹوٹ گیا جام — قسمت ہی میں تہی رند آشام کی گردش

غزل سودا

دین [illegible] ہمیں نے کیا یار فراموش
یہ سمجہ فراموش ہیں وہ زنار فراموش
دیکہا جو حرم [illegible] نہیں وہ دیر کلیسا کو
اسکے [illegible] فضا آگیا معمار فراموش
بہولے نہ مرے دل سے [illegible]
نالہ [illegible] مرغ گرفتار فراموش

غزل [illegible]

ولے نہ کی آہ ہوس سیر چمن کی
اور مجہے کیا رخنہ دیوار فراموش
یا نالہ ہے کر منع تو یا گریہ کو تا [illegible]
دو چیز نہ عاشق سے ہو یکبار فراموش
بہولا پہرون ہون آپکو الحکم للہ لیکن
تجہکو نہ کیا ویسے ہیں زنہار فراموش
دل درد سے کسطرح مرا خالی ہو سودا
وہ نا شنوا حرف میں گفتار فراموش

غزل سوز

کسکی صحبت میں تو ہوا اوباش
آفریں میرے من چلے شاباش

میں اگر جانتا کہ بانکا ہے
دل ندیتا تجھے میں پہلے کاش

کوئی منصف نہیں کہوں کس سے
کیونکہ گذریگی اس سے میری معاش

ناخن یا نظر پڑا تھا کہیں
ابتلک میرے دل میں ہے وہ خراش

جسکو دیکھا سو ہے وہ رشک پری
سوز تو دیکھ صنعت نقاش

غزل انشا

کیوں ساقیا نہ لعل ہوا اپنا یہ زنگ فرش
شیشے شراب سرخ کے ہیں جائے سنگ فرش

جوں آئینہ ہے اسکی جہاں چاندنی کے بیچ
واں عکس گیسوؤں کی بالوں کا ہے سایہ لنگ فرش

تمنے پلنگ دو بچھایا تو کیا ہوا
تم جانتے ہو مجھکو کہ میں ہوں پلنگ فرش

شیخ دراز قد نے جو مجلس میں ٹک دہر سے
پھبتی کہی سبھوں نے کہ ہیں ہو گا لنگ فرش

ٹک فربہی کو شیخ کے دیکھو کہ ہے زیاد
دریا کی ہی نہنگ سے ہے یہ نہنگ فرش

جو مجھ میں اور اس میں ہوا چوکڑی مچی
فراش بولے زور ہوئی یہ تو جنگ فرش

دھبا پڑا جو پاؤں سے مسند پہ بولے آپ
کیا سخت بے لحاظ ہے ہے تنگ فرش

غزل یقین

رات دن خوبانکو ہے دل کا مفتونکا تلاش
روز و شب لیلا کو تھا دریش مجنونکا تلاش

اشک رنگیں سے گلے کو تونے مشہد کر دیا
مر گئے ہیں دیکھکر اس چشم پر خونکا تلاش

جسطرح سے ڈھونڈتی ہیں لوگ خاطر شاہ کی
اسطرح ہوتا ہے افیونی کو افیونکا تلاش

جیسے میری لگ رہی ہے سا نورتی چہ
اسطرح رہتا ہے مجکو جان محزونکا تلاش

شاعری ہے لفظ و معنی سے یقین بیگانہ ہے
کون سمجھے یہاں تو ہے الہام مضمونکا تلاش

غزل ناسخ

کیا شراب محبت نے دلکے خم میں جوش
عجب نہیں جو قیامت تلک رہوں مدہوش

صنم کے حسن کی خورشید کی خجالت ہے
ہوا ہے چاند نقاب سحاب میں روپوش

نہیں علاج بجز مرہم نوازش و لطف
جفا کے زخم سے کرتا ہے دل فغان و خروش

نہو وے صور قیامت کے شور سے بیدار
جو کوئی خیال میں اس چشم کے ہوا مدہوش

تری دو ابرو کے ہمسر کو دیکھ حیران ہو
شنا نہیں ہوں کہیں وہ ہلال عید [illegible]

فسردہ دل ہوں زمانے کی سرد مہری سے
عجب نہیں ہے اگر مثل شمع ہوں خاموش

غزل [illegible]

[illegible]

غزل [illegible]

[illegible]

مرغ خوشخوان چمن کا ہون کہ جسکے صحن مین | آسمان طاوس سا کرتا ہے صبح و شام رقص
لگتی ہین مینا گردون کو ہزارون ٹھوکرین | کرتی ہین مستی مین جب بزم رندان مے آشام رقص
مچگیا بہونچال تیرے رقص سے محفل مین رات | سب لگے کرنے در و دیوار و سقف بام رقص
ہوگیا ہے جو مین عیش ایسا جو نچے سے دو چند | ہاتھ مین عشرت سے کرتا ہے جو مے کا جام رقص
ظالمین صوفی اگر ناچی ہے خامی کی دلیل | کرتے ہین گلخن پہ جیسے اہل خام رقص
دور دامن ہوگیا ہے مجکو مثل آسیا | پیستا ہی دلکو تیرا آہ بت گلفام رقص
ناگہ عرض ناقوس کے جاکرین اک نالہ کرون | بتکدے مین ہر طرف کرتی پہرین اصنام رقص
تو ہے وہ صیاد اور ظالم کہ تجکو دیکھکر | کرتے ہین بدلے ترپنے کی اسیر دام رقص
جی اوٹھی مردے ہزارون سنکی گھنگرو کی صدا | واسطے زندون کی لاموت کا پیغام رقص
ناچنے گانی کا کیا رتبہ ہے اسکی سامنے | ہر سخن اسکا ہے اے ناسخ عناصر کا م رقص

غزل سودا

آرام پھر کہان ہے جو ہو دلمین جا حرص | آسودہ زیر چرخ نہین آشنای حرص
ممکن نہین ہے یہ کہ پھرے کاسۂ طمع | دنیا کرور رکھے جو پہر آوے گدای حرص
انسان ہو ذلیل زمانی کی ہاتھ سے | ذلت کسیکو کوئی نہ دیوے سوای حرص
سادا دن ہلاش طرۂ زر سے تو باز آ | جون شمع یہ نہو کہ ترا سر کٹای حرص
اپنے سوا کسیکو نہ پایا حریص مین | کے قطع روزگار نے مجھپر قبای حرص
سودا بسر ہو خوبی سے اوقات طرح | پہر درمیان نہووے بشرطیکہ پای حرص

غزل میر تقی

شاعری شیوہ ہے شعار اخلاص | دین و مذہب مرا ہے پیار اخلاص
اب کہان وہ مودت قلبی | ہووے ظاہر مین لون ہزار اخلاص
صورت اخلاص کی پڑی برسون | پہر رکھتا نہین ہے یار اخلاص

غزل رنگ

مرتبہ حق نے کیا خاص الخاص | تمسے رکھتا ہے دل مرا اخلاص

عیش کی بو مرے دماغ نہین | الفت دل عجب ہے خاص الخاص
حال تقلید طالب و زیب رقاص
جسنے طرح آپ اپنا فتنہ بنا ہو وے بناہ
مصحف رو ہے سورۂ اخلاص
جب مین غرق ہوگا زبان
ہاتھ آیا سخن کا ہو غواص

غزل کنور

ہین پنہت دلی ہاہون ترا مخلص | جذب باطن سے باصفا مخلص
دلکو فرقت مین کیا ہے بیتابی | عرض مستی کرے وہ کیا مخلص
منتظر تجھہ دید کے ہین سب | برقع منہ سے کہین اوٹھا مخلص

بے سبب رہتے ہو خفا ہمسے | آپ کا مین ہون بے ریا مخلص
شکر حق اب کہ نور وہ بر آیا | جس کا مین ہمیشہ تہا مخلص

غزل انشا

نہ ہے نسائم فیضان مبداء فیاض | نمود جس سے ہوئی سب جواہر اعراض
مدام ماصیہ سا ہین حضور مین جسکی | سواد چشم شب و گردن سحر کی بیاض
بدیع فطرت و خیاط غلبہ تنویر | ہو جسکے ہاتہہ گریبان صبح کی مقراض
حکیم حاکم و حکام و ہر جس سے ہین | ہمیشہ خلق جہانکو ہزارہا اعراض
ریاضی اور طبعی سے ما حصل یہ ہے | الہیات سے نافہم کو ہنو اعراض
کہ تیری ذات کو مخلوق بے سواد کیا | سیاست بدنی سیکہہ جاوین تمام شاض
شفا اب اسی تصدق سے اپنی مجکو | ہزار شکر کہ سب دفع ہو گئی امراض
دگرنہ دیکہہ کے انشا کی نبض ہوتا تہا | غریق بحر تحیر مسیح سا نباض

غزل سودا

چشم بینا ہو تو لیکر گل سے ہے تا خار فیض | بخشے یارو نکو بہر صورت جمال یار فیض
فیض ہے وابستہ تار عقیدت سو نہ یار | نفع نے تسبیح مین ہے اور نہ کچہہ زنار فیض
بخشتی ہے یون تقویت دلکو مرے دشنام یار | جون دوا ے تلخ سے پاوے کوئی بیمار فیض
مہر سے جون مہ کو پہونچے ہے ضیا جو خوبرو | میرے سنگہہ ہو تو پہونچاوے کرار خسار فیض
جی بچی دو دن ہمتو سے تو غنیمت جانیو | کسکو گنج اپنے سی پہونچاوے ہے یار دبار فیض
کر کے صاف آئینہ دل اسمین تو دیکہہ آپکو | بخشے گا اے یار تیرا ہی تجہی دیدار فیض
تو نے وہ سودا زبان ریختہ ایجاد کی | بڑہ کی اک عالم اوٹہاتا ہی تری اشعار فیض

غزل سراج

مائل ہون گلبدن مجہے اس گل سی کیا غرض | کاکل مین اسکے بند ہون سنبل سی کیا غرض
خونی دلونکی قتل کو سیدہی نگاہ بس | اس تیغ کو فسان تغافل سے کیا غرض
رسواے جہان ہے مجہے فکر کچہہ نہین | دیوانہ جنو ہمکو تامل سے کیا غرض

بس ہے ہمکو غبار راہ لباس شہنشہی | سلطان بیخودی کو تجمل سے کیا غرض
جام مے الست سے بیخود ہون اے سراج | دور شراب شیشہ و بربط سے کیا غرض

غزل یقین

کب رسنی زنجیر مجہہ مجروح دیوانی کی غرض | پہونچی تہی کہان تلاش لعل کی شانی کو غرض

غزل مصحفی

کوئی کہل بل نہ برہم ہی کی مست کرین ہم تو تماشا ہون دماغ | شمع کی خدمت مین ہے اپنی پری پروانہ کی غرض
شیشہ مجہہ دل کیا ہاتیا ہی اور تنہا بو نسا جام | شیشہ ساقی ہی یاران سال مینخانی کی غرض
فیض جاری ہے یقین اور باغبان ایکبار | کوئی کرتا نہین ہے باغبان جانی کی غرض

غزل اثر

کیا دخل تیرے غم میں رہے تن میں جان غلط
حاشا غلط غلط غلط آئے مہربان غلط

دو چار دن جو ہمسے ہنوئی تو کیا ہوا
پر چاہیے ہمیشہ نہیں یہ گمان غلط

میں اور ترک عشق بھلا کچھ بھی ربط ہے
ای مہربان غلط غلط القدر دان غلط

تصمیم عزم کعبہ نہو تو ہے زاہدا
گو ہمنے کی ہے ہو رہ کوی تبان غلط

ای میر حاج چپ ہو خدا کا بھی نام لے
مجھسے ہو ترک صحبت پیر مغان غلط

آوارہ دشت شوق میں مانند گردباد
بھٹکا پھرون ہون کرکے رہ کاروان غلط

ہنستا ہے اب خیال یہ افشاے راز کا
ہے وہ جو کچھ کہ آپکی خاطر نشان غلط

غزل میر تقی

جسکو ہوا ہے اس صنم بیوفا سی ربط
اسکو خدا ہی ہووے تو کچھ ہو خدا سے ربط

گل ہو کے برگ برگ ہوے اور ہوا ہوے
رکھتے ہیں اس چمن کی جو غنچے ہوا سے ربط

زنہار پشت پا سے نہیں اوٹھتی اوسکی آنکھ
اس چشم شرمگیں کو بہت ہے حنا سے ربط

شاید اسی کے ہاتھ میں دامن ہو یار کا
ہو جس ستم رسیدہ کو دست دعا سے ربط

کرتی ہی آدمی کو دنی صحبت فقیر
اچھا نہیں ہے میر سے بے تہ گدا سے ربط

غزل سودا

تو جو ہو پاس تو ہے صبح طرب شام نشاط
دیکھنا تجکو ہے اے جان دل آرام نشاط

فضل حق جسکی طرف ہو تو اسی بخشی ہے
دور ساغر کی طرح گردش ایام نشاط

دل جنہو نکا ہے اسیری کے مزے سے آگاہ
ہے قفس بیچ اونہیں عیش و تہ دام نشاط

عکس تا اوسکے نگہ کا نہ پڑی جام کے بیچ
ہو سکے نشہ مے سی نہ سر انجام نشاط

دیکھ ہوتے ہے تجھے قمری و بلبل شادان
تو ہی اس باغ میں اے سرو گل اندام نشاط

شیشہ ہی زہر نعل آئینہ دل سودا
مے سے ہمکو نہیں ہے ساقی گلفام نشاط

غزل سوز

اب ضرر کرنے لگا دلکو بتان کا اختلاط
سچ تو ہے ان بیوفاؤں سے کہان کا اختلاط

اب کوئی دم میں مچاویگی خزان آ کے لوٹ
عندلیبو چھوڑ دو تم گلستان کا اختلاط

نا کسوں کی دوستی سے ... و دین [illegible] کا اختلاط
پوچھ لو جا کر گلستان میں [illegible] ان کا اختلاط
خار سے ... بنا یا حضرت [illegible] ان کا اختلاط
فیض [illegible] دل [illegible] شفقو [illegible] ان کا اختلاط
سوز سے مت دل لگاؤ ... [illegible] جان [illegible]

غزل رضا

غزل تمکین

کہو [illegible] مجھسے تنہا سے بیوفا شرط
مرے [illegible] دیکھی تو کیا لایا بجا شرط
بھلا اب [illegible] تجھسے کیا بازی لگاؤن
دیا میں ہار پہلے دل لگا شرط
[illegible] غرض [illegible] خوبرو کو کچھ بجا شرط
اگر باور نہیں جانباز [illegible] دل
تماشا یہ دکھاؤن [illegible] پہلا شرط

لگا کہنے یہہ باتین غیر سے کر — کرے ہے تجھسے جا میرے بلا شرط
رضا اُسکے رضا پر رہ تو راضی — کہ راہ عاشقی مین ہے رضا شرط

غزل سودا

رہے وہ معنے قران کہے جو تو واعظ — پھٹے دہن کے تئین اپنے کر رفو واعظ
بتونکی حسن پرستی سے کیا خلل دین مین — خدا نے دوست کہا ہے رخ نکو واعظ
ثبوت حق کی کری سبھو نبہ ہے لیکن — تری تو نفی کرم پر ہے گفتگو واعظ
ڈرون ہون نہین نکیرین سے ڈر رہیکا — تبرکات مین داخل ہر ایک مو واعظ
سخن ہے وہ کہ موثر یہ نو لکا ہو دات — یہ پوچ گوئی ہے جس سے ہے تجکو خود واعظ
کہا تو مان لے سودا کا توبہ کر اس سے — لب و دہن کے تئین کر کے شست و شو واعظ

غزل میر تقی

لطف جوانی کے ساتھہ گئے پیری کے کیا ہے کیا محظوظ
کیونکہ جبین یارب حیرت ہے بیزہ ایسے نا محظوظ
رونے کڑہنے کو عیش کہو ہو ہم تو تمہارے دعا گو ہین
یونہین ہمیشہ عشق مین اسکی رکھیو ایسا خدا محفوظ
زردے منہ کے اشک کی سرخی دونون اب تو رنگ پہ ہین
شاید میر بہت رہتی ہو اس سے ہو کے جدا محفوظ

غزل انشا

کسکو سنا کر کہا آپ نے او بے لحاظ — مجھسے نہ اتنے اجی ہوئیے ہو بے لحاظ
گریہ کنان دیکھکر مجکو کہا شوخ نے — مارتی ہین لوگ سب جیب پہ ہنو رو بی لحاظ
ہونٹہہ ہے مل ڈالتی ہے یہ پہنی دلہن خبر — اسکو مجھے تم کہنے تو دو بے لحاظ
آج جو کچہ دلہن ہے یار سے کہہ بیٹھے — ایک گھڑی کیلئے ہو جیے گو بی لحاظ
پاؤن لگا دابنے مین وہ تو غصہ ہو رات — کہنے لگا چونک کر چھوڑ یہ خوبی لحاظ
سیکہہ دب لا کہہ یار یہ ہمنے کہا بات ہان — پھر وہی کرنے لگا کرتے ہین جو بی لحاظ

پہ چھوڑتے اب انشا کوئی اپنی وضع سے — اور یہی دو لگایا اور کہو بے لحاظ

غزل سراج

عمل سے مے پرستی کی تجھے کیا کام ہے واعظ — شراب شوق کا تو نے پیا نے جام ہے واعظ
لگے گا سنگ خجلت شیشۂ ناموس پر تیرے — عبث ہم بیگناہون کو نکر بدنام ہے واعظ

غزل مصحفی

نہین ہے امتیاز نیک و بد جنہین حقیقت مین — بجز یکسان ہے انکو کفر اور اسلام اے واعظ
بیان بیخودی کی بہتر نازخود و نامی کی — بخیال نظام اے واعظ
بکثرت نخشت علم مختصر مین معانی کی — نہین اسکو انجام اے واعظ
پرت کشت زیبکی کہو بات امرین کی حقیقت — نہین ہے سروری کی لذت و انجام اے واعظ
وہ نہین بن ہے معلوم کریگا —

سراج اس کعبۂ جانمین تصور کو کیا سمرن — بہی درد سحری اور دعا سکہا ئے واعظ

غزل حاجی

سرخ جوڑا سجکے نکلا سی دلبر الحفیظ — اگر کہتا ہی کس کی جگر پر الحفیظ

تیری یہ ٹیڑہی نظر اور تیغ ابرو دیکھکر — اچھی اچھی بول اوٹھی ہین ہر اک الحفیظ

اوسکی کوچی کی تو کر ایدل سکونت اختیار — ساکن کوئی صنم کہتے ہین اکثر الحفیظ

دیکہیے ہوتا ہی کیا رہتی ہے یا جاتی ہے جان — ان دونون پکڑی ہین ہاتھ کہ کینہ پرور الحفیظ

حاجی اس نا آشناسی دیکہیے کیسی بنے — آج کہتے ہین پکار ینگے ہمبر الحفیظ

غزل کنور

جاتا ہے مرے بر سے دلبر کا خدا حافظ — دل بسکہ مشوش ہے مضطر کا خدا حافظ

کوچی مین ستمگر کی سر تک بہی تو ہم کہوئے — وادی طلب مین اب بسمر کا خدا حافظ

یک عمر قفس مین ہو ان بے بال و پرے آئی — زندان مین عزیز و اب بے پر کا خدا حافظ

صحرا ہے آفت مین ہے عشق کے یہ جولان — کیا کیجیے اس دلکو بی ڈر کا خدا حافظ

ہے ڈر یہ کنور ہمکو نور آنہ کہین ٹوٹی — ان تیر نگاہو نکی خنجر کا خدا حافظ

غزل ناسخ

ایسا پروانہ زمانی مین کبھی دیکھا نہ شمع — طور کا شعلہ ہے پروانہ رخ جانانہ شمع

جل رہے ہین جوہر آئینہ پروانون کیطرح — آئینہ فانوس عکس عارض جانانہ شمع

مجھسے نفرت غیر سے اس شعلہ رو کو ہی تباک — اس مگس سے آشنا پروانے سے بیگانہ شمع

بیٹھے دیکھا نہین اسکو کسی نے ایکدم — کہتی ہے اس بزم کو ایسا مسافر خانہ شمع

گر نقاب الٹی وہ روے آتشین بے باغبین — ہے یقین بنجاوی بلبل شاخ گل پروانہ شمع

سر پہ سوزان داغ سودا پانون زنجیر غلک — تیری محفلمین کھڑی ہے صورت دیوانہ شمع

لنگ ہے اسکو بجھاتی ہین کہ تجکو دیکھکر — بہر پابوسی دوڑی آئی بیتابانہ شمع

منہ دکھا دیتا ہی پروانو نکو گر وہ شعلہ رو — بھول جاتی ہے ابہی سب ناز معشوقانہ شمع

شاہ ملک عشق ہون لیتا ہون فیری باج — گل چڑھا جاتی ہے بلبل قبر پروانہ شمع

ہے بجا دشمن اگر جلتی ہین پروانوں کی طرح — صحن میں آئے ہر ایک ہر ایک عارض جانانہ شمع

سچ فقط او کی نہین ہین ناسخ دل دکہا ئے ستا — بزم مین پروانے ہین سب اور صاحب خانہ شمع

غزل سعود

سوز دل میں مجھے ... بالین پہ اے شمع — دل لے کے ... جلی ہے بجا شمع

غزل ضیغم

پروانہ سے ہو نہین اثر عشق سے جو جلی — کیون منفعل تجھے نہین کرتی وفا شمع

آتا ہے جی مین پر کو قدم تری چہوڑ کے — گر دیکھے مین پتنگ ہم ہوئی پاسے شمع

بیگانہ تری چشم سے مجھیم تو آشنا کرم — جلنے سے اسکی آیکو آئے جلا شمع

غزل میر تقی

لئے داغ سر پر جو آئی تھی شمع
سحر تک سب اسکی کہانی تھی شمع

پتنگ کے حق مین تو تہر ہوئی
اگر موم کی بھی بنائی تھی شمع

نہا ہم سی روشن تھے شب بزم مین
نکالا تھا اسکو چھپاتی تھی شمع

وہ ہی ساتھ میری شب تیرہ مین
کہ تاب اسکی رخ کی نہ لائی تھی شمع

پتنگ اور وہ کیون نہ باہم جلین
کہین سے مگر تک لگ آئی تھی شمع

فروغ اسکے چہری کا تہا پردہ در
ہوا کیا جو ہمنے بجھائی تھی شمع

تف دل سے میر اک کف خاک ہے
مری خاک پر کیون جلائی تھی شمع

غزل انشا

لتعت صبح ہو یون نشہ شراب طلوع
کہ جیسے شرق سے کرتا ہی آفتاب طلوع

یکایک برسے شیشے کی ہو گیا ساقی
وفور نور سے خورشید ذرہ تاب طلوع

جو دیکھی اشعہ لمعات کی جھلک اسکی
شعاع شمس کے ٹک لا سکے نہ تاب طلوع

افق سے نیر طفلی کے ناگہان ان تو
بسان نیر اعظم ہوا شباب طلوع

شب فراق کی ظلمت سے ہی تنگ انشا
خدا کیو اسطے اے مہر کر شتاب طلوع

غزل ناسخ

عریانی جنون مین سے ہر کام آئی داغ
طاوس کی طرح ہے بدن پر قبائی داغ

سوداگران مشک کا ملتا نہین دماغ
مرہم کی ہے تلاش جو ہمکو برا ہے داغ

جلتا ہون سر سے پاؤن تلک مثل آفتاب
حاصل ہو فلک سے نہ مجکو سوا ہے داغ

ہوتا ہی کرم خوردہ گل لالہ جسطرح
ناسوریون ہین میرے جگر مین بجائے داغ

جی داغ آسمان نے دکھایا اک سیکو یہان
ہر ایک مہ جبین نے جھجک کے پائی داغ

شکوہ نہین ہے جوشش سودائے عشق کا
مانند شمع سر سے ہمارا ہر ہے داغ

سودائی ہین ازل سے لیے کہہ سال الہ سان
ہوگا ہمارے خاک سے نشو و نمائے داغ

جراح اپنے بینہ و مرہم کو دور رکھ
بہہ کر نہ گیے اس سے اور مرے شعلہای داغ

کیو نکر گلو نکی خاطر نازک کو توڑ دون
گلشن بہن غنچہ لب سے مین نے چھپائے داغ

مرنے کا غم نہین ہے مگر داغ ہے یہ مجھے
دامن سے اُسکے میرے لہو کی چھڑائی داغ

جنت کو جاینگے نہ دوزخ بغل مین ہم
ناسخ لو نہین جو صدقہ ہی لقا داغ

غزل تقی

ہم اور تیری گلی سے سفر دروغ دروغ
کہان دماغ ہمین اسقدر دروغ دروغ

غزل ظفر

[illegible]

غزل انشا

اى آتش فراق مرا دل ہے سوز داغ
جھلکے ہی جسمین دور سے جون دیر کا چراغ

آنکھون نہین ہما کہ نشہ وحدت کا ہو طلوع
ساقی مئی مغانہ سے بہر دے مرا ایاغ

بیٹھا ہے آج مجلس رندانمین شیخ یونہ
طوطی کے پاس جیسے کوئی ہم قفس ہو زاغ

بیدل لگاوٹ آہ کسی ساتھہ کیجیے
لیکن دل و دماغ کہان کسکو ہے فراغ

پوچھو نہین کسیکی کتہ حقیقت کو جیتک
انشا مجھے ملا نہین اپنا ہی کچھ سراغ

غزل سودا

سرد مہری ہے تیری تو نکی مٹ گیا ہے سوز داغ
کر دیا ان ظالمون نے ملک دل کا بی چراغ

وا اس شیشہ تیرا بلبل کہ جسکے ہو یہ قدر
خار ہین کوچہ بکوچہ تو ہی سوا ایاغ باغ

مملکت ساری ہی باد کر سلیمان کو تہا
گوشہ خاطر مین ہے اپنی مجھے جو کچھ فراغ

بلبل خوش نغمہ ہون لیک اس گلستان مین جہان
نالہ مرغ چمن سے کم نہین فریاد زاغ

خوش کبھی اس بزم مین دو دل نہ دیکھی ایکجا
دم بدم مینا ہے روتا ہے تو ہنستا ہے ایاغ

حیف اس گلشن مین عاشق طرف ہین ناقبول
گل سدا بلبل سے ناخوش مجھسے ہے تو ہے بید داغ

دل اگر کھو یا ہے سودا چھوڑ مت دنبال اشک
شاید اس دریا کے طفلان سے ملے تو یاد سراغ

غزل میر تقی

میلان دل ہے زلف سیہ فام کیطرف
جاتا ہے صید آپسے اس دام کیطرف

دل اپنا عدل داور محشر سے جمع ہے
کرتا ہے کون عاشق بدنام کیطرف

اس پہلوے فگار کو بستر سے کام کیا
مدت ہوئی کہ چھوٹی ہے آرام کیطرف

یک شب نظر اوٹھا کہین تو سوے بام اب
رہتی ہے کون چشم تری بام کیطرف

انکہین جنہونکی زلف رخ یار سے لگین
وہ دیکھتے نہین سحر و شام کیطرف

جون چشم یار بزم مین اگلاسی پر ہے آج
تک دیکھ شیخ می کے بھرے جام کیطرف

جا جا شگاف سینہ خراش ایکسی نہین
لیکن نظر نہین ہے تجھی کام کیطرف

دل پک رہی ہین جنکے انہین سے مجھے شوق
میلان طبع کب ہے کسو خام کیطرف

غزل سوز

[illegible]

غزل فغان

[illegible]

غزل سودا

تب اوسنے عرض کی کہ آسے دیکھیے یہ
احوال قیس پاس ہے زنجیر کا ورق
ہم کو تحفے نے کھیل مین تحریک ہو
رکھتا ہے یہ غلام نہ ہی تیغ شمشیر کا ورق
تو وہ ہی آج دیکھیے جو چاہیے یہ رخ ترا
دہوالا وے آپ مترسے تصویر کا ورق
خط پر نظر پڑے تو رموز و رقع کرے
سو ٹکڑے اپنی ہاتھ سے تحریر کا ورق

مصحفی

لیلی نے جب مرقع عالم کی سیر کی
دیکھا ہے ایک عالم دلگیر کا ورق
پہچان کر اوٹھا لیا جیحون نے پیار سے آج یہ
عنوان ہے اپنے ہی تقریر کا ورق
سودا نے دیکھیے ترے دیوانہ پن
یہ بیاض منتخب میر کا ورق

غزل آصف

دیکھون ہون تن بہین اس ستم ایجاد کیطرف
جون صید وقت ذبح کے صیاد کیطرف

بے مشورت نگہ کے تری طبع روزگار
آدمی نہ تارہ جور کی ایجاد کیطرف

نے دانہ ہم قیاس کیا نہ لحاظ دام
پہنس گئے قفس مین دیکھہ کے صیاد کیطرف

غیر و مکی بات پر نکہون مت رکہو خیال
لیکن کبھو تو میری بہی فریاد کیطرف

طرہ کی تیرے واسطے صد چوب شانہ وار
قمری گئی ہے کاٹنے شمشاد کیطرف

جور و ستم تعدی و اندوہ و درد و غم
مائل ہوئے ہین اوس دل ناشاد کیطرف

سامان نالہ سب ہین مہیا برائے اثر
مین دیکھتا ہون تیرے ہی امداد کیطرف

شایت نہووے خون جو اروز باز پرس
بولین گے اہل حشر بہی جلاد کیطرف

خون کر رہا ہے جوش رگ جان مین ترے
سودا نہ دیکھہ نشتر فصاد کیطرف

غزل انشا

لکہہ مرے قتل کے محضر پہ وہ شخص کی حرف
تھا وہ سب یاد رہین لو ہو ہے حرف بحرف

یا علی سوزن مژگان مین پڑا دلبر تو
بن گئے رشتہ تار نگہ ژرف کی حرف

نوش جان ہے جو بر جام بلورین کہدا
اسکے گویا کہ ترا شیدہ ہین سب برف کی حرف

پنجتن پاک کے جو نام ہین سب گرد اگرد
زیب دہ تیری گلی کے ہین یہ دو ظرف کی حرف

قتل بقتل قتلا ہے پڑہے ہے قاتل
کبھی دو چار وہ سنتا ہے جو کم ظرف سے حرف

تیس حرفون مین بہی کچہ ہی پڑا انشا سہ ہے
پس ہے ہا بحر بکی ہین جو حرف بہی حرف کے حرف

غزل نصیر

دیکھا جو سینہ تیرے تصویر کا ورق
سمجھا دل اسکو نسخہ اکسیر کا ورق

مضمون سرد مہری جانان رقم کرون
گر ہاتھ ہے لے کاغذ کشمیر کا ورق

کیون سطر کہکشان سے مزین ہو فلک
ہے یہ کتاب کاتب تقدیر کا ورق

دیکھے وہ لب کو جسنے نہ دیکھا ہو اے صبا
برگ گل رخ بت بے پیر کا ورق

تعریف تیرے روی مخطط کی کس سے ہو
ہے مصحف مجید کی تفسیر کا ورق

لیلے نے خط کو کہولکے قاصد سے یون کہا
ہے یہ کسی کے عاشق دلگیر کا ورق

نکوئی ہو جیو یاں مجھسا مبتلائے فراق | گذر گئی ہے مرے عمر در بلائے فراق
غریب و عاشق و بیدل فقیر و سرگردان | اوٹھا چکے ہیں سبھی رنج و دانہائے فراق
ملے فراق مجھے گر تو جان سے ماروں | سرشک دیدہ سے بہر دو نیں خونہائے فراق
فراق تیرے کو فرقت کا مبتلا نہ کروں | کہ صرف خون جگر روئیں دیدہ ہائے فراق
کدہر فراق کہاں میں کدہر کے رنج و تعب | فلک کے ہاتھ سے اب ٹوٹ جائے پائے فراق
میں داد پاؤں کہاں کیا کروں کہوں کس سے | فراق کو کوئی ہیگا جو دے سزائے فراق
یہ بیدلی ہے کہ حافظ کی اور مرے منہ سے | برنگ مرغ سحری نکلے ہے صدائے فراق

غزل سودا

رنگ سے چہرے کے رسوا ہووے ہے بیمار عشق | عشق کو یار و چھپا سکتا نہیں انکار عشق
گاہ اشک تر گہے خوں گاہ ہے لخت جگر | اس طرح جاری ہے ان آنکھوں سے کاروبار عشق
کیا کروں اس نے مجھے ہے کردیا بے خانماں | سر پہ کافر کی نہ پڑیو سایہ دیوار عشق
تھا سکندر طالع اس دم تک کہ دل تھا میری پاس | کھا گیا افسوس اس آئینہ کو زنگار عشق
اس چمن میں طرح بلبل کے وہ نالاں کون تھا | روز و شب کھٹکا کرے سینہ میں جسکے خار عشق

غزل میر تقی

گر بادیہ میں مجھکو صبا لیکے جائے شوق | مجنوں کو میری اور سے کہیو دعائے شوق
وصل و جدائی سے ہے میرا وہ کام جان | معلوم کچھ ہوا نہ ہمیں یاں سوائے شوق
ہر چار اور اڑتی پھرے ہے ہماری خاک | سر سے گئی نہ جی سے گئی پر ہوائے شوق
دیر و حرم میں ہمکو پھراتا ہے دیر تک | پھر بھی ہمارے ساتھ ہے وہ ہی ادائے شوق
افسوس ایسے کوچے سے تم آشنا نہیں | کیا دردناک میں ہی کوئی ہے نوائے شوق
درد اور آہ ہی جو کرے ہے دم سحر | اک مشت پر ہی مرغ گلستاں ہائے شوق
کیا پوچھتے ہو شوق کہاں تک ہے ہمکو میر | مرنا ہی اہل درد کا ہی انتہائے شوق

غزل انشا

نخشق سچ ہو تو نہ معشوق ہو کیونکر عاشق | جسپہ غش ہم ہیں اجی وہ بھی ہی ہم پر عاشق

چمن بے نظیر

مجھے روکا جو کسی نے تو وہ بولے اے واہ
ایک پیرا ہے جو وہ لاکھوں سے ہے پیارا عاشق
میری نصیحت سے ہے بولے کہ ہے دنیا سے تمام
شیخ سعدی ہی گلستان منصور عاشق
حیف دروازے کی لکڑی نہ بغل اور نہ [illegible]
لے گیا رات کو جو سر سے نہ [illegible] عاشق
دیکھو تو عشق کی [illegible] وصل میں ہے
[illegible] پاس [illegible] عاشق

پھر تو ہو بھر لائے جو جرم [illegible] لکھو نہیں تو دیکھنے لگے
اپنے اس شکل سے ہیں ہم سے منظور عاشق
دیکھ کر اس کی طرف شیخ رہا تو بولے
قبلہ قسمت کی ہوا مجھ پہ [illegible] مجنون عاشق
ننگ و خاک در معشوق حقیقی کے سوا
خوگرفتہ نہیں بابا رنج و لیکن عاشق
یاد رکھ ہمت ہے اگر [illegible] عہدہ دربانی میں
ہو در سے معشوق کے دروازے پہ نوکر عاشق

ادب آموز ہو مانند ارسطاطالیس | عاجلت پہ تر ہووے سکندر عاشق

سیکھہ تقریر تو وہ شستہ و رفتہ جس سے | قلزم علم کے ہون تختہ شناور عاشق

فارسی پر تری او ٹسنہ ایران کو غش | عربی بولے تو ہو روم مین قیصر عاشق

نہ کہ صحبت ہو رزالونکی جو یون تجکو کہین | دمونکی خیر رہے دولہ بہادر عاشق

دیکہتا تجہکو جو مین ہاتو کہ انکہونسے | تک رہے تہے طرف غرفہ و منظر عاشق

شرط تہا عشق کو گر حسن تو پہر کیون ہوتے | چہوڑکر گل کو ہلا ورنہ صنوبر عاشق

کہہ یہ تبدیل قوافی غزل ایسی ورگرم | جسکے مطلع پہ ہو آتش نشاشہ خاور عاشق

غزل ناسخ

برنگ گل مجہے کیا چاہئے گریبان چاک | کہ مثل غنچہ ہزارون ہین دل بہنا چاک

تصور اوس دل صد چاک مین ہاو سرکا | ہوا ہے جسکے اشارے سے ماہ تابان چاک

ہر ایک لالۂ صحرا ہے تیرا داغ بلبل | ہر ایک گل ہے چمن مین ترا گریبان چاک

تو ایسا ماہ لقا ہی کہ تیری سامنے ہو | کتانکی طرح گریبان ماہ کنعان چاک

یہی دعا ہے خدا سے رہون بیابان مین | نہ میری غم سی ہو پیراہن عزیزان چاک

جو زیست چاہئے کری مال سے تہی پہلو | صدف کے سینے کو کرتے ہین جو یکہہ باران چاک

نہین ہے جادہ مین وحشی پہنسا جو زندان مین | مری فراق مین ہے سینۂ بیابان چاک

کیا کلال قضا نے خمیر خاک بتان | یہ مہر و ماہ پیالی ہین چرخ گردان چاک

غزل تقی

عزت اپنی اب نہین ہے یار کو منظور تک | پاس جاتا ہون تو کہتا ہی کہ بیٹہو دور تک

حال میرا شہر مین کہتے رہینگے لوگ دیر | اس فسانی کی تئین ہونے تو دو مشہور تک

پشت پا مارے ہین شاہی پر گدا کوئی عشق | دیکہو تو یا انکا خدا کیوا سطے دستور تک

چاہی لگا مجہسے بے قدرت کا کیا ہے اعتبار | عشق کرنیکو کسیکے چاہئے مقدور تک

حق تو سب کچہ تہا ہی ناحق جان دی کسواسطے | حوصلہ ہے بات کرتا کا شکے منصور تک

منکر حسن بتان کیونکر نہووے شیخ شہر | حق ہی اسکی اور وہ انکہونسے ہے معذور تک

پہر کہین کیا دل لگایا میر جو ہے آرزو
منہ پہ آتا تہا ترے دو چار دن سے نور تک

غزل آتش

گر ہون افلاک و عقول اور نظر بیسون ایک
مدرکات اور معقولات عشر بیسون ایک
رعد و برق و شفق و زلزلہ اور اوسکی پری
چار سمت اور قلق شام و سحر بیسون ایک

تتمۂ دیباچہ

اسطقسات و موالید و جواہر جس
سفت اقلیم جہان معدن از بیسون ایک
سبعہ سیارہ ارکین جہات و العباد
ہووین گولک کے بیچون شیر و نہنگ بیسون ایک
چودہ ... اور سب اجلال و نکاو و ازنس
نے اشکل ہووین بہم بیچ الگ بیسون ایک
جسکے بین ازن پہلو امر جلد و بنج حواس
سب ہون پابستہ و مدرم نہ بیسون ایک

حامل وحی خضر چالاک سب بار ہون اُس
نزع مین انکی ہین باشر و قمر بسیون ایک

واشفیع آب ہوا اور گیارہ تمام اٹھ ہشت
جسلیہ شفاق کرین منہ یاد دہر بسیون ایک

سات دن اور شب جمعہ مہینے بارہ
کہتے ہین اسکی طاعت کا ہنر بسیون ایک

پنجتن چودہ ہون معصوم حق انشاء اللہ
رکہین الطاف کی سب تجہ پہ نظر بسیون ایک

غزل سودا

شمع اوس عارض کے سب کہتے ہین پہونچی نور تک
ہمسے جو پوچہی کوئی ہے حرف شمع طور تک

بس چلے تو دیکہنے ہرگز تجہے تجہکو نہ دون
آئینہ گہر مین تیرے رہنے نہ دون مقدور تک

آنکہ اس مسکیدی کی بیچ جز چشم پر آب
قسمت اپنی ہم نہ پائی ساغر معمور تک

رہیو مت غافل نگاہ حسرت اکو اوسکی سے
پہونچی وقت جان کنی گر اپنی تو رنجور تک

کونسے عارف کو یان دعوی انا الحق کا نہین
یہ ترانہ ختم لیکن ہو چکا منصور تک

ہجوم ہے اوس زلف کی تشبیہ دنیا مشک سے
شاعر و یہ بات پہونچی گی دراز و دور تک

یہ غزل سودا کہی ہے تونی اس انداز سے
ہند سے پہونچی گی ہاتہون ہاتہ نیشاپور تک

غزل سوز

مجکو تہمت مت لگا بہر خدا تو اے فلک
ہاتہ بہی پہونچا نہین اب تک مرا دامن تلک

ہان مگر تقصیر یہ کی ہے کہ ایک شب با غیر
رخنہ دیوار سے دیکہی تہی قاتل کی جہلک

اس گنہ پر جو ترے دلمین ہو سو تو کر سلوک
لیگیا تہا اس شرابی کے لئے مین دل گزک

اور بہی اک یاد آئی ہے کہ مین جہوٹا نہین
جون گیا مین پاس وسکے اوٹھ گیا دامن جہٹک

دیکہکر مجہکو نہایت طیش سے بولا کہ وہ
اپنے رتبہ سے نہ رکہہ تو پاؤن اُکے چل سرک

رہگیا اپنا سا موہنہ لیکر قدم پیچہے پہرا
ہر قدم پر مارے خجلت کی مین ہٹتا تہا ہجک

اس گنہ پر جو ترے دلمین ہوا حرج کہین
اپنے اس دلسوز کو تو ہاتہ مین لیکر یا بہٹک

غزل سلیمی

ایک تو وقت نزع ہی دم کا لگا تھا ہچکی بیچ
قیامت اور ہوئی حسرت کی دنیا لیکے چھوٹ سب
سوزش فرقت میں جان ناتوان اور تن بدن
سب اوسکا ہی سکتی ہے داغ دل کی جو بیکی چھوٹ
شوق میں عرش میں اخحلہ اور کی خامان اعلا دون
پہونچا ہے والا ہے اپنی مین ... جائے چھوٹ
مست لگا جام مین ارنی ... انجاف در
تیغ مست ہی تنی گو دامن سے ہالا لیکے چھوٹ

غزل [illegible]

تجہے ہین ساز محبت بزم مین ناوس تنو خلی
لگیا ہے غش مین عالم ... جو تالی کی چہونک
پڑگیا ماسور سا شاید کہ دلمین عشق کا
روز و شب جار ہے جو یکہ خونکی پرنالی کی چہونک

آہیں بھر بھر سوز غم سے آف کلیجہ جل گیا
پر نہ سمجھا میں کہ کیا ہی دلکی تنہا لیکے جھونک

مرہی جاتا ہوں جو یاد آتی ہی وہ زہر ہجر میں
وصل کی شب کیجے جو اپنی مست دستوالیکی جھونک

نازکی اتنی کہ جھک جاتی ہے گردن ناز سے
جس گھڑی پڑتی ہی اسکی کاکلی بالیکی جھونک

ہار ہونکی سلیمی جسکو لاتی ہے صبا
وہ اوٹھا سکے نہیں یک غنچہ لالیکی جھونک

غزل ناسخ

ایسے تپ غم سے دل نالاں میں لگے آگ
جب نالہ کیا عالم امکاں میں لگے آگ

یہ سوزش غم ہے پس مردن ہی کہ میں نے
جب سانس بھری روضہ رضواں میں لگے آگ

ساتھ اشک کی آنے لگی لخت دل سوزاں
دیکھو گے کہ خمخانہ مژگاں میں لگے آگ

ہے صبح شب وصل ہوئے گرم فغاں ہم
سمجھو نہ شفق گنبد گردوں میں لگے آگ

یہ آتش رنگ لب جانان نے جلایا
اخگر ہوئی یاقوت بدخشاں میں لگی آگ

تیرے لب جان بخش ہوئی یانسب سرخ
عالم نے کہا چشمۂ حیواں میں لگے آگ

آیا ہے نظر ہجر میں جب رنگ گلوں کا
سمجھا ہوں یہی صحن گلستاں میں لگی آگ

دریا میں لگا دھونے جو تو دست حنائی
مشعل کی طرح پنجۂ مرجان میں لگی آگ

بدنام ہوئی آہ شرربار ہماری
ناسخ جو کبھی کوچۂ جانان میں لگی آگ

غزل میر تقی

غافل ہیں ایسے سوتے ہیں ساری یہاں کے لوگ
حالانکہ رفتنی ہیں سب اس کارواں کے لوگ

مجنوں و کوہکن نہ تلف عشق میں ہوے
مرنے پہ جی ہی دیتے ہیں اس خانداں کے لوگ

کیونکر کہیں کہ شہر وفا میں جنوں نہیں
اس خصم جاں کی سارے دوانے ہیں یاں کے لوگ

رونق تھی دل میں جب نہیں بستی تھی برتر
اب کیا رہا ہی اوٹھ گئی سب اس جہاں کے لوگ

توہم ہیں اور آپ میں مت دیکیو دخل
ہوتے ہیں فتنہ ساز ہی درمیاں کے لوگ

مرتے ہیں اسکی واسطے یوں تو بہت ولی
کم آشنا ہیں طور سے اس کام جاں کی لوگ

پتی کو اس چمن کے نہیں دیکھتے ہیں گرم
جو محرم روش میں کچھ اس بدگماں کی لوگ

بت چیز کیا ہے کہ جسکو خدا مانتے ہیں لوگ
خوش اعتقاد کتنے ہیں ہندوستاں کے لوگ

فردوس کو بھی آنکھ سے پھر دیکھتے نہیں
کس درجہ سیر چشم ہیں کوئی بتانے لوگ

کیا سہل جی سے ہاتھ اوٹھا بیٹھتے ہیں ہائے
یہ عشق [illegible] ہیں آہی کہاں کے لوگ

منہ تکتے ہی رہے ہیں سدا مجلسوں [illegible]
گویا کہ میر محو ہیں مرے زبان کے لوگ

غزل آتش

[illegible]

ایک سے ایک ہے تماشات رنگ
وہ زنس ہے جہاں رنگا رنگ

سامنے تیری روئے رنگیں کے
لالہ و گل نے بھی نہ پکڑا رنگ

[illegible] اور زلف یار کی درمیان
[illegible] سودا رنگ

[illegible] نہیں [illegible]
[illegible] نیلا رنگ

زلف و رخ سے تیرے کھلا کہ نہیں ایسا کالا نہ ایسا گورا رنگ
جس نے گیسوؤں کو تیرے دیا مشک کی بو کے ساتھ کالا رنگ
فکر رنگیں نے تیرے اے آتش کیسے کیسے کئے ہیں پیدا رنگ

غزل انشا اللہ خان

جھونکدی عشق نے جب سے دل بیتاب میں آگ
غل مچا یہ کہ پڑی معدن سیماب میں آگ
جیسے وہ شعلۂ برق آنکھوں میں پھرتا ہی مرے
چونک چونک اٹھوں میں دیکھ اجی خواب میں آگ
جی یہ چاہے ہے ابھی شیشۂ صہبا کو اڈیل
شمع سے دیکھئے بس جا و مہتاب میں آگ
تجھ بن اے ماہ شب چار دہم برلب جو
پڑ رہی ہے مرے اس دیدۂ پرآب میں آگ
یاد مسجد میں جو آیا خم ابرو تیرا
لگے انشا کی دم گرم سے محراب میں آگ

غزل سودا

دل مسخر کر نہیں سکتی ہے تیغ و تیر و جنگ
ملک تو کچھ یہ نہیں جسکو کری تسخیر جنگ
یہ مگر مہر و محبت سے جو ہاتھ آوے تو آئے
اسکی ہاتھ آنیکی ای پیارے نہیں تدبیر جنگ
جنبش ابرو نے مارا لشکر صبر و قرار
ہو وے ہے فیصل کہ جب ہونچی ہی تا شمشیر جنگ
سامنے چہرے کے تیرے مہر و مہ کا ہی یہ حال
رنگ رو نام و کا کرتی ہی جو ان تغیر جنگ
کب سپاہی کام میں آقا کے دیتی ہے اپنا جی
بھوکھ سے کرتا ہے ہو کر زندگی سی سیر جنگ
یہ نہیں ممکن کہ وہ وحشی کسیکا ہو و رام
کرتے ہیں اسیر عبث باہم جوان و پیر جنگ
روبرو آیا تھا جو سودا کی قسمت کا لکھا
کر چکی اسکی قلم با خامہ تقدیر جنگ

غزل شیدا

جی نکل جاوے گا سن او گلبدن
جو ہوا ہے سے تو یک آن الگ
عاشق زار کا طور
اندنوں ہے کچھ اور
مثل گل غم سے ترے غنچہ دہن
چاک دامن ہے گریبان الگ
می کشی کا جو مزا
ہے یہی نام خدا
یار ہو ساقی ہو اور سیر چمن
پیویں خلوت میں مریجان الگ

غزل ذوق

ازل سے یوں دل عاشق ہے نور کی قندیل
کہ جیسے عرش خدا ہے غفور کی قندیل
ہے جو وہ فرق بتاں گوش نور کی قندیل
تجلی ہے اختر صبح نشور کی قندیل

ہمارے کعبۂ دل میں ہمیشہ روشن ہے — کسیکے تاب کمال ظہور کی قندیل
جہاں ہو خانۂ عشرت جسے ہو اسکا فروغ — کہ لٹکے اوسپہ سر پر غرور کی قندیل
ہے ہی جون قمر منخسف سدا بے نور — سیاہ بخت ہو نکی بالین گور کی قندیل
پڑی جو عکس ترا خام میں تو ہو روشن — حباب بادہ تجلی ہے طور کے قندیل
عیاں ہے یون مرا روز سیہ میں اختر دل — کہ جیسے شب کو نظر آوے دور کی قندیل
سوائے دل کی ہو تاریخ باغ خلد سی بہی — کبھی پسند نہ اوس رشک حور کی قندیل
اوڑے جو آہ کی ہمراہ نکل کے پارہ دل — ہوئی ہوا میں بصورت طیور کے قندیل
وہ تیز میں یہ تیرے نالۂ قیامت زا — کہ انکی رکھنے کو لازم ہے صور کی قندیل
نسیم کرتی ہے روضے میں نفتہ جانو نکو — نہ گل ہو باد سے آواز صور کی قندیل
سمجھتا قدر ہی ناقص کب اس غزل کی فوق — یہ روشن آپ نے کیون پیش کور کی قندیل

غزل عارف

فلک جو دیکھے ہے میرے رشک حور کی قندیل — نہ آفتاب کو پھر سمجھے نور کی قندیل
حباب بحر میں گر عکس خور پڑے تیرا — اثر سے اوسکی وہ ہو جائے نور کی قندیل
سوا نہ حد سے کہیں شعلہ زن ہو آتش غم — بھڑک اوٹھینگے دل ناصبور کی قندیل
وہی تو ہے در دار العدالت یزدان — جہان کہ لٹکی سر پر غرور کی قندیل
تمہارے تیر نگہ کرتے تھے مرے دل میں — پھر اوسکو توڑ کی کسون چور چور کے قندیل
فروغ حسن سے روشن ہو اسکی لٹکا دے — وہ بی چراغ جو گھر میں بلور کی قندیل
ہوا کو دخل کہاں ازدحام رحمت میں — بجھینگے کب مرے بالین گور کی قندیل
یہ شیخ جی کا عمامہ تو دیکھئے گویا — سنڈھی ہوئی ہے کسی بے شعور کے قندیل
جہان عیش کا اک آسمان مجھے کہیے — کہے ہے یہ تیری بزم سرور کی قندیل
ہمارا گھر ہے بہت تنگ بہر آسائش — ہمیں جو بہیجی تو ہے چشم مور کی قندیل
ستارا سا جو چمکتا ہے اونکی کوٹھی پر — و نہیں نے رکہا کو روشن ضرور کی قندیل
ہزار تیر نگہ چلتے ہیں جو اک پل میں — نہان ہے چشم میں کیا رشک حور کی قندیل

ہمارے آئینۂ دل کو پاس سے دیکھو — دکھائی دیوے ہے چھوٹے سے دور کی قندیل
بجا و بیجا تو ہے پروانے کا لکھے ہوئے — قدیم سے ہے کسی پاشنور کی قندیل
سبوی می نظر آئی جو زلف میں عارف — تو سمجھے ہم کو ہے بزم سرور کی قندیل

غزل آتش

[illegible]

کھلا زمین تری [illegible] گران پھول
اے سرو روان پھول [illegible] چمن پھول
پیار کے سوز [illegible] چمن پھول
بیکس نہیں میں [illegible] دو چمن پھول
ساقی یہ بیا ہے گلستان [illegible] شفق [illegible] پھول
نہ پی بی [illegible] بلکتا
وہ ساقی کی یاد [illegible] نظر انداز کران پھول

زلفونکی لٹک دیکھکے سودائی ہو سنبل
نازک بدنی پر تری کھائی نہ سمن بھول

سنتے ہین جو شہرت تیری نازک بدنی کے
ہوتے ہے خوشی ایسی کہ جاتے ہین ان بھول

دکھلائیگی کیا شام غریبانکی شگوفی
ہر چند کہ غنچو نکو کرے صبح وطن بھول

عشرت کدہ عاشق و معشوق نہین باغ
دولہی بلبل نہ تو یک شب نہ دولہن بھول

تلوونکی تلے رکہکے ملی یار نے سمجھا
سونگھی ہو بلبل کے جو وہ غنچہ دہن بھول

بیفایدہ قمری کا ہی یہ دردسر عشق
پہل ہی نہین رکھتا ہے ملکیہ سرو چمن بھول

قرآنکی عوض جلکی پڑھو مطلع رنگین
آتش سے سخنگو کہ ہین یہ اہل سخن بھول

غزل کثر شاہ

لیگیا وہ دلربا دل آہ دل افسوس دل
یہ گیا دل وہ گیا دل آہ دل افسوس دل

مین نکہتا تہا پریشان ہوگا در سودائے زلف
ای گرفتار بلا دل آہ دل افسوس دل

نقد کو دلکی سمجھکر قلب اس دلبر نی آج
بے درم سستا لیا دل آہ دل افسوس دل

لگ گئی کسکی نظر جو ہو گیا یون مضمحل
تہا بہلا چنگا مرا دل آہ دل افسوس دل

مین نکہتا تہا تو نے سے ای دل کمتر نہ مل
پہر خدا کی جو رضا دل آہ دل افسوس دل

غزل شہید

ایگل اندام چمن مین تو نہ مل بر سر گل
ڈہیر ہوتی ہین ابہی لوٹ کی گل بر سر گل

کان تو پہوٹ گئی شور و فغان سے بلبل
ایسا بیہودہ تو کیون کرتی ہے غل بر سر گل

کچہ تو شبنم کو محبت ہے کہ ہر رات نثار
ایدہر اودہر سے یہ آرہتی ہے ڈہل بر سر گل

عرق اس چہرۂ گلرنگ پر یون لہرایا
جیسے شبنم ہے بیتابی سے ڈہل بر سر گل

ہو رہے آمد گلشن کی جو مامین شہید
عندلیبونکو پڑا چاہئے قل بر سر گل

غزل سودا

اس چمن کے سیر مین آیا پریوین ملکی مل
کیا بنا ہے صانع قدرت نی رنگین گلکی گل

یہ نہ وہ دریا کہ جسمین گذری پل باندہکر
موج چشم عاشقان دے توڑ پل مین پل کے پل

قتل کا کسکے کیا ہے آج ان آنکھون نے عزم
کھینچکر تیغہ رہے ہین ابرو اوس قاتلکے حل

عہد مین تیرے ہین جو حسن [illegible] کسکو ہوا ہے شغل عشق
پیچ رہے ہین [illegible] غریب [illegible] غل عشق
[illegible] شکل [illegible] ہو سودا کی [illegible]
ہو کے مشکل شرح عقدی [illegible] شغل عشق

غزل علیم اللہ

پہنچے ہیں دیکھنے کو تماشا کو جائیں چل
اپنے پیا کی عشق سے اپنی ہی راہ جائیں چل

دونون جہان مین جسکے تجلی سے تابدار
وہ آفتاب حسن نظر مین بجائین چل

جلوہ گہا سے یار کے محمل چلے ہین آج
خلوت مین ابر خفی کے پیا کو چلائین چل

پیرو نہین پیا کو کسی کے وصال سے
فن سے ابی کی اسکو بسین رچائین چل

دم کا مرود کرکے ارادے کا تار باندھ
سر سدا کا صور بنا کر سنائین چل

ناصوت سی گذر کے تفرح سے بالعلیم — لاہوت کی بھی کہا نہیں سدا غل مچائیں چل

غزل مومن خان

ٹھانی تھی دل میں اب نہ ملینگے کسی سے ہم
پر کیا کریں کہ ہو گئے ناچار جی سے ہم

ہنستے جو دیکھتے ہیں کسی کو کسی سے ہم
منہ دیکھ دیکھ روتے ہیں کس بیکسی سے ہم

مجھ سے نہ بولو تم اسے کیا کہتے ہیں بھلا
انصاف کیجیے پوچھتے ہیں آپ ہی سے ہم

بیزار جان سے جو نہ ہوتے تو مانگتے
شاید شکایتوں پہ تری مدعی سے ہم

اس کوے میں مرینگے مدد اے ہجوم عشق
آج اور زور کرتے ہیں بیطاقتی سے ہم

صاحب نے کس غلام کو آزاد کر دیا
لو بندگی کہ چھوٹ گئے بندگی سے ہم

بے روے شل ابر نہ نکلا غبار دل
کہتے تھے انکو برق تبسم ہنسی سے ہم

ان ناتوانیوں پہ بھی تھے خار راہ غیر
کیونکر نکالے جاتے نہ اوسکی گلی سے ہم

کیا گل کھلے گا دیکھیے ہے فصل گل تو دور
اور سوے دشت بھاگتے ہیں کچھ ابھی سے ہم

ہے چھیڑ اختلاط بھی غیروں کے سامنے
ہنسنے کے بدلے روئیں نہ کیوں گدگدی سے ہم

وحشت ہے عشق پردہ نشیں میں دم بکا
منہ ڈھانکتے ہیں پردہ چشم پری سے ہم

کیا دل کو لے گیا کوئی بیگانہ آشنا
کیوں اپنے جی کو لگتے ہیں کچھ اجنبی سے ہم

لے نام آرزو کا تو دل کو نکال دیں
مومن نہ ہوں جو ربط رکھیں بدعتی سے ہم

غزل ابراہیم ذوق

شمع نازاں نہ ہو اک رات بہا آنسو گرم
برسوں یاں چشم سے ٹپکا ہی مرے لوہو گرم

بل بے ای آتش غم دل کو کرے یہ تو گرم
کہ زمیں پشت سمک تک ہو مرے پہلو گرم

لطف بوسہ نہ رہا ہم پہ ہوا جب ہے تو گرم
شربت قند دیا کر ہے بر آتش جو گرم

تن ہا یوں ہی غم ہجر سے گر گرم مرا
سیخ آہن کی طرح ہونگے بدن پر مو گرم

بیشتر جل کے نہ کیوں کشتہ فولاد ہو خاک
نکلے ہے آتش سودا سے مرے لوہو گرم

کٹ سکا صید محبت سے نہ قاتل کا گلا
اس سے پتھر پہ رگڑ آکہ ہو جا تو گرم

آتش ولے لیس از مرگ برنگ شعلہ
خاک عاشق سے نکلتا ہے نکل خود رو گرم

مہروش بن کے تم سے حسن جاناب کی تاب
شانہ گرم آئینہ ہوا آئینہ سے زانو گرم

کیا کہوں نامہ جالسوز کی اپنے تاثیر
جل گیا بال کبوتر کا ہوا بازو گرم

مرے مجروح کو لگا کے بھی اور عدہ میں
چونکا اس وقت کہ جب میں نہ پہا ہو گرم

دست خورشید کی رعشہ سے پہر جا کے چھوڑ
کھنچکر تیغ کو جب وہ ہو لال ابرو گرم

غزل مصحفی

دل کو آتش کے جلانیکا ہے ارماں
میں وہ شعلہ ہوں کہ اڑا نہ کبھی ہو کا دو گرم
صبح سے ہی گرم فغاں
کیوں ہوا سوختہ جاں
آتش رہے کو جو ہے سے ترے بگڑ و گرم
جو فضا بارد
ہم تو تشنہ تھے سدا کل
کہتا ہے وہ کیوں ہو تر تیغ ابرو گرم
ذوق ہوتا ہے

غزل شاہ نصیر

کب دل ہی ہوؤں سے ہوا ہے ہمہ تن چشم | نظارۂ ساقی کو ہے مینا ہمہ تن چشم
تو وہ چمن آرا ہے کہ ہر دستۂ نرگس | دیکھے ہے ترا بن کے تماشا ہمہ تن چشم
اے تیر فگن ہم ترے ہاتھوں سے نکلے ہیں قربان | تودے کی طرح مجکو بنایا ہمہ تن چشم
برقعہ کو اولٹ منہ سے جو کرتا ہے تو باتیں | اب میں ہمہ گوش ہوں یا ہمہ تن چشم
کیا خاک ہو صیاد مجھے چشم رہائی | حلقوں سے بنا دام ہے تیرا ہمہ تن چشم
اے رشک قمر شب کو کہاں نکلیں ہیں تارے | نظارے کو تیری ہے فلک کیا ہمہ تن چشم
وہ می ہے گر جام بلوری میں اے ساقی | بن جائے لبوں سے یہ دریا ہمہ تن چشم
آنکھوں کے تصور میں نصیر اوسکی شب و روز | دل صورت آئینہ ہے اپنا ہمہ تن چشم

غزل ناسخ

ساتھ لائے ہیں ازل سے دید کا آزار ہم | گلشن عالم میں کیا ہیں نرگس بیمار ہم
جانہ کوئے یار میں ہیں رات دن بیدار ہم | آنکھیں وا رکھتے ہیں مثل روزن دیوار ہم
بہ گئے ہیں واعظا گرداب دور جام میں | زیست بہر ہونگی نہ اس دریائے مے سے پار ہم
گر نظر آتا نہیں یک لمحہ وہ نور نگاہ | کرتے ہیں اپنی نظر کو آنسوؤں کا تار ہم
ہیں جو غافل انکو سولی پر بھی آجاتی ہے نیند | پنبہ تو شک یہ ہیں منصور سے ہشیار ہم
عمر گذری اک بت کافر نظر آیا نہیں | حشر میں کیونکر خدا کا پائینگے دیدار ہم
ہو وہ کافر جسکو دیدار خدا کی ہو ہوس | او بت کافر تری ہیں طالب دیدار ہم
دوڑتے ہیں ہیچ قاتل کے گریباں پھاڑکر | رکھتے ہیں کیا اشتیاق زخم دامن دار ہم
نفرت ایسی ہو گئی نظارہ ہائے غیر سے | رکھتے ہیں تار نظر کو رشتہ زنار ہم
داغ سودا ہیں بجائے پوشش کعبہ ہیں | واعظا اپنے حرم دل کے ہیں زوار ہم
سب گیں تن پر نظر آتی ہیں مثل بہار | کرتی ہیں ناسخ جو اک مطرب پسر کو پیار ہم
جب چبھا گلبرگ میں کانٹا ہمارا دل دکھا | نرگس بیمار کی غم میں ہوئے بیمار ہم

غزل جرأت

کوچۂ یار میں جو ہو دسو ہو بیٹھے ہم | بہ کہو دوستو یا نیک کہو بیٹھے ہم
ہے بنا و قصد ہے سوئے بیاباں نہ و نکلے ہم | [illegible] سمر نے دو بار [illegible] و بیٹھے ہم
[illegible] یہ نہیں ہے کہ گریباں آ و بیٹھے ہم | [illegible] اس کے [illegible] جا و بیٹھے ہم
[illegible] اس کے کوچے سے [illegible] جو بیٹھے ہم | [illegible] بیار اور وصل [illegible]
کبھی [illegible] کبھی غصہ کبھی [illegible] | [illegible] کبھی رو بیٹھے ہم

مقطع

دل کو اس یار ستمگر سے لگا کر جرأت | اپنے سب راحت و آرام کو کھو بیٹھے ہم

غزل میر تقی

ہے تہ دل بتوں کا کیا معلوم | نکلے پردے سے کیا خدا معلوم
یہی جانا کہ کچھ نہ جانا ہائے | سو بھی اک عمر میں ہوا معلوم

علم سب کو ہے یہ سب تو ہے
پھر ہے اللہ کیسا نامعلوم

گرچہ تو ہی ہے سب جگہہ لیکن
ہمکو تیرے نہین ہے جا معلوم

عشق جاتا تھا مار رکھی گا
ابتدا مین تھی انتہا معلوم

اس سیہ چشم دلبرو سے ہمین
تھے وفا چشم سو دفا معلوم

طرز کینہ کی کوئی چھپتی ہے
مدعی کا ہے مدعا معلوم

عشق گر ہے طبیب جی کا روگ
لطف گر ہے جو کچھ دوا معلوم

دل بجا ہو تو میر کچھ کھاوے
کرا ہنے بچنے مین شتہا معلوم

غزل آتش

ہوتا ہے سوز عشق سے جل جل کے دل تمام
کرتی ہے روح مرحلہ آب و گل تمام

حقا کہ عشق رکھتے ہین تجسی حسین پر
دم بھرتے ہین ترا بت چین و چگل تمام

ٹپکائی زخم ہجر پر اے ترک کیا کرین
خالی ہین تیل سے ترے چہرے کی تل تمام

دیکھا ہے جب تجھے عرق آگیا ہے یار
غیرت سے ہوگئی ہین حسین منفعل تمام

عشق بتا نکا روگ نہ ایدل لگا مجھے
ٹھکوایا خون کرتا ہے آزار سل تمام

قدسی بھی کشتہ ہین تیری شمشیر ناز کے
مارے پڑے ہین متصل و منفصل تمام

درد فراق یار سے دکھتا ہے بند بند
اعضا ہمارے ہوگئی ہین مضمحل تمام

سارے عدالت الفت صادق کی ہے تا گواہ
پھر روز ہے یہ لبی ہو ہے اپنی سجل تمام

تیر نگاہ ناز کا رہتا ہے سامنا
چلتے ہوا یہ سینہ مشبک سے دل تمام

ہوتا ہے پردہ فاش کلام دروغ کا
وعدہ کا دن سمجھے وہ پیمان گسل تمام

خلوت مین ساتھ یار کے جاتا تھا تمہین
ارباب انجمن ہوئے آتش خجل تمام

غزل سودا

نہ غرض کفر سے رکھتے ہین نہ اسلام سے کام
مدعا ہمکو تو ساقی سے ہے اور جام سے کام

دل نالان کو مرے کسکے ہے آرام سے کام
کوئی بیچین رہے اپنی اسی کام سی کام

کیون نہ افعی چلے ہر ایک جگہہ کھڑا کر
نہ پڑا اسکو تری زلف سیہ فام سی کام

ہون اسیر اوسکا جسے بعد گرفتاری صید
نہ گرفتار سے مطلب ہے نہ دام سے کام

گر اکیلا کہین ملجائے ہمین تو ولکا
لیجئے من مانتا اوس تیغ کا

جو مین آغاز ترے کام کا دیکھا سودا
اے وہ دن کہ تجھے اوسکے ہو انجام سے کام

غزل وزیری

جون سبزہ روندی کے الٹے ہی پاؤن چلے ہم
اس گلزار مین فلک سے پھر لے نہ پھلے ہم
رونے مین ہین نہ سب و روز اسی کا ہم
غنچے کی طرح ہنس کے مین گل بھی نہ کھلے ہم
جس گل کو دیکھا ہے نظر آیا ہے نظر کا ہم

ہم وہ نہ قلم تہے کسی مالی کے لگائے
نرگس کے نہالون مین تہے صف کی ہلی ہم

افسوس کہ اس دل کا کنول کہلنے نہ پایا
کوئی دنکو چلی جاتی ہین ماٹی کی تلے ہم

اب پہلے ہی آغاز مین پامال ہوئے ہائے
فریاد کرین کس ستی قسمت کی جلے ہم

و کہہ اپنا عبث کہتے ہین سید رد کی آگے
بے بس جو جہان آگری ہرگز نہ ٹلی ہم

زندان مصیبت مین بہلا کسکو بلائین
رہتی ہین ؤ زیری سی ہے دنرات ملے ہم

غزل میر تقی

اگر راہ مین ادسکے رکہا ہے کام
گئے گذرے خضر علیہ السلام

دہن یار کا دیکہہ چپ لگ گئی
سخن یہان ہوا ختم حاصل کلام

مجہے دیکہہ منہ پر پریشان کی زلف
عرض یہ کہ جاؤ ہوئی اب تو شام

سر شام سی رہتی ہین کاہشین
ہمین شوق اس گل وہ کا ہی تمام

قیامت ہی یہان چشم دلسے رہے
چلے بس تو وہان جاکی کرنے مقام

قطعہ

ندیکہی جہان کوئی انکہون کی اور
نہ لیوی لوئی جس جگہہ دل کا نام

جہان میر زیر و زبر ہو گیا
خرامان ہوا تہا وہ محشر تمام

غزل سوز

ہے کل صبا کیطرح پہرے اس چمن مین ہم
پائی نہ بو وفا کی تری پیرہن مین ہم

شیشہ کیطرح شام سے رو رو کی تا سحر
خالی کرین ہین دلکو تری انجمن مین ہم

فانوس ہجر شمع جلے جس طرح ہنوز
جلتے ہین تیرے ہجر سے ظالم کفن مین ہم

شعلہ دہوان ہے ہمارے کبہی بہی سوز
بہٹی کیطرح جل گئی کچہ من ہے من مین ہم

غزل نظیر جینے بیگھ

دور سے آئی تہی ساقی سنکی میخانی کو ہم
بس ترستی ہی چلی افسوس پیمانی کو ہم

می بہی ہے مینا بہی ہے ساغر بہی ہے ساقی نہین
دل مین آتا ہے لگا دین آگ میخانی کو ہم

کیون نہین لیتا ہمارے تو خبر اے بیخبر
کیا ترے عاشق ہوئے تہے درد غم کہانیکو ہم

ہمکو پہنسنا تہا قفس مین کیا گلہ صیاد کا
بس ترستی ہی رہے ہین آب و دانی کو ہم

دور سے آئے [illegible]

طاق ابرو مین صنم کی کیا خدائی رہ گئی
اتنے تو بہی چہینگے اسی کافر کے بتخانے کو ہم

باغ مین لگتا نہین صحرا سی گہبراتا ہے دل
اب کہان لیجاکے بیٹہین ایسے دیوانے کو ہم

کیا ہوئی تقصیر ہے تو بتا دی جان ظالم
ملکہ شادی کی مرگ سمجہین ایسی مرجانیکو ہم

غزل سودا

کیا مجہی مین اسی لیے دیکی کا خدائی مین دہوم

غزل شیفتہ

شور ہے جسکے لئے کعبہ مین بتخانہ مین ہے ہجوم
زلف کو کہولا تو کر اس کی سو رشکا علاج مین دہوم
مخت دیوانے نفی کی زنجیر کہل جانی مین دہوم
مٹ گئی وہ شور دلکو آہ شب آئی بہار
ورنہ کیا کیا ہم بہی کرتے شہر و ویرانہ مین دہوم
تجہے نگاہ کرم کی حسرت ہے دل لیکے جوش
لامکو دیکہون ہون مین جب جمع پروانہ مین دہوم

سونے کی گائے کی قسم اور رود نیل کی
فرعون کی قسم تجھے ہامان کی قسم
بستر مرا ہے خار مغیلان بسان قیس
لیلےٰ کی ہے تجھے صف مژگان کی قسم
ایسی بڑی قسم ہی نہ مانی تو ہے تجھے
جنوں کے قبلہ گاہ ابوالجان کی قسم
کونے میں باغ کے وہ جو رہتا ہے اک جنیت

غزل جرأت

تجھکو اوسکی شوکت و ذیشان کی قسم
دیو سفید کی قسم اور کوہ قاف کی
باغ ارم کی قسم اور پرستان کی قسم
سونا جو چاری کی کی قسم اور کلو ابری
مکار بلا کی غول بیابان کی قسم
تسبیح جو ساری سو بین یا فی ابری کا ابر
میں تیغ سے بھنے کی شیطان کی قسم
مل جا جو تو ہو سے وہ کیطرح ہو غضب
انشا نہ کچھ تیرے تجھکو مری جان کی قسم

اسقدر میں لاغر سے میری خوش انبای دہر
جوں ہلال عید ہے میری نظر آنے میں دہوم
دلکو مُس کو چمن سے اب چلی ہے فوج اشک
ہوگئی بہو جو اس طفل دیوانہیں دہوم
کب ہے ایسوا شراب اس بزم میں بیٹھے ہیں یار
تونے اے کم ظرف کی پہلی ہی پیمانے میں دہوم

غزل میر تقی

ظلم کے کھینچے الم پر الم
ترحم کے مت کر ستم پر ستم
علم بازی آہ جانکاہ ہے
رہے ٹوٹتے ہی علم پر علم
جو سو سر کے ہو آؤ مانو نہ میں
عبث کھاتے ہو تم قسم پر قسم
کئی بار آنا ادھر لطف سے
عطا پر عطا ہے کرم پر کرم
خطرناک تھی وادیٔ عشق میر
گئے اسمیں ہم قدم پر قدم

غزل انشا اللہ خان

مل مجھسے اے پری تجھے انسانکی قسم
دیتا ہوں تجھکو تخت سلیمانکی قسم
کروبیاں کی تجھکو قسم اور عرش کی
جبرئیل کی قسم تجھے رضوانکی قسم
طوبےٰ کی سلسبیل کی کوثر کے جام کی
حور و قصور و جنت و غلمانکی قسم
روح القدس کی تجھکو قسم اور مسیح کی
مریم کی تجھکو عفت دامان کی قسم
تجھکو محمد عربی کی قسم ہے اور
مولا علی کے شاہ خراسان کی قسم
توریت کی قسم قسم انجیل کی تجھے
تجھکو قسم زبور کی فرقان کی قسم
دامن کو میرے ہاتھ سے اس رات جھٹک
تجھکو سحر کے چاک گریبان کی قسم
مدت سے تیری چاہ ذقن میں غریق ہوں
باللہ مجھکو یوسف کنعان کی قسم
قیدی ہوں تیرا میں تجھے اوندی خدا
اور اوس عزیز مصر کے زندان کی قسم
موسےٰ کی ہے قسم تجھے اور کوہ طور کی
نور و فروغ جلوہ لمعان کی قسم
سوگند آب ہنسی کی تجھے کچھ دلایئے
سن تجھکو اپنے نازکی اور آن کی قسم
تجھکو قسم ہے غنچہ زنبق کی تاک کی
اور شور عندلیب غزلخوان کی قسم
نرگس کی آنکھ کی قسم اور گل کے کان کی
تجھکو سرو عزیز گلستان کی قسم

غزل میر تقی

کون کہتا ہے منہ کو کھولو تم
کاشکے پردے ہی میں بولو تم

حکم آب رواں رکھے ہی حسن
بہتے میں ہاتھ دھولو تم

کیا سراہیں وہ اپنے حسن کو ایک
دل عجب ہے متاع لے لو تم

جانا آیا ہے اب جہاں سے ہمیں
تھوڑی تو دور ساتھ ہولو تم

جب میسر ہو بوسہ اُس لب کا
چپکے ہی ہو رہو نہ بولو تم

پنجہ مرجان کا پھر دہرا ہی رہے
ہاتھ خوں میں ذرا ڈبولو تم

دست دی ہی کسی پلک سے سیل
دل جہاں پاڈاب پرولو تم

آتے ہیں متصل چلے آنسو
آہ کب تک یہ موتی رولو تم

رات گذری ہے شب بڑہی میر
آنکھ لگ جائے ٹک تو سولو تم

غزل ناسخ

یہاں ازلسے داغ سودا ہے دل آگاہ میں
سنگ اسود جسطرح ہی نصب بیت اللہ میں

جاسکے کوئی اس قاتل کے جولانگاہ میں
سایہ مژگاں بچھا دیتا ہی کانٹے راہ میں

حسن جاناں ایک عالم پر ہے ممکن نہیں
یہاں کمی بیشی رہا کرتی ہی نور ماہ میں

دل میں رہتا ہی پر آنکھوں میں نظر آتا نہیں
کیا تفاوت ہے اب اس بت اور بیت اللہ میں

وہ بہشتی رو لگا پھرنے جو پاس باز سے
راہ میں آیا نظر خورشید یوسف چاہ میں

ہوں تری تاثیر کا قائل جو ہے مضمون شوق
یار کو مکتوب پہونچے نامہ بر ہو راہ میں

ہے وہ مجنوں جو نظر آتا ہے زیر آسمان
کون لیلے ہے جنوں انگیز اس خرگاہ میں

مثل نرگس اک سمن بر کے ہیں آنکھیں منتظر
کھل گیا اگلتہ تیری فرقت جانکاہ میں

بعد مردن اسکو حسرت اسکو حسرت سے نصیب
فرق اتنا ہی نظر آیا گدا و شاہ میں

جسم کاہیدہ ہو غمسے دل ہی سوزان داغ سے
شعلہ آتش نہان ہی اپنی برگ کاہ میں

رشک نخل وادی ایمن ہے ہر برگ سیاہ
سنگ ریزے طور ہیں اسکی تجلی گاہ میں

خوش عبث ہوتے ہیں ناداں ماہ نو کو دیکھکر
اک مہینا عمر کا ہوتا ہے کم ہر ماہ میں

[illegible]
یہ دعا ناسخ کی ہے یا رب تری درگاہ میں

غزل درد

ہم تجھسے کس ہوس کی فلک جستجو کریں
دل ہی نہیں رہا ہے جو کچھ آرزو کریں

تر دامنی پہ شیخ ہماری نہ جائیو
دامن نچوڑ دیں تو فرشتے وضو کریں

سر تا قدم زبان ہیں جوں شمع گو کہ ہم
پر یہ کہاں مجال جو کچھ گفتگو کریں

[illegible]

ہر چند آئینہ ہوں پر اتنا ہوں ناقبول
منہ پھیر لے وہ جسکے مجھے روبرو کریں

نے گل کو ہے ثبات نہ ہمکو ہے اعتبار
کس بات پر چمن میں ہوس رنگ و بو کریں

ہے اپنی یہ صلاح کہ سب زاہدان شہر
اے درد آکے بیعت دست سبو کریں

اگر ملے ترے ہاتہون سے جنون فرصت تو لون
قصاص آبلۂ پا مین نوک خار سے لون
مرے حضور پہ لوہین ہین ترے چہاتی پر
جو ہو نجیح ہاتہ تو بدلا گلو نکی ہار سے لون
دلا نکہے کہین گہر یا لہا مین گہر ہو نکا
حساب اس غضب بحر سیاہ کار سے لون
عجب ہے سیر کسی دن تو ساتہ باغبن چل
کہان تلک مین قدم عجز و انکسار سے لون

مخمس

[illegible]
تو بادہ بہار سے کئی ابر تو بہار سے لون
جو مستی کی لطف کا ارادہ ہو تجہے ترے دین
چمن مین باغ عرش گل و ... شاخسار سے لون
اگر ہوا کی غنچہ مین ہو زیادہ سرخ
تو نسیم سی چمن سرو جو بہار سی لون
ہو نسیم سے مطرب نغمہ سرا تو اسکا کلام
[illegible]
[illegible]

غزل ذوق

بے یار روز عید شب غم سے کم نہین | جام شراب دیدہ پرنم سے کم نہین
دیتا ہے دور چرخ کسی فرصت نشاط | ہو جبکے پاس جام وہ اب جم سی کم نہین
اس زلف فتنہ زا کی لئے او مسیح دم | کچہ دست شانہ پنجۂ مریم سے کم نہین
زیبا ہی وے زرد پہ کیا اشک لالہ گون | اپنی خزان بہار کے موسم سے کم نہین
سرعت ہی نبض کے رگ سنگ مزار مین | دلکی طپش کچہ اب بہی تپ غم سی کم نہین
وحشی کو تیری چشم کی مژگان ہر غزال | صحرا مین تیز ناخن ضیغم سے کم نہین
ہوتے ہے جمع زر سے پریشانی آخرش | درہم کی شکل صورت درہم سے کم نہین
ساقی ملی ہزارون فلاطون خاک مین | جو خم بنے ہے قالب آدم سے کم نہین
اس حوروش کا گہر مجہے جنت سہی سوا | لیکن رقیب ہو تو جہنم سے کم نہین
شورائہ سرشک سی دہوتا ہون زخم دل | مجہکو تو جلوۂ گل و شبنم سے کم نہین
ای ذوق کسکو چشم حقارت سے دیکہئے | سب ہم سی ہین زیادہ کوئی ہم سی کم نہین

غزل میر تقی

دل عجب جنس گران قدر ہے بازار نہین | دی بہا سہل جو دیتی ہین خریدار نہین
کچہہ تمہین ملنے سے بیزار ہو میر ورنہ | دوستی ننگ نہین عیب نہین عار نہین
ایک دو بات کبہو ہمسے کہو یا نہ کہو | قدر کیا اپنے ہین اسلئے تکرار نہین
ناز و انداز و ادا عشوہ و اغماض و حیا | آب و گل مین ترے سب کچہ ہے یہی پیار نہین
صورت آئینہ مین ٹک دیکہ تو کیا صورت تہی | بدزبانی تجہے اس منہ سے سزاوار نہین
دلکی اولجہاو کو کیا تجہسے کہون ای ناصح | تو کسی زلف کے پہندے مین گرفتار نہین
اوسکی کاکل کی پہیلی کہو تم بوجہی میر | کیا ہے زنجیر نہین دام نہین یار نہین

غزل نصیر

نسیم زلف معنبر جو دے دیا ہے یون | تو پہر خطا ہی مرے مشک تتاری یون
قدم رکہے ہے مرے سینے پہ آکے گروہ نگار | حنا کا کام مین خون دل فگاری یون

لگے نہ ہاتھہ جو کوئی رباب چنگ نوا
تو اپنے دوش پہ کہہ بین کو کنارے لون

یہ جی مین ہے کہ نہ دیکھے کوئی بھی پیر کو
کنار آب روان چادر ابشاری لون

بلائین لینے سے میرے اگر خوشی ہو تیرے
بلائین مہر سے اخلاص دلسے پیار سے لون

گراسے بھی گل عارض کا تو ندی کو سے
تو پہر مین جبر کردن اپنے اختیار سے لون

نصیر مدرسہ عشق مین مطول کا
سبق نہ کیونکہ مین زلف دراز یار سے لون

غزل آتش

بہار لالہ و گل سے لگی ہے اگ گلشن مین
گریبان پہاڑ کر چل بیٹہے صحرا کی دامن مین

جنونکی جوش مین یکجا نہین دم بہر قرار آتا
کبھی گلشن سے صحرا مین کبھی صحرا سے گلشن مین

عذاب گور کا وہان سامنا یہان رنج دنیا کا
نہ گہر مین چین زندونکو نہ مردونکو ہی مدفن مین

کہلا زلفونکی لہرانے سے اس رخسار رنگین پر
زر گل کے نگہبانی کو دو کالی ہین گلشن مین

شریف کعبہ کو کعبہ مبارک ہمکو اے آتش
تو منکی گہورنے کو جا تہے ہین دیر برہمن مین

غزل مومن خان

نہ تن ہے کی تیرے بسمل کے ٹکڑے ٹکڑے ہین
ہے پاش پاش جگر دلکی ٹکڑے ٹکڑے ہین

جنون عشق پریرو دل شکن ہے بلا
کہ روز طوق سلاسل کے ٹکڑے ٹکڑے ہین

ادہا سوتے مین جو ی ٹپکار ات سر شاید
کہ زیر سر مرے سل کے ٹکڑے ٹکڑے ہین

دراز دستی یہ کس بے ادب نے کی دم صبح
تمام دامن قاتل کے ٹکڑے ٹکڑے ہین

یہ کسکی چشم فسونگر نے کی فسون سازے
طلسم جادو بابل کے ٹکڑے ٹکڑے ہین

یہان ہے چاک گریبان تو وہان بھی حسب سے
قبای شوخ شمایل کے ٹکڑے ٹکڑے ہین

نہ کیونکہ رشک سے خون ہو کسی کا اوس در پر
ہمیشہ اک نئے بسمل کے ٹکڑے ٹکڑے ہین

غزل سرائی کی مومن نے کیا کہ رشک سے آج
چمن مین سینہ عنادل کے ٹکڑے ٹکڑے ہین

غزل معروف

ڈبا دیا مجہے اس چشم تر کو کیا کوسون
جلا دیا مجہے سوز جگر کو کیا کوسون

کہے تہا مجہسے کہ سو کوس دور چلتا ہون
گیا تو مر ہی گیا نامہ بر کو کیا کوسون

چمن بے نظیر

لو نہین نقل ہو مرے مفت لی گیا دلکو
نقل ہی گر ہم نکی مفت بر کو کیا کوسون

رقیب ایکدم اس سے جدا نہین ہوتا
اس رہگذر کو کیا کوسون

چھپ کے بیٹھے ہین اس کے ہوتے ہی جا کے جب کیا

شب وصال کے ہوتے سحر کو کیا کوسون

طرب کو کردیا ماتم سحر کو کیا کوسون

وفور اشک قصور بصر کو کیا کوسون

پڑھتا ہین سینہ مین دل تک مژگان ہزارون چھید
غضب کیا مژۂ زخمی نے جگر کو کیا کوسون

نکال ان سے بزم مین بوسہ طلب کیا تو کہہ
جیا کسی کی نہین اس نشتر کو کیا کوسون

جفا ہین جب مری آئی ہین یاد آخر شب
لحاظ کئے نہ پچھلے پہر کو کیا کوسون

دیا ہے اپنے نے ظالم کو اپنے دل دردون
اب اور اس سے بیداد گر کو کیا کوسون

غزل جرات

لگ جا گلے سے طاقت اب اے نازنیں نہیں
ہے ہے خدا کے واسطے مت کر نہیں نہیں

کیا رک رہے وہ کبھی جو ٹک اس سے لگ چلوں
بس بس پرے ہو شوق یہ اپنے تئیں نہیں

پہلو میں کیا کہوں جگر و دل کا کیا ہے رنگ
کس روز اشک خونی سے تر آستیں نہیں

فرصت جو پا کے کہیے کبھو درد دل سو ہائے
وہ بدگمان کہے ہے کہ ہمکو یقیں نہیں

آتش سی بھڑک ہی ہے مرے تن بدن میں آہ
جیسے کہ روبرو وہ رخ آتشیں نہیں

اس بن جہاں میں کچھ نظر آتا ہے اور ہی
گویا وہ آسمان نہیں اور وہ زمیں نہیں

کیا جانے کیا وہ اس میں ہے لوٹی ہے جس پہ جی
یوں اور کیا جہان میں کوئی حسیں نہیں

سنتا ہے کون کس سے کہوں درد بیکسی
ہمدم نہیں ہے کوئی مرا ہمنشیں نہیں

ہر چند ہے بلطف شب ماہ سیر باغ
اندھیر پر یہی ہے کہ وہ مہ جبیں نہیں

آنکھوں کی راہ نکلی ہے کیا حسرتوں سے جی
وہ روبرو جو اپنے دم واپسیں نہیں

طوفان گریہ کیا کہیں کس وقت ہمنشیں
موج سرشک تا فلک ہفتمیں نہیں

حیرت ہے مجھکو کیونکہ وہ جرات ہے چین سے
جس بن قرار جی کو ہمارے کہیں نہیں

غزل سودا

گدا دست اہل کرم دیکھتے ہیں
ہم اپنا ہی دم اور قدم دیکھتے ہیں

نہ دیکھا جو کچھ جام میں جم نے اپنے
سو یک قطرۂ مے میں ہم دیکھتے ہیں

یہ رنجش میں ہمکو ہے بے اختیاری
تجھے تیری کھا کر قسم دیکھتے ہیں

غرض کفر سے کچھ نہ دیں سے ہے مطلب
تماشائے دیر و حرم دیکھتے ہیں

حباب لب جو ہیں اے باغباں ہم
چمن کو تری کوئی دم دیکھتے ہیں

نوشتے کو میرے مٹاتے ہیں رو رو
ملایک جو لوح و قلم دیکھتے ہیں

خدا دشمنوں کو نہ وہ کچھ دکھاوے
کہ جو دوست اپنے سے ہم دیکھتے ہیں

مٹا جائے ہے حرف حرف آنسوؤں سے
جو نامہ اوسے کر رقم دیکھتے ہیں

اکڑ سے نہیں کام سنبل کے ہم کو
کسی زلف کا پیچ و خم دیکھتے ہیں

ستم سے کی تو نے ہم کو یہ تو گر
کرم سے ترے ہم ستم دیکھتے ہیں

اگر تجھسے رنجیدہ خاطر ہے سودا
ولے تیرے کوچے میں ہم دیکھتے ہیں

غزل احسان

ہیں کیونکہ طفل اشک اپنے گلے کے ہار ہیں
ہیں تار تار تو کچھ رشتے ہی ناہموار ہیں

غزل مصحفی

[illegible] خاطر دشمن جان یار اور اغیار ہیں
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

فائدہ ہیں کج ادائیگان نہ سمجھا میں کبھی
لاغری کچھ نہایت ہی کہ میں بستر بھی ہوں
شیخ جی کسم ہم ہیں قائل کیا ہی اک دانا ہے یہ
آتش دوزخ تلک مجبور ہے ہمسے کہ ہم
ہی سے میں توبہ کروں استغفر اللہ سب غلط
اہل دین ہم جانکر پہر زیارت تہی گیے

یہ الف قد اتنی کہنے سے کیوں بیزار ہیں
اور مجکو ڈہونڈتے پہرتے مری غمخوار ہیں
سبحہ کی پروہیں وہ پہنے ہوئے زنار ہیں
خانہ زاد دودمان احمد مختار ہیں
نام توبہ سے سدا ہم پڑہتے استغفار ہیں
حضرت احسان کو دیکہا ایک دینا دار ہیں

غزل انشا

دہوم اتنی ترے دیوانے مچا سکتے ہیں
مجہسے اغیار کوئی آنکھ ملا سکتے ہیں
وہ یہاں آتش نفسان کہ پہر آئیں تو جہٹ
سوچتے تو بہی ہٹ دہرمی نکیجے صاحب
حضرت دل تو بگاڑ آئے ہیں اُس سے لیکن
شیخی اتنی نکر اے شیخ کہ رندان جہاں
تو گروہ فقرا کو نہ سمجھ بے جبروت
چارہ ساز اپنے تو مصروف وبال ہیں لیکن
ہے محبت جو تری لمیں وہ اک طور پہ ہے
کرکے جہوٹا نہ دیا جام اگر تونے تو چل
ہمنفسیں تجہ جو یہ کہنا ہے کہ قدغن ہے بہت
اپنی آواز سنا دیں مجھے در تک آکر
ایک ڈہب کے جو قوافی ہیں ہم انہیں انشا

کہ ابہی عرش کو چاہیں تو ہلا سکتے ہیں
منہ تو دیکھو وہ مرے سامنے آسکتے ہیں
آگ دامان شفق کو بہی لگا سکتے ہیں
چٹکیوں میں مجہے کب آپ اڑا سکتے ہیں
ابہی ہم چاہیں تو پہر بات بنا سکتے ہیں
اونگلیوں پر تجہے چاہیں تو نچا سکتے ہیں
ذات مولا سے ہیں یہی لوگ سما سکتے ہیں
کوئی تقدیر کے لکہے کو مٹا سکتے ہیں
ہم گہٹا سکتے ہیں اسکو نہ بڑہا سکتے ہیں
مارے غیرت کے تو افیون تو کہا سکتے ہیں
اے وہ آواز ہی کب تجکو سنا سکتے ہیں
اپنے پاؤں کے گرد ونکو تو بچا سکتے ہیں
یک غزل اور بہی چاہیں تو سنا سکتے ہیں

غزل غالب

دہوتا ہوں جب میں پینے کو اس سیمتن کے پاؤں
مرہم کی جستجو میں پھرا ہوں جو دور دور

رکہتا ہی ضد سے کہینچکے باہر لگن کے پاؤں
تن سے سوا فگار ہیں اس خستہ تن کے پاؤں

چمن بے نظیر

غزل نظیر

گل نظر آیا چمن میں اک عجب رشک چمن

زلف کاکل خال و ابرو ہیں کیے چاروں غلام
مشک تبت مشک چین مشک ختا مشک ختن

مبتلا ایسونکی ہو تمہیں وہ ہے ہاں بے نظیر
بیقرار و دل فگار و خستہ جاں بیوطن

غزل مضطر

پھیلی اس لب سے ہوئے لعل بدخشاں کے نشان
رشک سے خون جگر کھا گئی مرجان کی جان

شاخ گل رقص میں ہے وجد میں آئی ہے نسیم
کف زناں برگ ہیں سن بلبل بستاں کی تان

بت کی پوجا سے جو مقصد برآوے تیرا
گور کو جا کے کسی پیر مسلمان کے کمان

کنہ ذات میں جب فکر کیا انسان نے
ہوش اسجا پہ ہوئے صاحب فانی خان

حادثہ دہر سے امداد نہو نا مضطر
تیغ ہمت کو جڑ ہا لیجئے اوسا کے سان

غزل ناسخ

ماہ تو ہے مثل ابرو لیکن اسکا رو نہیں
ماہ کامل صورت رو ہے مگر ابرو نہیں

کونسا تن ہے کہ مثل روح جسم تو نہیں
کون گل ہے جو ترا ہمسنگ برنگ تو نہیں

مشک میں خوشبو ہے پیچ و تاب مثل مو نہیں
پیچ ہیں سنبل میں مثل مو مگر خوشبو نہیں

جام نرگس میں کہاں شبنم جو نکلی آفتاب
یار کے آگے مرا آنکھوں میں اک آنسو نہیں

یاد گیسو میں ہوا میرا یہ دیہی سا بدن
مجھ پہ پھبتی کہتے ہیں مو باف میں گیسو نہیں

جسم ایسا گھل گیا ہے مجھ مریض عشق کا
دیکھکر کہتے ہیں سب تعویذ ہے بازو نہیں

دیکھے ہیں ہنسنے میں جسدن سے دندان یار
چین مثل گوہر غلطاں کسی پہلو نہیں

عشق میں مسرت ہو نہیں پر کوئی واقف نہیں
نشہ ہے جام مئے الفت میں لیکن بو نہیں

زلف جاناں میں نہیں کوئی دل وحشی اسیر
یہ عجب تاتار ہے جو ایک بھی آہو نہیں

ہو گیا ہے یہ فراق آفتاب و ماہ تو
یار کے رخسار آتش رنگ پر ابرو نہیں

ہو گیا ہے مثل مو میرا رنگ بنا سیاہ
آگے آنکھوں کے صنم جیسے مرے گیسو نہیں

رات دن ماتم کہتے ہیں بہ آواز بلند
دیر سے بہتر ہے کعبہ گر یہ تو نہیں تو نہیں

قمریاں دیوانہ میں کیونکر گلے ڈالیں طوق
باغ میں اک سرو مثل قامت دلجو نہیں

غزل آتش

آرزو ہے کہ تجھے سجدے سحر و شام کریں
ہمہ تن ہو کے زباں ورد ترا نام کریں

میرے ماتم میں نہ کپڑے وہ سیہ فام کریں
خود بھی رسوا ہوں مجھکو بھی بدنام کریں

گریۂ شادی مینا سے ہے ظاہر ہوتا
حال پر صوفیوں کی خندہ زنی جام کریں

سوئے چہ یار کا ہیں پاؤں ارادہ ہر گام
کعبۃ اللہ کے چلنے کا سرانجام کریں

غزل [illegible]

[illegible] ہوئی ہیں ہمیں [illegible]
[illegible] نہ تمنا م سر بین

[illegible] پیدا [illegible]
[illegible] جا سر بین

[illegible] طلب [illegible]
[illegible] سر بین

[illegible] اگر تا م سر بین
[illegible] خیال

[illegible] تا م سر بین

یک طرح حسن رخ زلف جنہین تو دکھلای — نشۂ عشق سے مستی سحر و شام کرین
شکوہ جاتا ہون تو منہ پہیر کے وہ کہتے ہین — نیند آئی ہے ہمین آپ بہی آرام کرین
بیٹہکر گوشۂ عزلت مین بول اتنا جو بیٹہ — قصد پہپٹ پڑنے کا آتش نہ در و بام کرین

غزل مومن خان

ہو گئی گہر مین خبر ہے منع وہان جانا ہمین — وہ بہی رسوا ہو خدا جسنے کیا رسوا ہمین
دمبدم روتا ہمین چار و طرف تکنا ہمین — یا کہین عاشق ہوئے یا ہو گیا سودا ہمین
ہر ستم صیاد کا کیا التفات آمیز تہا — بند کرنے کو قفس مین دام سے چہوڑا ہمین
یار تہی یا دشمن جان تہی الہی چارہ گر — لیچلے مرگے ہے زندان سے سوئے صحرا ہمین
طالع برگشتہ بخت خفتہ مت پوچہو کہ ہم — غش پڑے تہے پہر گیا وہ جھانکر سوتا ہمین
تو نجانی عشق بازی اور ہم نادان ہین — بے سمجہ کہتا ہے ناصح تو نے کیا سمجہا ہمین
یہ ستم کیا غیر پر کرتا وہ سچ پوچہو تو ہے — یار کے ناز بجا سے شکوۂ بیجا ہمین
کیا کہین ہم رہ گئی حیران تجہکو دیکہکر — اگیا دل یاد ای آئینہ رو اپنا ہمین
اہل ماتم اپنے روئین کسطرح منہ ڈہانپکر — مرتے مرتے پاس اس پردہ نشین کا تہا ہمین
ہمسے نازک طبع سے کب اوٹہ سکی بیداد چرخ — مر گئی مضمون جور یار جو سوجہا ہمین
مومن انکا تو نہا ملنے مین ہرگز اختیار — یہ شکایت ہی خدا سے ہے تو نے کیا ہمین

غزل نصیر

قدم نہ رکہہ مرے چشم پر آب کے گہر مین — بہرا ہے موج کا طوفان حباب کے گہر مین
کہی ہے دیکہکے وہ عکس رخ بساغر مے — نزول ماہ ہوا آفتاب کے گہر مین
مدام رند کرین کیون نہ آستان بوسے — حرم ہے شیخ مشیخت مآب کی گہر مین
ہمارے دلمین کہان آبلے ہین اے ساقی — چنے ہوئی ہین یہ شیشی شراب کی گہر مین
شتاب کو دیکہہ مری لگی برق آتش باز — خجل ہو چہپ گئی آخر سحاب کے گہر مین
ملا نہ کیونکہ کرون اختلاط کی باتین — حجاب کیا ہے اب اس بے حجاب کے گہر مین
نصیر دیکہہ تو کیا جلوۂ خدائی ہے — ہمارا اس بت خانہ خراب کے گہر مین

غزل معروف

مین رنج محبت کبھی راحت سے نہ بدلون
عیش غم و جہان اسکی مصیبت سے نہ بدلون
مجھسے کبھی یوسف کو اگر بدلے زلیخا
زندان مین پڑا رہون پر اس صورت سے نہ بدلون
یہ رنگ رخ زرد جو اب دیکھو ہو میرا
قارون بھی اگر بدلے دولت سے نہ بدلون

چمن بے نظیر

گر لاکھ کوئی مجھ پہ قیامت کرے برپا
تو بھی تری قامت کو قیامت سے نہ بدلون
اس عشق کی رسوائی مین ہے یہ مرتبۂ عزت
حرمت سے کوئی بدلے تو حرمت سے نہ بدلون
مالوف ہے دل مین غم الفت کی جو پیکان
گر بدلون خوشی سے غم الفت سے نہ بدلون
دی خضر اگر چشمۂ حیوان بہی تو ہرگز
واللہ میں اس چشم عنایت سے نہ بدلون

جنت کو اگر دیدے کوئی اسکی گلی سے
مر جاؤں و لے تو بھی میں جنت سے نہ بدلوں

تو چلے ہے کہ ای شعلہ خواب لے یہ کروٹ
یہ یاد رہے تیری شرارت سے نہ بدلوں

ایسی ہے حلاوت تیری لوبے کی شکر لب
میں شرع میں بھی قند کی شربت سے نہ بدلوں

معروف مرے پاس ہے وہ گنج قناعت
اسکندر و دارا کی بھی شوکت سے نہ بدلوں

غزل میر تقی

جنوں پر یکی باتیں دشت اور گلشن میں جب چلیاں
نہ چوب گل نے دم مارا نہ چھڑیاں بید کی ہلیاں

گریباں شور محشر کا اوڑایا دہجیاں کر کر
فغاں پر ناز کرتا ہوں کہ بلبل تک سے ہٹیلیاں

تفاوت کچھ نہیں شیریں و شکر اور یوسف میں
سبھی معشوق گر پوچھو تو سب مصری کی ہیں ڈلیاں

تیری غمزے نے جور و ظلم سے آنکھیں غزالوں کو
بیابانیں کہا مجنوں کو آنکھوں کے تلے ملیاں

چمن کو آج مارا ہے یہاں تک رشک گلشن نے
کہ بلبل سر پٹکتی ہی نہیں منہ کھولتی کلیاں

مری آہ سحر کی برچھیاں سختی کی پر لوہے
نگاہیں کرکے گر پڑتی ہیں بجلی کی ہی چلبلیاں

صنم کی زلف میں کوچہ ہی رستہ ہر اک ہو پیر
نہ دیکھی ہونگی تو نے خضر یہ ظلمات کی گلیاں

دیوانہ ہو گیا تو میر آخر ریختہ کہکر
نہ کہتا تھا میں اے ظالم کریہ باتیں نہیں بھلیاں

غزل انشا اللہ خان

حیف ایام جوانی کے چلے جاتے ہیں
ہر گھڑی ذکی طرح ہم بھی ڈھلے جاتے ہیں

سامنے آنکھوں کے ڈستا ہی چمن نرگس کا
کہکے آتا ہوں ابھی آپ چلے آتے ہیں

ناخنہ کیا پھیر وہو عارض پہ ابھی کیا ہی ملال
خط کا کچھ دخل نہیں گال ملے جاتے ہیں

یاد ہیں اس خط نوخیز کے چون داد خط
اشک سبز آنکھوں سے ہر وقت بہی جاتے ہیں

آسیا آنکھ کی ہے چشم تر اپنے جس سے
روز چھاتی پہ مری مونگ دلے جاتے ہیں

گرم ہو آپ جو ٹک ملتے ہیں انشا سے کبھی
آتش رشک سے اغیار جلے جاتے ہیں

غزل نظیر

صفائی اسکی جھلکتی ہی گورے سینے ہیں
چمک کہاں ہے یہ الماس کے نگینے میں

نہ موتی ہے نہ کناری نہ گوکھر دتس پر
سجے ہی شوخ کی انگیا بنت کی سینے میں

جو پوچھا میں نے کہاں تھے تو ہنس کے یوں بولے
میں لگ رہی تھی اس انگیا موتی کے سینے میں
پڑا جو ہاتھ مرا سینہ پر تو ماتھے چمک
پکاری آگ لگے آ اس قرینے میں
جو ایسا ہے تو اب روز ہم نہ آویں گے
کبھو جو آئے تو ہفتے میں یا مہینے میں
کبھو سک کبھو بس کبھو پیالہ پٹک
دماغ کرتے تھے کیا کیا شراب پینے میں

غزل جان صاحب

[illegible]

غزل غالب

بیگا جو ناز و ادا اُس بت لاثانی میں	ایک ہی بات نہ تھی یوسف کنعانی میں
عشق میں دیتا ہوں میں لیلے کی کا دہن جانکو	دسترس کہرے کہاں قیس بیابانی میں
چرخ نے مینہ مہتاب کو کانوں میں دیا	شور رہا شک ہر مری اشک کی طغیانی میں
جان مردوں کی پھری لب سے جو نکلے دشنام	کیا مسیحائی ہے اُس لعل بدخشانی میں
کار شمشیر کا کرتا ہے خیال ابرو	داغ اس کا ہی ازل سے مری پیشانی میں
پہنکر ہو دیگا خوش شال دوشالہ کوئی	ہم بھی ہیں شاد ہی غالب ترے عریانی میں

غزل رضا

خواہ نزدیک کہو خواہ رکھو دور ہمیں	دیکھنا ایک نظر تمکو ہے منظور ہمیں
دشت گلشن کی کری سیر یہ کسکا دل ہے	اس تکالیف سے یار رکھو معذور ہمیں
ہجر کی رات تو ٹلتی ہے نہیں ہے یارب	کیا دکھاویگی اب آخر شب دیجور ہمیں
صورت حق تو ہر آئینہ میں ہے جلوہ نما	دیدہ حیرانی سے اپنی نہیں مقدور ہمیں
اب ترا پینے کی بہی طاقت نہ رہی ہمکو رضا	اسقدر آہ کیا ضعف نے رنجور ہمیں

غزل شاہ عالم

عاجز ہوں ترے ہاتھ سے کیا کام کروں میں	کر چاک گریباں تجھے بدنام کروں میں
رم رہتا ہے ای تند خو گواب کی تو مجھے	پر دیکھہ تو کیسا ہی تجھے رام کروں میں
اس دور جہاں میں بھی شب شکوہ تجھی سے	کیوں کچھہ گلہ گردش ایام کروں میں
حیران ہوں ترے ہجر میں کس طرح سے پیارے	شب روز کو اور صبح کو میں شام کروں میں
مجکو شہ عالم کیا اس رب نے نہ کیونکر	اللہ کا شکرانہ انعام کروں میں
آوے جو تصرف میں کر میکدہ ساقی	یکدم میں خموں کے خم انعام کروں میں

غزل درد

مژگان تر ہوں یا رگ تاک بریدہ ہوں	جو کچھہ کہ ہوں سو ہوں غرض آفت رسیدہ ہوں
کھینچے ہے دور آپ کو میری فروتنی	افتادہ ہوں پہ سایۂ قد کشیدہ ہوں
ہر شام مثل شام ہوں میں تیرہ روزگار	ہر صبح مثل صبح گریباں دریدہ ہوں

ارمان ہے کوئی گل تو مرے ساتھ خندہ زن
بنا وہ میں تو موج نسیم وزیدہ ہوں
پیدا کیا ہے آبلۂ دل کہ بعد مرگ
سنگ مزار میں بھی نہیں آرمیدہ ہوں
اے درد جا چکا ہے مرا کام ضبط سے
بن غمزدہ تو قطرۂ اشک چکیدہ ہوں

غزل مجبو

چمن بے نظیر

یوں وہ رخ ہے حجاب میں روشن
ماہ جوں ہے سحاب میں روشن
اوسکی بتی ہیں یہ بلاق نہیں
شمع ہے آفتاب میں روشن
یوں سدا رووگے ... جب روشن
آنکھیں دیکھوگے تو پھر اے سمجھو
... خواب میں روشن

غزل سوز

شہد مین جیسے مگس ہم حرص مین پابند ہین
وائے غفلت اس سے زیدا نہین لوح منند ہین

رزق کا ضامن خدا ہے شاید کلام اللہ سے
تس پہ بھی اے صورتونکی روز حاجتمند ہین

معتبر وہ نہین دیکھتے ہین اپنی انکھونسی ہنوز
یہ برادر یہ پدر یہ خویش یہ فرزند ہین

تو بھی رعنائی سی ٹھوکر مار کر چلتے ہین یار
سوچتی اتنا نہین ہم خاک کی پیوند ہین

جب تک آنکھین کھلین ہین دیکھہ دیکھہ لینگے یار
مند گئین جب آنکھڑیان تب سوز سب آنند ہین

غزل سلطان

گل کہ بستر تھے سیتر تجھہ بن
ایک آفت تھی رات بھر تجھہ بن

میرے حق مین تو وہ ہی دوزخ ہے
جاؤن مین خلد مین اگر تجھہ بن

کفر کسکا ہے اور کیا اسلام
اب اپنی نہین خبر تجھہ بن

ہو درخت امید بار آور
عمر کا کچھہ نہین مزا تجھہ بن

آرہی ہے لبون پہ جان حزین
دم کا دم مین نہین اثر تجھہ بن

تو ہے اے ماہ ایک ہمدم ہے
کون لیجاوے وہان خبر تجھہ بن

گر مین سلطان ہفت کشور ہون
ایک مفلس ہون سیمبر تجھہ بن

غزل حاجی

ٹپکتے ہین ترے آنکھونکو ای یار چمن مین
کیا چپکے کھڑے نرگس بیمار چمن مین

ہو جاے گی بیزار ہر ایک پھول سے بلبل
تو جاکیو مت زینت گلزار چمن مین

جو آج تو آئی ہے صبا اور طرح سے
شاید کہ وہ پہونچا ہے طرحدار چمن مین

ہم وحشیونکا رہیو بیابان سلامت
اب سیر سے مطلب ہے نہ کچھہ کار چمن مین

تاکید ہے دربانونکو یہ باغ مین جاکر
آجاے یہ حاجی نہ خبردار چمن مین

غزل عاشق

دونو رخسار ماہ پارے ہین
ابرو اور خال چاند تارے ہین

مین نے وہ لول کھلے مارے ہین
تم ہمارے ہو ہم تمہارے ہین

نہین بوند مین عرق کی چہرہ پر
چاند کی منہ پہ یہ ستارے ہین

ایکباری تو خواب مین آؤ
کب سے مشتاق ہم تمہارے ہین

عین مجلس مین آنکھہ مارو ہو
ہیچ بتاؤ یہ کیا اشارے ہین

راتین کاٹین ہین تارے گن گن کے
تنکے چن چن کے دن گذارے ہین

جنکو کہتے ہین غول صحرا کے
وہ مرے آہ کے شرارے ہین

غزل [illegible]

بل سے [illegible] پیچ مین کسکو لاوے صاحب
[illegible] سنوارے ہین

دل بیتاب سرو و [illegible] ہین
ابرو نہین یہ آرے ہین

عاشق ہو [illegible] اوس پیارے ہین
ہو گئے سب عدو ہمارے ہین

غزل ذوق

تاب کے ضبط فغان آہ مجھے تاب نہین
ناصحا صبر کی واللہ مجھے تاب نہین

دلکے یان ٹکڑے ہی تہہ دہن کہین مانند کتان
بس ہے حسرت دید کی ایماہ مجھے تاب نہین

صفحہ دلسے مٹاؤ مری تمثال بتان
بت پرستی کی اب اللہ مجھے تاب نہین

حوصلہ تنگ ہی یہان بیہودہ گوئی تا چند
بس زبان کیجیے کوتاہ مجھے تاب نہین

ہمنشین چاہ مین یوسف جو پہنسا ہائے غضب
اوڑ ہی دنیا سی کہین چاہ مجھے تاب نہین

جی ہی کہو یا غم ہجر نہین روتے روتے
آہ ای شمع سحرگاہ مجھے تاب نہین

غم ہجران سی ہوئی رونق بیدلکو نجات
آگے غمخواری کے یا شاہ مجھے تاب نہین

غزل سودا

باتین کدہر گئین وہ تیری بہولی بہولیان
دل لیکے بولتا ہے جواب تو یہ بولیان

ہر بات ہی لطیفہ و ہر یک سخن ہے رمز
ہر آن ہے کنایہ و ہر دم ٹہٹولیان

حیرت نے اسکو بند نکرنی دی پہر کبہو
آنکہین جس آدمی نے تیری منہ پہ کہولیان

اندام گل پہ ہو نہ قبا اس لیے چاک
جون خوش جہونکی تنچ سکتی ہین چولیان

ساقی پہونچ کہ تجہ بن اس ابر بہار مین
پڑتے نہین تگرگ برستی ہین گولیان

کسطرح ہووے آنکہونکی کاوش سے دلکو چین
مژگان نکر سکین تو نگاہین ٹٹولیان

کیا چاہے تجھے سر انگشت پر حنا
جس نگینہ کی خون مین چاہین ڈبولیان

جون برف ہو گئی ہین خنک اب تابن ہند
انسے تو بلکہ گرم ہین کابل کی بولیان

سودا کی دلسے صاف نرہتی تہی زلف یار
شانے نے بیچ پڑ کی گرہ اسکی کہولیان

غزل صمصام

رات دلبر نے جو آنکہونمین لگائی انکہین
خانۂ چشم مین ہوائی نہ سمائی آنکہین

ہم اسیرونکو نکچہ گل سے نہ گلشن سے خبر
پہنس گئے دام مین کہلنے بہی نپائی انکہین

منہ ملا دلکو پہنسا دو رہوئے آخر کار
دیکہہ مین دیکہا تو کچہہ کام نہ آئی آنکہین

کس بلا آموز کی صحبت کے ہے یہ تاثیر
آج کچہہ شوخکی بیڈہب نظر آئی آنکہین

اور دنیا مین طرحدار نتہا کیا صمصام
ایسی بے مہر سے تو اکی لگائی آنکہین

غزل احسن

جیٹھو [illegible]

صبح سے شام تلک تاب بجز رونے ہین
اپنی آنکہون نے یہ کیا ہے یہ کیا ہوتا ہے

آج وہ کرتا ہے رقیب ہم سے ترا کیا ہوتا ہے
سامنے میری کہین ہو سکی نہیں ہوتی ہین

ہو فانی کی کا بتون سی کی جو کرے ہے شکوہ

غزل نکہت

کیا جانین نہین ہین بے تیر مجروح ہوئے ہین
اسقدر روتے ہین شب کوئی بتان ہین جاکر

نالے سے نالہ و گریہ سے مجروح ہوئے ہین
عدو جلتے ہین تیرے شعر کو سنکر احسن

دوست کہتے ہین کہین ایسے بہی تحریر ہوتے ہین

غزل نظیر

کیون نہو عام یہ وہ جلوہ تماشہ گردن
ماہ وہ بی جیب سے نکلتا ہے ولا تیرے گردن

ہاتھ سے رکھ دیا تو قلم رشک مسیحا کہدے
غرق دریائے محبت کی نہیں ملتی لاش
دل بیمار رہے عشق میں کیونکر سرسبز
چھیڑ مت زلف کی مار کو تو وبا میں ڈال
تین دن چشم کے بیمار کا کر اپنے علاج
لوگ کہتے ہیں کہ ہیں پھول تیرے کشتے کے
عمر اک ہفتہ نہیں باغ میں اے گل مت بھول
چار حرف اس بت پرخو کو اور پہنچ نظیر

نسخے بدلے ہیں جہاں کے حکما تیرے دن
ورنہ ڈوبا ہوا نکلے ہے سدا تیرے دن
خاک سے دانہ کو ہے نشو و نما تیرے دن
سانپ کے کاٹے کو دیتے ہیں بہا تیرے دن
ہوتی معلوم ہے تاثیر دوا تیرے دن
مہندی ہاتھوں کو تو قاتل نہ لگا تیرے دن
رنگ بدلے ہے زمانے کی ہوا تیرے دن
آپ سے آپ جو ہو جا کے خفا تیرے دن

غزل عبداللہ

شب کٹی ہجر میں اور دن کٹا غمخوار میں
جسنے دیکھا اسی خود مطلب و خود غرض کا یار
کم سنا عشق میں ہوگا جو سنا ہوگا کہیں
ذبح کرنے سے مرے فائدہ کیا تجھکو ملا
قیس و فرہاد سے لاکھوں ہیں یہاں عبداللہ

کہہ دیا دل کو عبث یار کی عیاری میں
آشنا پورا نہ دیکھا ہے کہیں یاری میں
گھر دیا سر دیا اور دل دیا دلداری میں
ہاتھ کیا آیا ترے ایسی ستمگاری میں
آخرش مر ہی گئے عشق کی بیماری میں

غزل جہادی

شب وصال میں کیا یار سے دوچار ہوئیں
منع نہ کر مجھے رونے سے اے گل خوبی
تجھے خیال جو بت صید افگنی کا ہے
جو دیکھی ہے تری گالونکی بالیکی مچھلی
جو تیری تیغ جہادی شہ مجھ سے منہ موڑے

رہا فراق میں جیتا تو شرمسار ہوئیں
چمن ہے کوچہ ترا ابر نوبہار ہوئیں
لگا دے تیر مجھے مفت کا شکار ہوئیں
مثال ماہی کے بے آب بیقرار ہوئیں
تو پہلے وار میں دریائے غم کے پار ہوئیں

غزل آصف

تری تیغ جب ہم علم دیکھتے ہیں
جو جلوہ صنم تجھ میں ہم دیکھتے ہیں

وہیں سر کو اپنے قلم دیکھتے ہیں
خدائی خدائی میں کم دیکھتے ہیں

غزل نظیر

تماشا خدائی کا ہم دیکھتے ہیں
بتوں کی گلی میں شب و روز ہم دیکھتے ہیں
نہ جلدی کا ہے آرزو نہ میرا مسیحا
کوئی دم ہیں راہ عدم دیکھتے ہیں
گذرتے ہیں سو سو خیال اپنے دل میں
کسی کا جو نقش قدم دیکھتے ہیں
جو چاہوں لکھوں تجھ میں حال اپنا
تو ہاتھوں کو اپنے قلم دیکھتے ہیں
لئے تم ہو پیرے رقیبوں سے جا کر
ستم ہیں کہ سو سو ستم دیکھتے ہیں

تفرقہ ہوتا ہی ایسا ہی گل اندام کہیں
مے کہیں شیشہ کہیں ساقی کہیں جام کہیں

دلکی بیتابی نہیں ٹھہرنے دیتی ہی مجھے
دن کہیں رات کہیں صبح کہیں شام کہیں

ایدل و جان کیجے کس کسکو سبھی مانگتے ہیں
نیند ہرا او ریاں کہیں زلف سیہ فام کہیں

نامہ بر نامہ لکھوں یا میں زبانی کہدوں
خط کے پرزے یہ لکھوں قاصد انام کہیں

دل ہی اور جان کفایت نے سبھی کی ہی نظیر
گل کہیں غنچہ کہیں بلبل بدنام کہیں

غزل فیض

خط جادہ ہوں یا میں نقش پا ہوں
غرض افتادگاں کا رہنما ہوں

جو ناکارہ ہوں یا میں کام کا ہوں
تمہارا ہوں بھلا ہوں یا برا ہوں

کہوں کیا اپنے جینے کی حقیقت
جو اکدن خوش ہوں تو سوں تک خفا ہوں

عبث رکھتے ہیں مجھپر تہمت مرگ
بہت راتوں جگا تھا سو رہا ہوں

کہے ہے شخص کوئی عکس کوئی
خداوندا نہیں معلوم کیا ہوں

نہ پہچانو مجھے گر آپ تو کیا
مگر میں آپ کو پہچانتا ہوں

تامل شرط ہے اے اہل معنی
کتاب فقر کا میں ماعما ہوں

نہ کر اس چشم کا پھر مجھکو بیمار
ابھی اے فیض مر مر کے جیا ہوں

غزل ہدایت

رہیں خط تقدیر یہ سبکی سب پیشانیان
پیش آتی ہیں وہی باتیں جو ہیں پیشانیان

غیر نے باتیں جو کچھ کہیں تو نے وہ سب مانیاں
ادر ہمسے تیری اے لالہ یہ نافرمانیان

دیکھ صورت کو تری آئینہ سا میں رہ گیا
چشم تہی حیرت زدہ جو دیدہ قربانیان

بے نصیبوں سے یہ پوچھی منزل مقصود کو
خاک راہ دشت صحرا ہم نے کیا کیا چھانیان

کھینچ سکتا ہی مصور یہ کوئی ناز و ادا
مانی و بہزاد نے بھی تیری آئینہ مانیان

گاہ گریاں گاہ نالاں گاہ خنداں گہ خموش
ہم دیوانوں کی ہیں باتیں سب یہ کچھ دیوانیان

میرے سر کی قسم تجھ کو ہدایت سچ بتا
کس سے سیکھی چشم تیری یہ گہر افشانیان

غزل رحمت

سارے جہاں میں خوب نمایاں ہے یہ زبان
اردو کی دوستدار نمایانی ہے یہ زبان
مجلس میں ہیں شور و شار مجالس ہی یہ زبان
باہم سے قطرہ قطرہ بتاتی ہے یہ زبان
کوئی نہ فیکر سے اس زبان کو
جو نے سرنار کھلاتی ہے یہ زبان
اے یار دل ندیدہ سی بیقرار کرے نہیں
اسکا رہی بدکار بتاتی ہے یہ زبان

حسن نظیر

رحمت خدا کی اسپہ جس نے کہیں سب
حق کی ثنا و صفت بتاتی ہے یہ زبان

غزل اشرف

[illegible]

[illegible]

در بلا بودن به از بیم بلا مشہور ہے | کاش جو ہونے ہو جلدی ہو بلا سے چھوٹ جائیں
بزم خوبان مین تماشا ایک سے نکلین | خاطرین نازک بہت انکی ہین شاید ٹوٹ جائیں

غزل ناسخ

ہے عجیب طرح کی وحشت ترے دیوانے مین | جو نہ آبادی مین لگتا ہے نہ ویرانے مین
ہوں وہ میکش کہ نہ مستی مین کبھو ہاں کبھی | لاکہہ قلقل کہے شیشہ مجھے میخانے مین
آفتاب آہین اگر آوے تو آبن جاوے | نور کا دخل نہین میرے سیہ خانے مین
حشر تک جی ہی مین بیہوش ہون الساقی | کاش می بھر دے مری عمر کی پیمانے مین
نازکی سے ہوا قاتل ہے حالت کا تریک | یان لگا زخم تو وان درد اٹھا شانے مین
کسطرح طایر دل ہو تیرے چہرے پہ نثار | شمع رو طاقت پرواز ہے پروانے مین
بال تو مارے تری زلفوں نے بیدردی مین | جس سے مر ہاتھ کی مانند ہو گر شانے مین
عشق مین دل نے پھنسایا تو ہوا غیر دنکو رنج | نہین نیے امین مروت جو ہے بیگانے مین
پارہ شیشہ دل نصیب ہے ہر روز نہین | کیجے عیش زمستان مرے کاشانے مین
یہان تو بجلی بھی سنبھل جاتی ہے گرتی گرتی | شمع کی ٹھہرین قدم کیا مرے ویرانے مین
نوش کر شوق سے دل کہو لکے صرفہ کیا ہے | خوف بدہضمی کا ناسخ نہین غم کھانے مین

غزل کمتر شاہ

خریدار ہے کب نہان بیچتا ہون | متاع دل اپنا عیان بیچتا ہون
خریدار تم ہو کیا چاہتے ہو | مین دل بیچتا ہون مین جان بیچتا ہون
زلیخا سا ہو گر خریدار یوسف | تو مین سب کا سب کاروان بیچتا ہون
کہا مجھسے قاتل نے سر بیچتا ہون | کہا مین نے ای مہربان بیچتا ہون
اگر تو مرے چھیڑنے کو ہے کہتا | نہین بیچتا ہون تو ہان بیچتا ہون
بجا نام ہے اسکی ان مین تو کمتر | اب آگی رہا کیا عیان بیچتا ہون

غزل نظیر

لیتا ہی جان ہے میری تو مین سربدست ہون | ای یار مین تو کشتہ روز الست ہون

یکدم سے زندگی کے لیے مت اوٹھا مجھے
ہے ہجر مین تو نقش زمین کا نشست ہون
تو مست کر شراب سے ای گلبدن مجھے
مین آپ اپنے نشہ دلکا شکست ہون
دوری طریق مجھکو سمجھو نہ زاہدان
گر تو خدا پرست ہے مین بت پرست ہون
ان سنگدل بتو نکا گلہ کیا کرون نظیر
ظالم مین تری چشم گلابی سی مست ہون

[illegible]

غزل میر تقی

عالم جسم سو بسمل نشہ ابر کرتا ہون
محتسب تو دہ ا سے نبای سرخی تو
ہستی سو ا برابر کرتا ہون
بیٹہ کو کیا ہے خراب مین عبث
کوئی بھیجے ہے پیمبر
نشنگی پیر عنا بسر کرتا ہون

سر تلک آب تیغ مین ہون غرق | اب تئین آب آب کرتا ہون
جی مین پھرتا ہی میر وہ میرے | جاگتا ہون کہ خواب کرتا ہون

غزل کتور

پڑی ہے جب سے وہ میرے نظر مین | لگی ہے آگ سینہ مین جگر مین
نشان ہرگز نپایا ہے دہن کا | بہت ڈہونڈا مین اوسکو بحر و بر مین
ٹپکتا ہے جگر خون ہو کے آخر | رہا باقی نہ آنسو چشم تر مین
چمکتا ہے اسی بیرنگ کا رنگ | بچشم باصرہ لعل و گہر مین
جدائی مین حیفا جو کے عزیزو | نہین باقی ہے حالت کچہ کتور مین

غزل اوباش

باغبان نخل محبت مین ثمر ہے کہ نہین | کوئی اس باغ مین الفت کا شجر ہے کہ نہین
مو سے باریک بتاتی ہین کمر اوسگل کی | نہین معلوم کہ اوس گل کے کمر ہے کہ نہین
بیٹھے ہے کوچے مین مجھے دیکھا تو رک کر بولے | یہان سے اوٹھ جائے آب آپکا گھر ہے کہ نہین
ہجر کی شب نگھٹی گھٹ گئی سب عمر مری | یا الہی شب ہجران کے سحر ہے کہ نہین
سچ بتا مجھکو صنم خدا کی سوگند | وہ تیری مہر کی انگلی سے نظر ہے کہ نہین
بال و پر توڑ کے صیاد لگا یون کہنے | کوئی بتلاؤ کہ اس مرغ کی پر ہے کہ نہین
وہ جو اسطرف سے گذری تو لگی یون کہنے | میان اوباش کا اس رہ مین گذر ہے کہ نہین

غزل مفتون

بتان جبکہ زلف دوتا باندہتی ہین | گرہ مین دل مبتلا باندہتے ہین
نہین سنستی بلبل اپنے چمن مین | ہم اب آشیانہ جدا باندہتے ہین
مین یہان خوش رہا ہون ہاتہون سے اونکے | جو پاؤنپہ اونکے حنا باندہتے ہین
جفا کھینچینگے پر نہ تارینگے جی کو | یہ ہم تم سے شرط وفا باندہتے ہین
گرہ دیکے سر پر جو بالونکا جوڑا | یہ حافظ کمر خوش ادا باندہتے ہین
ہر ایک تار مین اوسکے دلہاے عاشق | بہم جمع کر کر بلا باندہتے ہین

میان حال مفتون کا دیکھا نہین | کہ اب ہر پیچ مین بلا باندہتے ہین

غزل سراج

عید وصل سرو قد سے ہین مبارکبادیان | [illegible] ارشادیان
عالم بالا سے آتی ہین [illegible] | [illegible]
کیا تبسم [illegible] | [illegible] شادیان

غزل مکین

صاف ہو تونے نگاہو تکی ہے کرتا ہی قتل | ختم ہین اوس ظالم خونریز پر جلادیان
یاد نہین زنجیر الفت اور گلے مین طوق غم | کیہہ دل وحشی کو ہے کیونکہ ہو آزادیان
کیا پڑے چلے دام نگاہ مہربانی سے ترے | صید ہوتا وین یہان صیاد کی صیادیان
گرچہ پہلے اپنی شوخی سے نہین آتی ہی باز | پہر وہ تا ابتک نہین مجنون بہی اپنی وادیان

طاق پر سے دلکی گرجاتا ہی آئینہ سر آج | اڑاتی ہیں مجھے حباب کی طرح ہیں شادیاں

غزل

دیوانہ ترا عاشق زار ہوں میں | فدا تجھ پہ مدت سے اے یار ہوں میں
فریبوں میں کب تیرے آتا ہوں ظالم | فریبی جو تو ہے تو عیار ہوں میں
جسے تو نے کاٹا موا ہے اجل وہ | سمجھنا تری زلف کو مارا ہوں میں
اگرچہ تو گل ہے و یا چشم نرگس | تری باغ تازہ کا اک خار ہوں میں

غزل ایمان

گر نہ اٹکی ہو تری زلف کی زنجیر میں جان | آہ جاتی رہے یک نالہ شبگیر میں جان
آنجیوان سے بجھا ہے مگر اسکا پیکان | تازہ پڑتی ہی تری تیر سے نخچیر میں جان
وہ جو گستاخ ہیں کیا بات ہے انکی پیارے | یہاں تو جاتی ہے نکل ایک ہی تقصیر میں جان
اُسطرف بہی تو کسی روز کمان ابرو چل | نہ ہو صید حرم کی کہیں تجھ تیر میں جان
آوے یہ دم کہ تو اعجاز مسیحائی پر | بات کہنے میں پڑے قالب تصویر میں جان
شعر ہوتا ہے کب ایمان کسی کا دلچسپ | جب تلک معنی شیریں نہو تحریر میں جان

غزل شاہ ظفر

جلایا آپ ہم نے ضبط کرکے آہ سوزاں کو | جگر کو سینے کو پہلو کو دلکو جسم کو جاں کو
ہمیشہ کنج تنہائی میں ہم مونس سمجھتے ہیں | الم کو یاس کو حسرت کو بیتابی کو حرماں کو
تری اندام و رو و قد و زلف و خط سے خجلت ہے | سمن کو ارغواں کو سرو کو سنبل کو ریحاں کو
جگہہ کس کس کو دوں دل میں ترا تہو نسی الفت | کٹاری کو چھری کو بانک کو خنجر کو پیکاں کو
ترے دندان و لب نے کر دیا بیقدر عالم میں | گہر کو لعل کو یاقوت کو ہیرے کو مرجاں کو
لڑا کر آنکھ اُن سے ہم نے دشمن کر لیا اپنا | نگہ کو ناز کو انداز کو ابرو کو مژگاں کو
نہیں قلقل دعا دیتا ہی شیشہ دمبدم ساقی | سبو کو خم کو مے کو میکدے کو مے پرستاں کو
نہو جب تو ہی اے ساقی بہلا پھر کیا کری کوئی | ہوا کو ابر کو گل کو چمن کو صحن بستاں کو
بنایا اے ظفر خالق نے کب انساں سے بہتر | ملک کو دیو کو جن کو پری کو حور و غلماں کو

غزل شاہ ظفر

کہوں کیا رنگ اس گل کا اہاہاہا اہو ہو ہو
ہوا رنگ چمن سارا اہاہاہا اہو ہو ہو
نگہ جبھر کے ہی وہ کس کس مژے دلکے زخموں پر
مزے لیتا ہوں میں کیا کیا اہاہاہا اہو ہو ہو
شرار و برق میں کیا فرق سمجھو نہیں کہ دونو میں
ہے اک شعلہ بھبوکا سا اہاہاہا اہو ہو ہو
بلا گرداں ہوں ساقی کے کہ جام عشق سے مجکو

تضمین ظفر

دیا ہو جنت رخ نے اک ایسا اہاہاہا اہو ہو ہو
تری صورت پرستی کی کہوں نہیں کیا
دکھا صورت میں دیکھا ہی اہاہاہا اہو ہو ہو
کریں صورت ہے ایسی تیغ قاتل میں
کھلا جانے صلا دو کیا ہی اہاہاہا اہو ہو ہو
سر ہر خنجر کے گویا ہاہاہا اہو ہو ہو
ظفر عالم گہوں میں کیا طبیعت کی روانی کا
ہے اک انداز ہوا اور دریا اہاہاہا اہو ہو ہو

غزل آتش

ٹھوکریں مار کے مردونکو جلاتے نہ چلو
رشک سے خاک میں زندونکو ملاتے نہ چلو

اونکی پازیب کی جھنکار کی آتی ہے صدا
فتنۂ حشر کو بدخواب جگاتے نہ چلو

باغ میں آتی ہو ساپہنہ اُنکے تو پھر لو دو گام
کبک و طاؤس کا جھگڑا ہی چکاتے نہ چلو

برق و شمشیر کی اچھی نہیں چالیں چلنی
راہ کو کاٹتے جادہ کو جلاتے نہ چلو

مایل حسن کو منہ پھیر کے کہتا ہے وہ شوخ
خاک طینت ہو تو دامنے جلاتے نہ چلو

گر ہی پڑتے ہیں کنوؤں اندر گڑہوں میں گیر
ذقن و ناف کے عالم کو دکھاتے نہ چلو

دو قدم ساتھ جو چلتا ہو نہیں گریاں اُسکے
یہی فرماتے ہیں ہنسکے ہنساتے نہ چلو

گوشمالی وہ نہ گلگشت میں گل کو پیارے
طفل غنچہ ہے غریب اوسکو ڈراتے نہ چلو

پرمشقت ہی رہ عشق چلے ہو دو گام
کوسوں دریا جو پسینے سے بہاتے نہ چلو

منہ چھپا کر یہ نکلتا ہی تمہارا اندھیر
رہ نشین عاشقونکو راہ بتاتے نہ چلو

شوق رفتار کرو گرم روی کی نہ سہی
کون سی چال ہے یہ آگ لگاتے نہ چلو

بھاگ کر عاشق شیدا سے کہاں جاؤگے
قدم آہستہ رکھو ٹھوکریں کھاتے نہ چلو

اپنے ہاتھوں سے نہ اندھوں کا گلا کٹواؤ
یوں چلو پاؤں کی آواز سناتے نہ چلو

کوئی معشوق الی عاشقو جاتے ہو تو جاؤ
یہ شگوں خوب نہیں خاک اوڑاتے نہ چلو

اُن سے کہدے کوئی آتے ہیں جو یہ لکہ ابر
چشم آتش کی طرح آنسو بہاتے نہ چلو

غزل جرأت

اے دلا ہم ہوئے پابند غم یار کہ تو
اب اذیت میں بھلا ہم ہیں گرفتار کہ تو

ہم تو کہتے تھے نہ عاشق ہو اب اتنا تو بتاؤ
جا کے ہم روتے ہیں پہروں پس دیوار کہ تو

ہاتھ کیوں عشق بتاں سے نہ اوٹھایا تونے
کف افسوس اب ہم ملتے ہیں اک بار کہ تو

وہی محفل ہی وہی لوگ وہی ہے چرچا
اب بھلا بیٹھے ہیں ہم شکل گنہگار کہ تو

ہم تو کہتے تھے کہ لب سے نہ لگا ساغر عشق
مے اندوہ سے اب ہم ہوئے سرشار کہ تو

یہی جگہہ جی کا پھنسانا تجھے کیا تھا درکار
طعن و تشنیع کی اب ہم ہیں سزاوار کہ تو

[illegible]

غزل شہید

[illegible]

اٹھہ ہو سونکا ہون نور کراسن ہت اوبشر کا
صبحکے دو شام کی دور روز دو شب کی دو

بوسے اوس رخ کی ہیاپے ہم سب جو دینے لگی
کہکے یون ہنس اب کے دو یہ جیکی و یہ تب کے دو

لکہہ شہید ہے اور ہی شعرین تبدیل ردیف
دلربا کو بھیجے ہین سنتے اس ڈہب کے دو

غزل سودا

آلودہ قطرات عرق دیکھہ جبین کو
اختر پڑے جہلکے ہین فلک پر سے زمین کو

آتا ہے تو آ شوخ کہ مین دیکے ہاہون
مانند حباب اپنے دم بازپسین کو

دیتی ہے نہین چین بدا اپنے گمان کے
ساتھہ اوسکے مین جاتا ہون کوی جان کہین کو

ہرگز بجہان رہ بہی اسکو نہو گے
لگتا نہ مری نام ہی گر عیب نگین کو

جون دانہ سمجہہ مور دابر کرم حق
زاہد در میخانہ کے ہر خاک نشین کو

اک گل ہی چمن مین شنوا گوش نہین ہے
دے مرغ گرہ سینے مین فریاد حزین کو

مطلب کے مرے عرض یہ یکبار ہی سودا
ثانی نہ چہوا یا کبھی اس لب سے نہین کو

غزل محتسب

سر سبز سبزہ ہو جو تیرا پایمال ہو
ٹھہرے تو جس شجر کے تلے وہ نہال ہو

موے کمر ہے یون بدن یار مین عیان
در نجف کی جرم مین جسطرح بال ہو

گل کی زبان گنگ ہے تو تنگ پا سرو
کیا عندلیب کبک مین بول چال ہو

رند و ضرور رقص ہو بزم شراب مین
ہاتھہ آئی گر نہ بہانڈ تو صوفی کا حال ہو

موذیکو بعد مرگ بہی آرام ہے محال
کسطرح زیر تیغ یہ گینڈیکی ڈہال ہو

دودو نہ میری انکہو مین کیونکر ہون پتلیان
آٹھون پہر جو تیری تصویر مین خال ہو

کیا نیند آئی ہو جو یہی رات بہر خیال
گل تکیہ کے عوض کوی مخمل کا کلال ہو

گر محتسب کو خون ہمارا ہوا حلال
یارب بہلا شراب تو ہم پر حلال ہو

غزل ہوس

تو نے رعنائیکی قامت جو دکھائی مجھکو
روش سرو چمن پہر نہ خوش آئی مجھکو

دل ما سینہ مین جون برق ہے شب بیتاب
کس نے یاد اوسکی تبسم کی دلائی مجھکو

ہاتھہ سے آبلہ پا رنگ کے تنگ آیا ہون
کوچۂ یار تلک کب ہو رسائی مجھکو

جان گر تن سے جدا ہو تو جدا ہو لیکن
جان منظور نہین تیری جدائی مجھکو

ہائے ہستی کی دہین سوجھ گئی کیفیت
مے گلرنگ جو ساقی نے پلائی مجھکو

نہ ہوئی غم سے کسیطرح رہائی ہیہات
وصلکی دن بہی رہا خوف جدائی مجھکو

غزل مصحفی

بھیجا کسی پہلو سے نہ جب جو گیا او بہہ وہ ہو
فتنہ برپا ہوا آفت نظر آئی مجھکو

غزل [illegible]

ضعف آتا ہے دل کو تہ بہ مرنو ہو
یونہی بستہ ذرا اسلام نو ہو
یون کہتا ہے جو دوست ہو ہو
ہاتہہ سے میرے ایک جام نو ہو

همصفیر وجہٹو گئے مت تڑپو — دام ابہی اگے زیر دام تو لو

انہین بات تو نہ لوٹتا ہون مین — گالی نہیر دے کی میرا نام تو لو

اک مگہہ بہ بیکی ہے شاہ آج — مفت مین مول اک غلام تو لو

غزل آصف

تجہسا دلدار ہو اور ناز و خرام ایسا ہو — کیون نہ دل کفر ہی منکر ہو جو رام ایسا ہو

کب مسیحا سے کری بات تو ای مصحف رو — مردہ دل کیون نہ جی جسکا کلام ایسا ہو

مین ہون صدقی ترے تو گالیان دے ظالم — بندگی ایسی ہو اور اسکا انعام ایسا ہو

زلف مسکین مین پہیرو یہ دل کیون نہ پہنسے — ایسا صیاد ہو اور ہاتہ مین دام ایسا ہو

آرزو ہے کہ شب وصل میسر ہووے — مین ہون او یار رہے اور گردش جام ایسا ہو

ملتجے مت ہو سوا دات علے کے آصف — پھر تجھے چاہی کیا جسکا امام ایسا ہو

غزل نیاز

عشق مین تیرے کوہ غم سر پر لیا جو ہو سو ہو — عیش و نشاط زندگی چھوڑ دیا جو ہو سو ہو

عقل کی مدد سے اوٹہ عشق کی میکدہ مین آ — جام فنا و بیخودی اب تو پیا جو ہو سو ہو

لاگ کی آگ لگ اوٹھی بہنطرح سا جل گیا — رخت وجود جان و تن کچہ نہ بچا جو ہو سو ہو

ہجر کی سب مصیبتین عرض کین سبکی روبرو — ناز و ادا سے مسکرا کہنے لگا جو ہو سو ہو

دنیا کی نیک و بد سی کام ہمکو نیاز کچہ نہین — آپ ہی جو گذر گیا پھر او سے کیا جو ہو سو ہو

غزل بیدل سوز

میری جان جاتی ہے یارو سنبہالو — کلیجے مین کانٹا لگا ہے نکالو

نہ بہائی مجہے زندگانی نہ بہائی — مجہے مار ڈالو مجہے مار ڈالو

خدا کے لئے اے میرے ہمنشینو — یہ بانکا جو جاتا ہے اسکو بلالو

اگر وہ نہ آوے ہمارے کہے سے — تو منت کرو گہیری گہیری بلالو

اگرچہ خفا ہو کے وہ گالیان دے — تو دم کہا رہو کچہ نہ بولو نہ چالو

کہو ایک بندہ تمہارا مرے ہے — اسے جانکنی ہے تو جا کر نکالو

جلو نبکی بڑہی کیا آہ ہوتی ہے پیارے [illegible]
وواس سوزنکی اپنے جھٹمن وعالو [illegible]

غزل صبا

[illegible]

غزل تمکین

خطا گیا ترے چہرے سے پہول گل خزان
گلی مزاج سے ابتک نہ بالی پن کی بو
جو بیٹھا ان کے محفل مین وہ مرا گل بو
لگے وہ مست ادہی وقت انجمن کی بو
نزاکت تنی حبیب ترے زلفو ملی یہ صبا
خفا سے جاتی رہی نافہ ختن کی بو

غزل نظیر

آج ہے وہ ہجوم اسیران قفس آتے ہیں
جا کے دیکھو تو کوئی تازہ گرفتار نہو
بخت بیدار اگر خواب میں مجکو یکبار
تو وہ پھر تا بقیامت کبھی بیدار نہو
کہہ غزل اور دعا یہ ہی دے اب شاید
کوئی اس یوسف مصر کا خریدار نہو

غزل ذوق

مخمس

اتنی بلندی پہ دیا عشق نے زینا ہمکو
نہ فلک تک بھی پہنچنا ہے چرخ پہ ہمکو
وہ مجنوں ہیں دل ایسا ہی صحرا ہمکو
ہمسر وہ لیلے ہے سویدا ہمکو
اور جنوں پہنچ ہے اتنا ہمکو
ہے سب لب کہ سب بیدا ہمکو
کہ نہ جانا کہ کیا خاک سے پیدا ہمکو
ہمسر کشتی طوفان وہ دبا ہے دریا ہمکو
ہمدم رکھیں ہمسر نے یہ اڑنا ہمکو
کیا کہیں

جدا کسی سے کسی کا غرض حبیب نہو	یہ داغ وہ ہے کہ دشمن کو بھی نصیب نہو
جدا جو ہمکو کرے اس صنم کے کوچہ سے	الٰہی راہ میں ایسا کوئی رقیب نہو
علاج کیا کریں حکما تپ جدائی کا	سوائے وصل کے اسکا کوئی طبیب نہو
نظیر اپنا تو معشوق خوبصورت ہی	جو حسن اوسمیں ہے ایسا کوئی حبیب نہو

غزل یوسف

دیکھکر اس کے روی خندان کو	گل نے پرزے کیا گریباں کو
اسکے ہونٹوں کے آگے قدر نہیں	لعل پھر جاوے گر بدخشان کو
آنکھہ تیری شکار افگن ہے	کیوں نہ بھاگے ہرن بیاباں کو
گرم ہو گر نہ سوئے یار کے ساتھ	آگ لگ جاوے اس زمستان کو
یاد آئی ہے صورت یوسف	کھول کر دیکھتے ہیں قرآں کو

غزل انشا

کوئی اس دام محبت میں گرفتار نہو	انجیدا یہ تو کسی بندہ کو آزار نہو
کیجے اقرار کچھہ ایسا کہ پھر انکار نہو	یعنی آپ میں کسی ڈول کی تکرار نہو
غیر کو صحبت دلدار میں کیوں بار نہو	یعنی کیا معنی جہاں گل ہو وہاں خار نہو
دیکھہ آئینہ میں منہ اپنا خریدار نہو	ناک چوٹی میں بس اتنی ہی گرفتار نہو
اسکے ملنے سے گرانی ہی بس آجاتی ہی	نکہت گل کی طرح سے جو سبکبار نہو
کیا ہی خوش آیا یہ مقطع ہو کل انکا کہنا	آدمی کیا کہ جسے بوجھہ نہو بھار نہو
سیر تو ایک طرف لاکھہ غنیمت کہ یہاں	سانس لینے میں کوئی شخص گنہگار نہو
جام ایسا تھی گلفام وہ کس کام بھلا	آدمی پی کی جسے خوب ہی سرشار نہو
سطر مسطور گیسو سے ہوئی یہ تحریر	یعنی سردار نہیں وہ جو سردار نہو
نالہ مرغ چمن نے اسی بیخواب کیا	مجھے ڈر ہے کہ خفا مجھسے وہ دلدار نہو
ہے یہ تو قصد کہ چھیڑوں اسی لیکن کیونکر	میں جو چھیڑوں تو بھلا مجھسے وہ بیزار نہو
کھول دیتا ہوں تیری کان ابھی انگل	ایسی تقصیر کبھی پھیر خبردار نہو

اور ہم درد کہاں ہو نہو الحضرت دل
پھینک کر شیشۂ دل ہاتھ سے کہتا ہے وہ مست
نخل خرما کی طرح بلغ محبت ہیں لا
تن سے کیا جان کہ دل اپنے نکلنے پاوے
آ چکی ہے سر گرداب فنا کشتی عمر
ہم گئے جسکی طرف جوں گل بازی اُس
رشک تھا اپنے نوشتے میں کہ اُس نو خطا نے
ایکدم عمر طبعی ہے یہاں مثل حباب
کیا ستم ہے کہ پے قطع رہ عشق فلک
دل میں ہیں قطرہ خوں چند سوا مانند حباب
ہم تو کہتے تھے کہ ذوق انکی تو زلفوں کو نہ چھیڑ

در داب تمکو ہمارا ہو تمھارا ہم کو
کیا بنایا تھا ہتیلی کا پھپولا ہم کو
کثرت زخم سے اک خلعت زیبا ہم کو
ہو خبر طیکہ ترے آنے کا بہر سا ہم کو
ہر نفس باد مخالف کا ہے جھوکا ہم کو
پاس آنے نہ دیا دور ہی پھینکا ہم کو
خط لکھا غیر کو اور بھول کے بھیجا ہم کو
فکر امروز ہے نہ ہے غم فردا ہم کو
آرہ سال وہ لوہے ہے دندان عوض یا ہمکو
نہ ہی وہ ہی جب الفت نی نچوڑا ہمکو
اب وہ برہم ہی تو ہی تجکو قلق یا ہمکو

غزل سودا

بہار باغ ہو مینا ہو جام صہبا ہو
روا ہے کہہ تو بھلا اے سپہر نا انصاف
بھرا ہے اسقدر اے ابر دل ہمارا بھی
جو مہربان ہیں سودا کو مغتنم جانیں

ہوا ہو ابر ہو ساقی ہو اور دنیا ہو
ریا و زہد چھپے راز عشق رسوا ہو
کہ ایک لہر میں روئے زمین دریا ہو
سیاہی زاہد وں سے ملتا ہی دیکھیے کیا ہو

غزل وحشت

زخم جدائی دل پہ لگا گہ اس پہلو گہ اُس پہلو
دل بر میں تڑپتا ہائے رہا گہ اِس پہلو گہ اُس پہلو
وہ خواب میں ہم آغوش ہوا اور کھل گئی اکبار آنکھ ہی
پھر درد جگر اکبار اوٹھا گہ اس پہلو گہ اُس پہلو
ہیہات کہاں اب تھ لگے وہ رشک پری ہمہر صنم
بالین تھا جسکے ہاتھ مرا گہ اس پہلو گہ اُس پہلو

تھا خواب عدم میں [illegible]
عشق نے جگایا تو نے [illegible] گہ اس
[illegible] پہلو گہ اس [illegible]
[illegible] وحشت سے [illegible] گہ اس پہلو
اے یار [illegible] گہ اس پہلو

غزل سوز

تا در کوے صنم یا تو مجھے پہنچا دو
یا الٰہی دل کو مرے پاس مجھے اٹھا لا دو
ہم دو تین اسیری کی مجھے یاد نہیں
تو گرفتار ہوں اے ہم قفسو بتلا دو
سانس لینے دو جری بیچ غش آئی گیا ہے
[illegible] کرتے ہو تک صبر کرو جانا دو

مغبچو اور توقع تو نہین تمسے اب	آتش عشق تو دامن سے بجھا ہاتھ کا ہو
دردہی سوز ہے دنیامین غریبونکی ٹبا	شاعری تمکو مبارک یہ رہے او استادو

غزل میر تقی

منعقد کاش مجلس گل ہو	درمیان تو ہو سامنے گل ہو
گر میان متصل رہین باہم	نہ تامل ہو نا تغافل ہو
اب ہوا ان یون جگر سے اوٹھتا ہے	جیسے پر پیچ کوئی کاکل ہو
مت تو طالع نہ جذب پھر دلکو	کس بھروسے پہ ٹک تحمل ہو
لگ نہ چل اے نسیم باغ کہ مین	رہگیا ہون چراغ سا گل ہو
اوٹھہ چلا لالہ سان ہا تو کیا	داغ بھی ہو تو کوئی بالکل ہو
طول رکہتا ہے درد دل میرا	لکہنے بیٹھون تو خط ترسل ہو
ہو جو مجہہ بادہ کش کے عرس مین تو	جبکہ قلقل کے شیشے کے قل ہو
دیر رہنے کی جا نہین یہ چمن	بوئی گل ہو صفیر بلبل ہو
مجہہ دیوانے کی مت ہلا زنجیر	کہین ایسا نہو کہ پھر غل ہو
منکشف ہو رہا ہے حال میرا	کاش ٹک یار کو تامل ہو

غزل کنور

تم سبھون کا یار ہو محبوب ہو	ہر طرح اچھا ہو خوش اسلوب ہو
قتل کرتا ہے ہمین یا نہ وہ شوخ	دیکھیے کیا اوسکی تئین مرغوب ہو
ایک حالت پر نہین رہتا مزاج	شیخ جی تم ہو نہ ہو مجذوب ہو
شکر اللہ اوسکی پاس اسوقت شیخ	عاشقو نہین تم بھی اک محجوب ہو
جان و دل تو کر چکا تیرا نثار	سر تلک بھی دون اگر مطلوب ہو
کیا برا ہے رسم شہر عشق کا	وصل دو دل ایک جا میعوب ہو
ہے کھڑا عاشق تمہارا وہ کنور	گر بلا لیجے تو اوسکو خوب ہو

غزل انشا

چھیڑ جانے لگا تو مزا تب ہے کہو اور سنو
بات مین تم تو خفا ہوگئے لو اور سنو
تم کہو گے جسے کچھ کیون نہ کہے گا تمکو
چھوڑ دیوے گا بھلا دیکھیو تو لو اور سنو
یہی انصاف ہی کچھ سوچو تو دل مین اپنے
تم تو سو کہو مری ایک نہ سنو اور سنو
اب تو کچھ آتے خفا ہوکے کہو ہو مجھ سے
ہم قسم تمکو میرا نام تو لو اور سنو

مخمس جان

عرض احوال مرا اپنے جگر کا لکھ کر [illegible]
جا ورے واو نہ [illegible] قدم رکھیے [illegible] اور سنو
چلیے دو ایک قدم [illegible] اور سنو
[illegible]
اب یہی بات مین [illegible] باتین تمہین
اب [illegible]
دیکھیو [illegible] نہ لگو اور سنو

بات میری نہین سنتی جو اکیلے مل کے
شکوہ مند آپسے اٹھا ہو سو کا کیا دخل
ایسی ہی ڈہب سے سنا ون کہ سنو اور سنو
تم نہ مانو تو کہون چلکے چہپو اور سنو

غزل سودا

بلبلان سب ہے تی اپنی باغبان پر دیجیو
یہ وصیت کر کے بلبل باغبان سے مر گئی
بعد میرے دفن کے تو قل ہر سا چاہا اگر
پہر قدم چالیس ہٹکرا کے تربت پر مرے
یا تہا مدلسے سودا کی تئین یہ ماجرا
آنسو اور شبنم ستی حوض و نہر ہر دیجیو
کہ گئی مجہکو جگہہ تخت چمن پر دیجیو
کہود کر ہر بیخ گل کو صاف مٹی دیجیو
فاتحہ کی جاے پر تعریف گل کی کیجیو
آج کیون ظاہر نہین کچہ بہید اسکا کیجیو

غزل مومن

اولٹی وہ شکوی کرتے ہین اور کس ادا کے ساتھ
بسطاقتی کے طعنہ ہین عذر جفا کے ساتھ
پھر عیادت آئی و لیکن قضا کے ساتھ
دم ہی نکل گیا مرا آواز پا کی ساتھ
بے پردہ غیر پاس اوسی بیٹہا نہ دیکہتی
اوٹہہ جاتی کاش ہم بہی جہانسے حیا کے ساتھ
شاید وہ لالہ رو گیا گلگشت باغکو
کچہ رنگ بوی گل کے عوض ہے صبا کے ساتھ
اوسکی گلی کہان ہے یہ کچہ باغ خلد ہے
کس جاے مجہکو چہوڑ گئے موت لا کے ساتھ
آتی ہے بوے باغ شب تار ہجر مین
سینہ ہی چاک ہو نکلیا ہو فنا کی ساتھ
گلبانگ کسکا مشورہ قتل ہو گیا
کچہ آئی بوی خون وہان کے ہوا کے ساتھ
تہی وعدے سے پہر انیکی خوش یہ خبر نتہی
ہے اپنی زندگانی اوسی بیوفا کی ساتھ
اللہ رے مگر ہے بت و تبخانہ چہوڑ کر
مومن چلا ہی کعبہ کو اک پارسا کی ساتھ

غزل ولی

مت تجہ دل کیون توڑا اس بت عیار کیساتہ
دام مین آنکی صیاد سے بلبل نے کہا
بوسے آن ہاتہو نکلی لیتا ہون مین دم بہر آن
جلد پہر اوسکو ملاوے یا مجہے دور رکہے
کوئی آتا ہے بہلا ایسے ستمگار کے ساتہ
بیچنا مجہکو کسی آئینہ رخسار کی ساتہ
کیونکہ مدتسی رہے ہاتہو نمین دلدار کے ہاتہ
ایسی ہی بات مری حضرت غفار کی ساتہ

حشر کا خوف ولا کو تو نہین ہے واعظ
ہے شفاعت پہ دیوان احمد مختار کے ساتھ

غزل میر تقی

عزو وقار کیا ہے کسی خود نما کے ساتھ
ہے آبرو فقیر کی شاہ و والا کے ساتھ
بہیلا دیا فلک سے مجہے تیغ شرم کی بلا
اوٹہنا ہمارا خاک سے ہے اب خدا کی ساتھ

غزل نسیم

آنکہو نہین آشنا تہا مگر دیکھا تہا کہین
تو گل کہل گیا دیکھ کے پیغام صبا کے ساتھ
دیکہہ اوسکو مجہکو یارون نے حیران ہو گیا
کس ڈہب سے لگ گیا ہے یہ گوہر گدا کے ساتھ
دلکی گرہ نہ ناخن تدبیر سے کہلے
عقدہ کہلے گا مرتے یہ مشکل کشا کے ساتھ

غزل ناسخ

پرچھائیں اپنی چال کی ٹک منہ کو موڑ دیکھ
گردن کی یہ لچک یہ کمر کی مروڑ دیکھ

پیکان تیر آہ ہے آلودہ زہر سے
باور نہو تجھے تو مری دلکو توڑ دیکھ

مینے کہا کہ عشق کو اب چھوڑتا ہوں خیر
بولا کسی سے ناوی ہے اچھا نہ چھوڑ دیکھ

چوکھٹ پہ مینے اُسکی جو پٹکا یہ سر کہا
دروازہ کھولتا ہوں سر اپنا نہ پھوڑ دیکھ

جوڑی جو اُس نے مجھسے تو توڑی رقیب نے
انشا تو اپنے یار کی یہ توڑ جوڑ دیکھ

غزل سودا

کہاں وہ نور کا شمس و قمر میں ہے شعلہ
جو حسن یار کا اپنی نظر میں ہے شعلہ

نظر کرو وہ بنا گوش گوشوارہ نہیں
کہ بحر حسن کے ہر اک گہر میں ہے شعلہ

غضب جو ذرۂ دل اُسکی بن ہو تو کم مت جان
کہ سنگ میں ہی شرر اور شرر میں ہے شعلہ

شرر سے کم نہیں آتا ہی گرم قطرۂ اشک
یہ عاشقوں کی مگر چشم تر میں ہے شعلہ

سموم عشق کی تاثیر نے جلا مارا
تری ہی ای نفس سرو تر میں ہے شعلہ

سدا تلاشمیں یار و اُس آتشیں خو کی
یہ رات دن مہ و خور کا سفر میں ہے شعلہ

ندی تو نالہ یہ تکلیف ہمصفیر مجھے
کہ نالہ یاں نہیں اس مشت پر میں ہے شعلہ

یہ تکمے کی ہے جھلک یار کے گریباں پر
کہ جیسے مہر کا جیب سحر میں ہے شعلہ

بتانکا عشق ہی سودا پڑا ہی شعبدہ باز
کہ دل کے سوختہ کو اس نہر میں ہی شعلہ

غزل صاحب

گر تجھے قتل ہے منظور چل آ بسم اللہ
تیغ موجود ہے حاضر ہے گلا بسم اللہ

ہم تو حاضر ہیں نکری ہیں ترا حکم عدول
خون دل تو جو پلاتا ہے پلا بسم اللہ

دیکھئے اُنکی ملاقات مجھے کب ہو نصیب
ہجر میں تیری مرا دل تو جلا بسم اللہ

اس طرح خوب نہیں جانکا دینا اے دل
در ایوان پہ ٹک ٹپہ تو بھلا بسم اللہ

گر تقدیر ہی تجھے حال یہ صاحب سخن
زخم دل کا تو اب اُسکی نہ سلا بسم اللہ

غزل مشتاق

کیا برس تڑپتا دل بیتاب ہے واللہ
سیماب ہے سیماب ہے سیماب ہے واللہ

تا بسر رنج دل دار ہے بیتاب ہوئی نرشید
کیوں کیا تاب ہے ہی کیا تاب ہے ہی واللہ
مژگاں میں تری گوہر آبدار ہے
نایاب ہے نایاب ہے نایاب ہے ہی واللہ
وہ شمشیر دکھا تشنہ لبوں کو
کیا آب ہے ہی کیا آب ہے ہی واللہ
مشتاق نہیں کرتے ہیں اب جناب آپ

غزل جوان

ایک آداب بجا آداب بجا آداب ہے واللہ

از رمضان علی ودام

واہ واہ واہ واہ
ہو مبارک ہو وے ناز واہ واہ واہ
ہجر نا صدا واہ واہ واہ
مقصد جان ہو یہیں
ہوتا ہو گدا واہ واہ واہ
چمن میں کہاں
تو بہار اٹھا واہ واہ واہ

اسلئے آئی ہمیں نکھکے جاویں نہ کہیں | بندہ نوازش تمہیں جو رضا واہ واہ
آگے گلی میں ترے صبحکو اور شام کو | تیری گدائی میاں ہے یہ صدا واہ واہ
کمترین مصفان کہیں دیکھکے جلوہ ترا | سر کو جھکایا ادب صل علی واہ واہ

غزل جرات

اشب کسی کامل کی حکایات ہے واللہ | کیا رات ہے کیا رات ہے کیا رات ہے واللہ
دل چھین لیا اُسنے دکھا دست حنائی | کیا ہات ہے کیا ہات ہے کیا ہات ہے واللہ
عالم ہے جوانی کا ہے جو ابھرا ہوا سینہ | کیا گات ہے کیا گات ہے کیا گات ہے واللہ
وشنام کا پایا جو مزا اُس کے لبوں سے | صلوات ہے صلوات ہے صلوات ہے واللہ
جرات کی غزل جسنے سنی اُسنے کہا واہ | کیا بات ہے کیا بات ہے کیا بات ہے واللہ

غزل سودا

غیر پہ نت ہے کرم ہم پہ ستم واہ واہ | دیکھ لیا بس تجھیں ہمنے صنم واہ واہ
مہر کرے یا جفا جیسی ہو اوسکی رضا | اوسکی رضا میں سے گذری جو دم واہ واہ
سبز کیا کشت کو برس کے عالم میں تو | ٹک تو ادھر بھی کبھو ابر کرم واہ واہ
خانہ مشرب کو دیکھ تازہ بنا کو مرے | کہتے ہیں نت ساکن دیر و حرم واہ واہ
لکھنے لگی جو کوئی ریختہ سودا کی طرح | اوسنہ زمیں سے ہوتا لوح و قلم واہ واہ

غزل مظہر

اوسکو تو بھیجا ہے مجھے خط صبا کے ہاتھ | اسواسطے لکھا ہے حسین میں ہماکے ہاتھ
برگ حنا پہ لکھوں ہوں احوال دل میرا | شاید کبھی تو جا لگے اُس دلربا کے ہاتھ
آزاد ہو رہا ہوں دو عالم کے قید سے | مینا لگا ہے جب سے مجھ بینوا کے ہاتھ
[illegible]الموں میرزائی تیری دیکھ ہر سحر | سُور چلکے ہاتھ جو بڑے دیکھا صبا کے ہاتھ
مظہر چھپا کے رکھ دل نازک کی اب اسکے تیں | پہ شیشہ بیچنا ہے کسی میرزا کے ہاتھ

غزل درد

ہر طرح زمانے کے ہاتھوں ہیں ستم دیدہ | گر دل ہے تو آزردہ وہ خاطر ہو تو رنجیدہ
[illegible]
کرتا ہے جگر دل میں خوں ابر یہ دیدہ
اے درد یہ ترا ہی ہر مصرع پیچیدہ

غزل میر تقی

نظر آیا تھا صبح دو دو سے وہ
پھر چھپا خور اس اپنے نور سے وہ
جز برادر عزیز یوسف کو
نہیں لکھتا کبھی غرور سے وہ

دیکھیں عاشق کا جی بھی ہے کہ نہیں — تنگ ہے جان ناصبور سے وہ
کیا تصور میں پھر ہے صورت — کہ سرکتا نہیں حضور سے وہ
خوبی اس خوبی سی بشر میں کہاں — خوب تر ہے پری و حور سے وہ
دل لیا جس غمیں کا تو نے شوخ — ہو گیا جی ہی اک سرور سے وہ
خوش ہیں دیوانگی میرے سب — کیا جنون کر گیا شعور سے وہ

غزل انشا

تو مجھ سے لگا کہنے کہ چل ہٹ کی پرے بیٹھ — لون مجھ سے لگا شان جتانی نہ اری بیٹھ
کب تک تو ڈراتا ہے پھر ہاتھ میں لے تیغ — غصہ تو کہیں جانے دی بس خیر میرے بیٹھ
تو دوڑ کے آتا ہے مجھے چھیڑنے شکو — نادان یہ بھلا کون ہے سچ چین اری بیٹھ
کھسیا ہے ملاکیوں نہ وہ بیٹھا ہو مرے پاس — کہتا ہو نہیں اس سے بھی کچھ ٹک ور ذرے بیٹھ
انشا کہیں بیٹھیں لول مراجی نہ کڑھا بس — مت ہاتھ کو اس طرح سے تو سر پہ دھرے بیٹھ

غزل ذوق

ترے کوچے کو وہ بیمار غم دار الشفا سمجھے — اجل کو جو طبیب اور مرگ کو اپنی دوا سمجھے
نگہ کیا اور مژہ کیا ہم تو دونوں کو بلا سمجھے — ادھی تیر قضا اوسکو پر تیر قضا سمجھے
شہیدان محبت خوب یہ رمز وفا سمجھے — بہار خونکو قاتل میں اسکو خون بہا سمجھے
وہی کچھ تلخ کام اس زندگانی کا مزا سمجھے — کہ جو زہراب تیغ یار کو آب بقا سمجھے
ہر اک گردش میں سو انداز ناز فتنہ زا سمجھے — فلک کو ہم کسی کافر کی چشم سرمہ سا سمجھے
ستم کو ہم کرم سمجھے جفا کو ہم وفا سمجھے — اور اسپر بھی نہ وہ سمجھے تو اوس بت سے خدا سمجھے
برائی میں ہماری وہ اگر اپنا بھلا سمجھے — برا سمجھے برا سمجھے برا سمجھے برا سمجھے
تجھے اے سنگدل آرام جان دلربا سمجھے — بڑے تھے ہم سمجھ پر انہیں ہم سمجھے تو کیا سمجھے
وہ ہمسے خاکساروں کو جب اپنا خاک پا سمجھے — ہم اپنی خاکساری اپنے حق میں کیمیا سمجھے
تری کشتی جو یوں خج اعلام سی یک بیک جونکم — مگر شور قیامت کو تری آواز پا سمجھے
نسیم صبح گلشن میں اگرچہ ہو دم عیسی — ترا بیمار غم تجھ بن سموم جانگزا سمجھے

روان ہوتا ہے اس بستان سے ہمراہ کاروان گل
چٹکنے کو صبا غنچے کے آواز درا سمجھے
حباب اصلا نہ پونچے مجھ سے ہمسر کی نخوت کو
حباب دوستان در دل اگر وہ دریا سمجھے
اگر دلکو نکالا چیر کر پیکان تو رہنے دو
کہ عاشق اپنے پہلو میں اسیکو دلکی جا سمجھے
کری آہ رسا میرے جو سیر عالم بالا
فلک کو بھی نہ تو نہیں اک آبلہ زیر پا سمجھے

غزل ظفر

[illegible]

نہ آیا خاک بہی رستہ سمجہہ مین عمر رفتہ کا
مگر سمجہے تو داغ معصیت کو نقش پا سمجہے

خبر سنتے ہی قاصد سے ہوئی ہم بیخبر بالکل
ترے پیغام کو گویا کہ پیغام قضا سمجہے

نحوست بہی علامت ہو گئی زلفوں میں خم ہو نگے
گلیم تیرہ بختی سر پہ ہم ظل ہما سمجہے

کشاد کار ہمنے پنجہ تقدیر کو سونپا
خرد کے ناخنونکو ناخن انگشت پا سمجہے

بلا دس زلف کی مصرع میں ہے مضمون پیچیدہ
او سی سے یہ کہلی جو معنے ناز و ادا سمجہے

ہوا نے زلف کو چہیڑا اور اپنا دل لرزتا ہے
کوئی جانی تو کیا جانے کوئی سمجہے تو کیا سمجہے

سمجہہ ہی میں نہیں آتی ہے کوئی بات ذوق اسکی
کہیں ایسا نہو وے ہمسے دکا فرادا سمجہے

غزل مومن خان

کشتہ حسرت دیدار ہیں یا رب کسکے
نخل تابوت میں جو پہول لگی نرگس کے

وہ چلا جان چلی دونوں یہانسے کہسکے
اوسکو تہامون کہ اسی پاؤں پڑون گر گر کے

پاؤں تربت پہ مرے دیکہہ سنبہلکر رکہنا
چور ہے شیشۂ دل سنگ ستم سے بسکے

مجکو مارا یہ مرے حال تغیر نے کہ ہے
کچہ گمان اور ہی دہڑکی سے دل مونس کے

کس پری رو سے ستمگر سے ملا دل افسوس
کسپہ دیوانہ ہوا ہوش گئے ہیں اسکے

بخت برگشتہ سے قربان عدو ہوں یعنے
اگ بن جائے ہے وہ گرد پہرے ہیں جسکی

نالہ رشک نہو باعث دردسر مرگ
غیر کی سر پہ لگاتا ہی وہ صندل گہس کے

لذت مرگ سے ہجران سے دعا ہی کہ خدا
یہ مزا ہو نہ نصیبوں میں کسی بیحس کے

کیوں نہ ہم شمع کی مانند جلیں دور کہڑے
جب عدو باعث گرمی ہوں تری محفل کے

یار مومن سے ہی میں مدعی طبع روان
واہ افکار تران اور سمع یابس کے

غزل نصیر

جلد بردہ ماہ لقا صبح جلوہ گر ہو جائے
مرا بہی جون گل خورشید منہ ادہر ہو جائے

کسیکا تشنہ خون وہ نگار گر ہو جائے
تو اوسکے آگے حنا ہاتہہ باندہکر ہو جائے

تصور اوسکی ہے آنکہو نکا روز شب ہمکو
دل اپنا کیوں نہ دو عالم سے بیخبر ہو جائے

شکر لبونکی قد و نکا ہے خیال مجہے
جو دلسے آہ بہی نکلے تو نیشکر ہو جائے

[illegible] ایسی عشق [illegible] او سے [illegible]
وہ جام [illegible]
[illegible]

[illegible]

درست اس سے خدا یا نہیں [illegible]
یقین ہے [illegible]
خدا وکہا ہی کہیں [illegible]
شب فراق [illegible] روز وصل نصیر

غزل درد

ارض و سما کہاں تری وسعت کو پا سکے | میرا ہی دل ہے یہ کہ جہاں تو سما سکے
وحدت میں تیری حرف دوئی کا نہ آسکے | آئینہ کیا مجال تجھے منہ دکھا سکے
میں وہ فتادہ ہوں کہ بغیر از فنا مجھے | نقش قدم کی طرح نہ کوئی اوٹھا سکے
قاصد نہیں یہ کام ترا اپنی راہ لے | اُسکا پیام دل کے سوا کون لا سکے
غافل خدا کی راہ پہ مت بھول زینہار | اپنے تئیں بھلا دے اگر تو بھلا سکے
یارب یہ کیا طلسم ہے ادراک فہم یہاں | دوڑی ہزار آپ سے باہر نہ جا سکے
گو بحث کرکے بات بنائی تو کیا حصول | دل سے اوٹھا خلاف اگر تو اوٹھا سکے
اطفائے نار عشق نہ ہو آپ سے کبھی | یہ آگ وہ نہیں جسے پانی بجھا سکے
مست شراب عشق وہ بیخود ہے جسکو حشر | اے درد چاہے لائے بخود پھر نہ لا سکے

غزل میر تقی

پسند زلف کرے قیدی کمند کرے | پسند اسکی ہے وہ جس طرح پسند کرے
ہمیشہ چشم ہے نمناک ہاتھ دل پر ہے | خدا کسیکو ہمسا ہی دردمند کرے
بڑے بڑوں کو جھکاتے ہی کبر نے اُسدم | پکڑ کے تیغ وہ اپنی اگر بلند کرے
بیان دل کے ہی جلنے کو کرے مجلس میں | اچھلنے کو دے تو ترک گر پسند کرے
نہ مجھکو راہ سے بیجائے مکر دنیا کا | ہزار رنگ یہ فرتوت گو چھند بند کرے
سوا اسکے بڑی ڈاڑھی میں ہے کیا شیخ | کہ جو کوئی تجھے دیکھے سو ریش خند کرے
دکھائے آنکھ کبھو زلف کھول منہ پہ کبھو | کبھو خرام سے ہستی کی رستی بند کرے
اگرچہ سادہ ہے لیکن بلا ہے دل کو | ہزار پیچ کرے لاکھ لاکھ فند کرے
سخن یہی ہے جو کہتے ہیں شعر میر سے سحر | زبان خلق کو کسطور کوئی بند کرے

غزل آتش

بہار آئی مراد چمن خدا نے دی | شگفتہ غنچے ہوے بوی گل خدا نے دی
دکھائی روئے مخطط نے آیۂ اعجاز | گلیم پوش کو پیغمبری خدا نے دی
لگی ہی دیر سے ابتک بھری نہیں شاید | در قبول کے اوپر ہی دعا نے دی

عزیز داغ محبت کو رکھتے ہو تو نقش
نشانی اپنی یہ کس لالہ گوں قبا نے دی

غزل ناسخ

نہ فقط چاہ ہے مجھے قامت دلدار کی ہی
مثل منصور زمانے کو ہوس دار کی ہی
ہر خریدار کو تھا مرتبۂ موسائی
آتش طور سے گرمی تری بازار کی تھی

مخمس جان صاحب

جو بنا رشتہ دیوار نظر تا کعبہ
صاف تصویر [illegible] دیدہ بیدار کی تھی
تھا کھچا بال [illegible]
تھا دل [illegible]
آتش [illegible]
رات [illegible]
جنبش [illegible]
کون بلبل [illegible]

تھا تری نرگس مے گوں سے زمانہ بدمست | نہ کسی رند کو کب خانۂ خمار کی تھی
چہرہ آتشکدہ ابرو تھے سو محراب حرم | گردن آگے ترے خم کافر و دیندار کی تھی
صلحنامہ جو لکھا تیرے خط مشکیں نے | نہ ہی جنگ جو کچھ میری اور اغیار کی تھی
ہوگئی سبزۂ خط اُس کو شفا کی بوٹی | اس سوا اور دوا کیا دل بیمار کی تھی
تھی نہ امید رہائی کی دل ناسخ کو | لاکھ زنجیر ترے گیسوئے خمدار کی تھی

غزل قطب

کس شان سے آتی ہے یہ چالاک لبنتی | اور پہنے ہوئے سرخ ہے پوشاک لبنتی
معلوم نہیں عشق میں ہے کسکے گرفتار | کیوں رکھتی ہے یہ سینۂ صد چاک لبنتی
ہیں ہم ترے مشتاق ذرا آکے لپٹ جا | فرقت میں تری ہوگئی بس خاک لبنتی
گل پھولے سماتے نہیں گلشن میں عزیزو | اور باد صبا جہاڑے ہے خاشاک لبنتی
کیونکر نہ قطب ہووے فدا جان و جگر سے | ہوتا ہے تصدق ترے افلاک لبنتی

غزل الث

نگہ ہے اُس پری کی سحر چتون اک آفت ہے | معاذ اللہ جو دیکھی اس طرف یہ کسکی طاقت ہے
چمن ہے جام صہبا ہے گھٹا ہی جای خلوت ہی | اگر ایسے میں آجاوے تو صاحب وقت فرصت ہے
رگڑنے دو مجھے تلووں سے ٹک تم اپنی آنکھیں تم | تصدق میں تمہارے جاؤں اس سے مجکو راحت ہے
سبادا بجھا کر پہنچے چھپٹ جاوے کہیں وحشت | بُری تیور نظر آتے ہیں اس سے مجھکو دہشت ہے
بھلا کیونکر نہ عاشق ہوں ہم کر دیعوے وضع کے سب | فطانت ہے ملاحت ہے نزاکت ہے صباحت ہے
مجھے کیوں گالیاں دیتے ہو بیجے کر کے ناحق تم | ارے مکتب کے لڑکو ہاں بھلا یہ کیا شرارت ہے
بھلا آخونجی صاحب کو آنے دو کہونگا میں | کہ اے حضرت سبق آپ نے دیا یہ حقیقت ہے
دیا ہے پاؤں شوخی میں شاگردوں نے صاحب کے | جہاں جھینی ملی انکو تو اک برپا قیامت ہے
کسی کا منہ چڑھا جانا سکو بی بتے کہنا | سدہاری آپ مسجد کو یہاں کونسی قباحت ہے
کتابوں پر مرے ڈنگر بچے ہے حساب طبلوں کی | اگر جھک کے نظر کیجے تو یاں کچھ طرفہ صحبت ہے
مراتب غوث کاملتا ہے اجزائے گلستان کو | نہایت شیخ سعدی کی یہاں ہوتی فضیحت ہے

[illegible]

غزل مومن

[illegible]

سینہ کوبی سے زمیں ساری ہلا کے اوٹھے
کیا علم دیہوم سے تیرے شہدا کے اٹھے
آج اس بزم میں طوفان اوٹھا کے اوٹھے
یاں تلک روئے کہ سکو ہی رلا کے اٹھے
دل سے کیونکر نہ دھوان ساتھ ہوا کے اٹھے
شعلہ ہائے تپ غم سینہ جلا کے اٹھے
گر نہ ہو دل میں خیال نگہ خواب آلود
دیدئہ کیا اثر خفتہ جفا کے اٹھے

شمع کی جو رکا محفل مین جو مذکور ہوا
دل جرا بیٹہے تہی جب آنکہہ جرا کی او ٹہے

گو کہ ہم صفحہ ہستی پہ ہین یکحرف غلط
لیک اوٹہے بہی تو اک نقش مٹا کی او ٹہے

ہو عذاب شب یلدا سی رہائی یارب
زلف منہ سے کہین اس مہر لقا کی او ٹہے

اف ری گرمی محبت کہ ترے سوختہ جان
جس جگہہ بیٹہہ گئی اگ لگا کی او ٹہے

مین جو کہتا تہا تمہین تا ثیر مگر ہاتہ مرے
ضعف کی ہاتہہ سی تب وقت دعا کی او ٹہے

سوزش دل سے ہوا کیا ہی مین پانی پانی
وہ جو پہلو سے پسینے مین نہا کی او ٹہے

جی ہی مانند نشان کف پا بیٹہہ گئی
پاون کیا کو جیسے اس ہوش ربا کی او ٹہے

شعر مومن کے پڑہے بیٹہہ کے اوسکے آگے
خوب احوال دل راز سنا کی او ٹہے

غزل سودا

گوہر کو جوہری اور صراف زر کو پرکہے
ایسا کوئی ندیکہا وہ جو بشر کو پرکہے

وہ شخص بار خاطر ہرگز نہو کسیکا
جسکا ندیم ہووے اوسکی نظر کو پرکہے

جوہر نہو وے جسمین جوہر شناس کب ہے
جو صاحب ہنر ہے وہ ہی ہنر کو پرکہے

در سخن کے خواہان وہ یار ہین جہا نمین
جسمین نہ جہوٹی سچے کوئی گہر کو پرکہے

خاطر مین وہ نلاوے رکہا ہے ابر نیسان
جو قطرہ ہاے اشک مژگان تر کو پرکہی

سمجہے کہ چشم عاشق یاقوت کا ہی معدن
ظالم اگر تو میرے لخت جگر کو پرکہے

در سخن کو اپنے پرکہا لی آدمی سے
ہرگز نہ کہہ تو سودا ہر جانور کو پرکہے

غزل عارف

گر مین شوخی سے کہون ہے تری ہمسر بجلی
تو گری مجہپہ ترے قد کی برابر بجلی

کبہو ہنس ہنس کے وہ باتین جو کیا کرتی ہین
بدگو کہتے ہین برساتی ہے گوہر بجلی

تیرا دیدار ہے تسکین وہ مضطر جان
ہوئی بیتاب ترے کان کی کیونکر بجلی

لوٹنے لوٹنے مین فرق ہوا کرتا ہے
اکدن دیکہہ مرا تو دل مضطر بجلی

ہو وے رونیسے سوا کیون نہ شرر ریز آہ
جوش بارش مین چمکتی ہے فزونتر بجلی

چین یکدم نہین بیتابی دل سے عارف
کسنے رکہدی ہے مری سینہ کی اندر بجلی

غزل انشا

جب سے گلکشت مین لگا پہرنے الف بی تے
یاد آتا ہے وہ حرف نکالو پٹانا مجہکو
جیم کے پیٹ مین اک نقطہ ہے اور خالی ہے
حے کی پہر شکل جو حاصل کے سی آتی ہے نظر
نقطہ جو اسپہ لگا دین تو ہوئی پہر وہ خے

[illegible]

دال کی [illegible] سے وا تاکی مر قدر کی [illegible]
ہے سو یک پانچ پچہ بین بیٹھی ہے اور بین نقطے
دال بہی چہوٹی بہن اسکی ہے جو [illegible]
ذال بہی بیکار سا ہے ساتہ ہی گہر مین اسکے
ایک ہی خالی [illegible] ہی جو یک نقطہ
ری بہی [illegible] ہی مگر [illegible] زے
[illegible] سین پہ [illegible] نقطے ہین
سین خالی ہی [illegible] شین [illegible] نقطے
صاد او ضاد [illegible] بس فرق ہے یک نقطے

طو . بی بن طرہ ہے اور رے پہ ہے یک نقطہ
عین بے عیب ہے اور کانی میان عین ہوے

فے پہ یک نقطہ ہے اور قاف پہ ہین نقطے دو
کاف بہی خالی ہے اور لام بہی خالی ہے

میم بہی یونہین ہے اور نونکی اندر نقطہ
مفلسا بیگ ہے یہ داد بہی ور چہوٹی ہے

کیا خلیفہ جی یہی ایسی یہین سے نکلے
اگے چہٹی دوا بہی لام الف ہمزہ ہے

گالیان تیری ہی سنتا ہی یہ انشا ور نہ
کسکی طاقت ہی کہی کوئی جو یہ سکولے

غزل خاکسار

اوسکے ملنے کی نہ سوجہی کوئی تدبیر مجہے
آہ دکہلا ویگی کیا دیکہئے تقدیر مجہے

دو جہا مکو مین کرون اوسپہ تصدق تہمیر
اوسکی کہلا دے بہلا جو کوئی تصویر مجہے

ایک بوسے کے سوا کچہ نہین مانگا ہمنے
جسکا جی چاہے اگر دیجئے تعذیر مجہے

آج ہے عید ذرا عید منالو پیارے
شرط اسلام کی ہے کیجئے بغلگیر مجہے

تب تو جہنجلا کے وہ بولا ہے کافر مجہسے
آج یہان عید مین کیون کرتی ہو دلگیر مجہے

خاکسارونکو نہین دولت زر کی خواہش
خاکساری ہے بہت نسخۂ اکسیر مجہے

غزل آتش

چمنستان کی گئی نشو و نما پہرتی ہے
رت بدلتی ہے کوئی دمین ہوا پہرتی ہے

خال مشکین کو ترے کرتی ہین فتنے سجدے
عنبرین گیسوؤنکی گرد بلا پہرتی ہے

خاک چہنوا رہی ہے کوچۂ قاتل کی تلاش
ساتہہ ساتہہ اپنی خراب اپنی قضا پہرتی ہے

کج نگہ تو نی تو کی ہمسے کہی کہتے ہین
آنکہہ اپنی بہی صنم سوے خدا پہرتی ہے

ملتجے جو تری درگاہ کی ہین اب محجوب
پہنے تشریف قبول انکی دعا پہرتی ہے

نشہ می نے نقاب رخ زیبا اولٹا
ٹہوکرین کہاتی ان انکہونکی حیا پہرتی ہے

قتل کس کسکو کرے دیکہئے ہنگام خراب
یہ قدم سے جو لگی انکی حنا پہرتی ہے

پاون تک یار کے پہونچیگی لٹک کر سر سے
پہیرنے سے کوئی وہ زلف رسا پہرتی ہے

وہ جنون خیز ہے وہ مایۂ سودا ہے زلف
دیکہتے ہی جو پری برہنہ پا پہرتی ہے

اپنے جامی سی ہو نہین میکش مفلس باہر
رہن ہوتے ہوئی دستار و قبا پہرتی ہے

صبح محشر کے سوا صبح شب ہجر نہین
یہ بلا وہ نہین آتش جو بلا پہرتی ہے

غزل میر تقی

سنتے جانا تہا سخن ہوئے زبان پر کتنے
پر قلم ہاتہ جو آئی لکہے دفتر کتنے

مینے اس قطعۂ صناع سے سر کہینچا ہے
ہر اک سو کچی مین جسکی تہی ہنرور کتنے

غزل نسیم

کشور عشق کو آباد نہ دیکہا ہمنے
ہر گلی کوچے مین اوجڑے پڑے ہی گہر دیکہے

آہ نکلے ہے جو یہ کسی ہو تین سر بہار
آتے ہین باغ مین آوارہ ہوے بر کتنے

دیکہو یہ پنجۂ مژگان کی تنک تیر دستی
ہم سحر خاک مین ملتے ہین فر تر کتنے

کب ملک یہ دل صد پارہ نظر مین رکہئے
اسیر ایکین ہین سدا رکہتے ہین لبر کتنے

عمر گذری کہ نہیں وہ آدم کوئے
جس طرح دیکھے عرصہ میں ہیں اب جز کتنے

کب تلک ہے دل صد پارہ نظر میں رکھے
ہیں تر آنکھیں ہیں سدا رکھتی ہیں لبر کتنے

عمر گذری کہ نہیں وہ آدم کوئے
جسطرح دیکھیے عرصہ میں ہیں اب جز کتنے

توہی بیچارہ گدا میر ترا کیا مذکور
مل گئی خاک میں یہاں صاحب افسر کتنے

غزل ذوق

کسب حق پرست زاہد جنت پرست ہے
حوروں پہ مر رہا ہے یہ شہوت پرست ہے

دل صاف ہو چاہیئے معنی پرست ہو
آئینہ خاک صاف ہے صورت پرست ہے

درویش ہے وہی جو ریاضت پسند ہو
تارک نہیں فقیر بھی راحت پرست ہے

جز زلف سوجھتا نہیں اے بیدردہ دل تجھے
خفاش تو نہیں ہے کہ ظلمت پرست ہے

دولت کی رکھ نہ مار سر گنج سے امید
موذی وہ دیگا کیا کہ جو دولت پرست ہے

عنقا نے گم کیا ہے نشاں نام کے لیے
گم گشتہ کون کہتا ہے شہرت پرست ہے

یہ ذوق مے پرست یا ہے صنم پرست
کچھ ہے بلا سے نیک محبت پرست ہے

غزل ناسخ

آتش عشق وہ ہے جسمیں سمندر جلجائے
اک شرر جائے جو پتھر میں تو پتھر جلجائے

پر پروانہ کیا شمع رخ جاناں کو
کہ فرشتہ بھی کوئی آوے تو شہپر جلجائے

تن بدن پھونکدیا ہے شب فرقت نے مرا
کیا عجب ہے جو مرے جسم سے بستر جلجائے

شمع ساں شرح تپ غم سے ہو سوزاں مکتوب
کیوں نہ پروانے کی مانند کبوتر جلجائے

ہو ترا دستے حنا سوز اگر عکس فگن
ہے یقیں خانۂ آئینہ سکندر جلجائے

شجر طور کی مانند عصائے موسے
دیکھکر کاکل دلدار کا اژدر جلجائے

کھیل سمجھے وہ صنم جان کی آتشباری
سوز غم سے جو کوئی عاشق مضطر جلجائے

جب تب نالہ سوزاں سے جلا خانۂ دل
ہو نہ ایسا کہ کسی غیر کا بھی گھر جلجائے

ہے وہ پرکالۂ آتش قد موزوں تیرا
دیکھیے اس سے جو تشبیہ صنوبر جلجائے

آتشیں چہرہ ہے ہر شاہد مضموں ناسخ
کیا عجب ہے مری اشعار کا دفتر جلجائے

م

غزل میانہ

دکھلائے داغ دل نے گلستان نئے نئے
وحشت دکھا رہی ہے بیابان نئے نئے

جور بتان سے مجھکو ابھی کچھ ہو
پیدا ہوئے ہیں جان کے خواہاں نئے نئے

ہیں اس طرح جنوں ترے ہاتوں سے تنگ ہوں
لاؤں کہاں سے روز گریباں نئے نئے

غزل ظفر

ہر دیر و حرم میں سو کوئی نہیں تیری راہ پر
کافر نئے نئے ہیں مسلماں نئے نئے

ہر سنگ در جہاں پیدا ہوا نئے نئے
[illegible] جیب میں گریباں نئے نئے

غزل طور

[illegible] آجا دیں اگر لیجے
بس جی جاؤ وصل [illegible] ابھی
پیغام زبانی خط سے کہنا نامہ بر [illegible]

شب وصل صنم میں صبح تک ہمنے دعا مانگی
الٰہی آج نکلے مہر تاباں سے قمر پہلے

عوض بوسہ کے ہمنے گالیاں دی تھیں صاحب نے
خدا انصاف تو کیجے نکالا کس نے شر پہلے

ارے او بے مروت تجھکو دل دینا نہیں لازم
کوئی پیدا تو کر لیوے ہمارا سا جگر پہلے

شب وصل عزیزاں ہے تری گردن پہ خوں ہوگا
نہ بول اوٹھنا کہیں ناحق سے مرغ سحر پہلے

عجب سرکار ہے اللہ کی ای طور پر صدقے
ہنر مندوں سے پوچھے جاتے ہیں ان سے ہنر پہلے

غزل علی

جبرئیل امیں جسکی سدا خاک قدم لے
کرتا تھا عجب کحل بصر عرش پہ دم لے

نام اسکا لکھا حق نے ملا نام سے اپنے
نہ پایہ افلاک پہ عزت کا قلم لے

کس شان سے جاویگی محمد کی سواری
عرصات سے جنت میں بھی فوج امم لے

فدوی کو ترے آتش دوزخ سے نہ ڈر ہے
گر کشور ہستی سے گیا راہ عدم لے

ثابت کیا منکر نے ترے فیض کا دعوے
انکار پہ کفار کے اقرار صنم لے

ہمسر نہ ترے حسن کے ہی یوسف کنعاں
بیچا ہے جسے مصر میں مالک نے درم لے

آتی ہے عجب فوج ملک عرش بریں سے
بس تحفہ صلوات سدا سوی حرم لے

اے ساقی کوثر ہے ترا فیض عجب عام
مے اپنی محبت کی پلا جام کرم لے

محبوب خدا اور نہ محمد کی سوا ہے
اسباب کی اب مجھے خدا ہی کی قسم لے

کرتے ہیں ملک فرش سدا اپنے پر و بال
جس راہ میں چلتی ہے تری فوج علم لے

محروم نہ ہو جائے در فیض نبی سے
کیا فکر میں بیٹھا ہے علی گوشہ غم لے

غزل آصف

یہ اشک چشموں میں اب جم رہے رہے نہ رہے
حباب بحر کوئی دم رہے رہے نہ رہے

تو اپنے شیوۂ جور و جفا سے ستمگر رہے
تری بلا سے مرا دم رہے رہے نہ رہے

قمر کو ہوتا ہے ہر ماہ میں کمال و زوال
ترے بھی حسن کا عالم رہے رہے نہ رہے

عرق ہے منہ پہ ترے خوشنما صنم لیکن
ہمیشہ گل پہ یہ شبنم رہے رہے نہ رہے

شتاب آ کہ تری دید تک میسر ہو
یہ دم لبوں پہ ہے اب تھم رہے رہے نہ رہے

جو وصل میں ہے جدائی کا اوسکا [illegible] آصف
یہ اتفاق ہے باہم رہے رہے نہ رہے

غزل عاقل

[illegible]

غزل نظیر

نہیں ملتا ترے ناز کا پتا اے بیلے
ہجراں مار سے ترے مضمون بیاباں کئے
بعضوں کو کالی بالے سے جھکایا تو نے
زلف پیچاں کی پڑے تیغ میں پیچاں کئے
جس نے دیکھی تری تصویر کہا صل علےٰ
پڑھتے ہیں صلوٰۃ ہیں آ کے مسلماں کئے

ایک تھا آئینہ وہ جسکے ہین حیران کتنے
پھرتے ہین لف پریشانکی پریشان کتنے

اوٹھکی صحرا سی چلا شہر کیجانب جب مین
لپٹے دامن سے مری خار مغیلان کتنے

مصحفِ رو مین کھنچی جاتی ہی اسکی تصویر
ایک قران سے لکھے جاتے ہین قران کتنے

کوئی سمجھا نہ تری شعر کا رتبہ غافل
یون تو ہین کہنے کو دنیا مین سخندان کتنے

غزل لطیف

داغ ہجر انکا نجاویگا کبھو دلسے مرے
یہ نشانی تو ملی ہے مجھے قاتل سے مرے

وصف اُس شوخ نگہ کا نہ زبانسے ہو کبھو
حال صیاد کا پوچھو دل بسمل سے مرے

حال کیا پوچھتے ہو ہجر کی بیماری کا
ظاہر آثار تو ہی یار غمایل سے مرے

شبکو تعویز پہ اوسکی جو کیا دست دراز
بولا چل دور ہو کیا کام حمائل سے مرے

چاہا ہر چند کہ مین دامن لیلی پکڑون
ہاتھہ تو دور ہمیشہ رہے محمل سے مرے

قتل تو اوسنے کیا مجھکو پہ تشہیر کی
اتنی کوتاہی ہوئی صاحب قاتل سی مرے

آگ لگ جاوے نہ دنیا مین مجھے ڈر ہی لطیف
آہ سوزان جو نکلتی ہے نہان دلسے مرے

غزل شہید

کہو اوس برق وش سے آج لازم ساتھ جانا ہے
جنازی پر ہمارے ابر رحمت شامیانا ہے

چلو انکا سر کے بل شوق شہادت دستگیری کر
جہان تلوار چلتی ہے اوسی کوچہ مین جانا ہے

لیا جسنے ہمارا نام مارا بے گنہ اوسکو
نشان جسنی بتایا ہے وہ تیرونکا نشانا ہے

جو شرماؤ پیارے چھوڑدون مژگانکی چلونکو
تمہارے عین دعدی پر یہ آنکھین بچھانا ہے

گریبان پھاڑ کی دست جنون سے کب ہوئی فرصت
ابھی تو دامن صحرا کے بھی پرزے اڑاتا ہے

جو بال اوسکی اور کہتے ہین تو دل پر اوبھتا ہے
یہان ہے درد شانے مین وہان زلفون مین شانا ہے

مثال نقش پا لاکھون پڑے رہتے ہین ہر یک جا
مگر قاتل ترا کوچہ شہیدان آستانا ہے

تمت مخمس

غزل آبرو

تمہارا دل اگر ہمسے پھرا ہے
بہت بہتر ہمارا بھی خدا ہے

تو بہتر یہ نہین تقصیر لیکن
ہماری ہمکو سرنین سے یہ وفا ہے

جیے ہو جو سنگدل بیزار ہمسے
ہونے تمہارا کیا کیا ہے

وہ احمق ہے کہا ہے جسنے تمسے
عبث بیدل کرو مت ابرو کو

کہ موجس ہے تمہارا دل بلا ہے
مسافر ہے شکستہ ہے گدا ہے

غزل بخشش

سما تیر ترے عشق نے جہپر ذرے نہ کی
مین کیا کرون نصیب نے کچہ یاوری نکی

دلبر سمجہہ کے دلمین دیا تیری ہا نہ مین
دل لیگیا مرا مرے کچہ دلبری نکی

ای رشک مشتری ترے خوبی کی سامنے
خورشید نے بہی تجہسے ذرہ ہمسری نکی

نزدیک تہا کہ پہونچے سکندر لب حیات
ای خضر وان تلک بہلا کیون رہبری نکی

بخشش کے پاس گوہر دل تہا بہت سا میرا
کچہ قیمت اسکی تو نے تو ای جوہری نکی

غزل حاتم

کرون قربان جسکو اوسگہڑی اوسکو اوسے قوت ملکی
کہ جسدن جسگہڑی دلدار آوے گہر مرے چلکے

جہانکی خوبصورت دیکہہ تجہہ صورتکو مجلس مین
رہے خاموش حیرتسے گویا پتلی ہین سب گل کے

نہ آوے کیونکہ مجہکو خواب راحت بستر غم پر
تصور ترے نقش پا کی گل تکیے ہین مخمل کے

یہ طور سم ستی بزیب گلو دیا درکہنا تم
کہ اکدن شوقسے اتار ہو جاؤ گی ہم گلکی

فدا ہونیکو آیا ایک جی کس کس کے اب جلکی
لبونکی پانکی مسی کے منہ کی تل کے کاجل کی

سبحہ حاتم کا جی ہر آن پر قربان جاتا ہے
تمہارے چالکی سج کی اکڑ کی زلف کی بل کی

غزل حنا

تصدق دمبدم ہوتا ہے جی میرا ستمگر کے
اداکے سج کے دہج کے اور انکہونکی جواہر کے

پڑے مارے ہوئی ہر گلے مین اوس جفا جو کے
بہو دونکی چشم کے پلک کی نوک خنجر کے

خبر لا شوخ کی جلدی کبوتر مین ہوا صدقے
زبانکی چونچ کے سر کے لبونکی بالکی پر کے

ہوئے بیٹہے مین سارے الصنم اوس شوخ کی اوپر
ختن کے چین کے ایرانکی سندکی بندر بندر کے

حنا اتنا نکر شور و فغان لبریز اثر اتنین
سما کے شمس کے مہ کے زمین کی بحر کی بر کے

غزل حیرت

خاک باز طفلگے مین گہر بنی اور ٹوٹ جائے
اشک آمژگان سے جون گوہر بنی اور ٹوٹ چلے

جسطرح ... یار تری دوستی ... اسطرح
وہ دل کیا ... [illegible]
... [illegible]

غزل رنگین

غزل مستان

عرق رخسار نمکین سجو دریا مین ٹپک نکلے
ہمیشہ نمک شور دریا ہو کہ ماہی بے نمک نکلے

اگر یوسف کیطرح گرم بازاری کری ظالم
خریداری کو آدم اور جن حور و ملک نکلے

مجہی کیون قطرہ قطرہ دیکے ترساتا ہے اے ساقی
پیالہ تک بہر یادتا کہ می کلگون چہلک نکلے

یہ رنگیں حنائی سرخ کا دیکھو تو پھر خونیں — شفق ڈوبی ہوئی ہی سر سے تا پاؤں تلک نکلے
مثال خار رہ ہوں حیف یہ کیا زندگانی ہے — لگوں میں جسکی دامن سے تو وہ دامن جھٹک نکلے
پڑی رخسار پر وہ زلف ہلتی یوں نظر آئی — کہ جو گلشن سے لہراتی ہوئی ناگن سٹک نکلے
تمہاری بزم میں حاصل ہی عیش رات دن — ہمیں جو غیر تھی سو تیری آنکھوں میں کھٹک نکلے
پڑی جو عکس تیری چین جبیں کا آب دریا میں — تو ایک ہیجہ اسکی سر کو پتھر سے پٹک نکلے
تبسم دیکھکر اس غنچہ لب کا صحن گلشن میں — ہر ایک جا غنچہ گل جوشیں آ کر چٹک نکلے
مباف موزیں کی جھلک پہنچی جو گردوں — تو بجلی بیرہن سے مضطرب ہو کر چمک نکلے
بس اب خاموش ہو مستانہ مضمون واہی ہی — کوئی سنکر تیری حق میں کہیں نا حق نہ بک نکلے

غزل آتش

خوشا وہ دل ہو کہ جس دل میں آرزو تیری — خوشا دماغ جسے تازہ رکھے بو تیری
یقین ہے اٹکے گی جان پہنچ آکے گردنیں — سنا ہے جا ہے قریب رگ گلو تیرے
وہ گل ہوں نہ کہ ترا رنگ جس سے ظاہر ہے — وہ غنچہ ہوں کہ بغل میں ہے جسکے بو تیری
پھر ہے مشرق و مغرب سے تا جنوب شمال — تلاش کی ہے صنم ہم نے چار سو تیری
شب فراق میں اک دم نہیں قرار آیا — خدا گواہ ہے شاہد ہے آرزو تیری
دماغ اپنا بھی اے گلبدن معطر ہے — صبا ہی کے نہیں حصے میں آئی بو تیری
پڑھا ہے ہمنے بھی قرآن قسم ہی فرا نگی — جواب ہی نہیں رکھتی ہے گفتگو تیری
میری طرف سے صبا کہیو میری یوسف سے — نکل چلی ہے بہت پیرہن سے بو تیری
فرشتہ بھی تجھے کہتے ہیں بشیر شاعر — یقیں ہوا ملک الموت میں ہے خو تیری
یہ گردش فلک پیر سے ہوا ثابت — قوی ضعیف کو کرتی ہے جستجو تیری
شراب جام و صراحی حجاب کھودیگی — دکھائیگا ہمیں کیفیتیں سبو تیری
رہا نہ شبہ ہمیں اسکی حلقہ ہونے سے — یہ عقد ناف نے کھولا کہ ہے مو تیری
جو ہووے دسترس اسکا ہی پا قاتل تک — حنا ہو لائیگا شوخی مرا لہو تیری
شب فراق میں اے روز وصل تا صبحدم — چراغ ہاتھ میں ہے اور جستجو تیری

جو ہم گریباں کنارے تو برق خندہ زبان
کہیں میں خوب ہے ہماری کبھی ہیں خونریزی
یہ جا کہ جیب کی تہ میں بھی عاشق مجنوں ہے
نہ ہو وہ دن کہ درستی کرے رفو تیری
کسی طرف کو تو نکلے گا آخر اسے شوخ چمن
نفیس دیکھتے ہیں راہ کو یہ کوئے تیری
چمن میں مجھکو جا کر نہ منہ دکھا نا صف
ہو رنگ پہنے جرات ہے آب جو تیری

تضمین خاطر

زمانے میں کوئی ایسا نہیں ہے سیف زبان
جو دیکھے منہ کو بہ ہیں آتش آبرو تیری

غزل ولی

دیکھو دسنا لستی سانئی سہیلی کی
کھل کھلی ہیں آج انکھیں کس کی بیماری کی
ہاتھ رہی جاوے گی قاصد وقت رہنے کا نہیں
دل دینا ہے شتابی لا خبر دل دار کی

بات کہنے کا کبھی جو وقت پاتا ہی غریب — بھول سب جاتا ہے وہ کچھ دیکھ صورت یار کی
معرکہ میں عشق کے بوالہوس کا کام کیا — دیکھ حالت کیا ہوئی منصور سے سردار کی
اے ونی اس بیوفا کی مہربانی پر نہ بھول — دل کا دشمن ہے اگر کرتا ہے باتیں پیار کی

غزل ذوق

ہوں یہ لاغر جبکہ ہے خامۂ ایک خس کے بوجھ سے — جوں کہا وہ ہلتا ہے پائے مگس کے بوجھ سے
یہ اسیری میں گراں خاطر ہوں نہیں جاتا ہے ٹوٹ — آہنی قلاب بھی میری قفس کے بوجھ سے
زندہ تو ڈوبے ہی اور تیری ہی مردہ آب میں — بوجھ شاید جسم کا ہے کم نفس کے بوجھ سے
مت لگا اے عشق دل کی آبلے پر نیش غم — ٹوٹ جاویگا یہ بند اس نفس کے بوجھ سے
باندہ دی ناقہ کی گردن میں دل نالاں قیس — بوجھ کم ہی اسکا اسی لیے جرس کے بوجھ سے
نکلے دنیا سے کہاں احمق اٹھا کر بار حرص — رہگیا یہ تو گدھا دلدل میں پھنسکے بوجھ سے
کیا ہوا دل نے یہ گر ایک کوہ غم اوٹھا — یہ نہیں اٹھنے ذوق دنیا ایسی اسکے بوجھ سے

غزل موج

ڈرتا ہوں جدا مجھسے مرا یار نہو جائے — یہ زندگی میری کہیں دشوار نہو جائے
دفنا یئو ہرگز نہ مری لاش کو یارو — جبتک کہ جنازے پہ مرا یار نہ ہو جائے
جلد لیے پلا ساقی مجھے وصل کی دارو — رخصت کہیں دنیا سے یہ بیمار نہو جائے
ساقی تو اسے جان کبھی مت کیجیو مدہوش — ایسا تو نہ پی لے کہیں سرشار نہو جائے
ڈرتا ہوں تیری شوخ شرارت سے پریرو — دل نہ کہیں تو سر بازار نہ ہو جائے
اے موج تجھے خوف نہیں کیا دل وحشی — الفت میں کسی بت کی گرفتار نہو جائے

غزل دائم

عاشق کی یاد کیوں نہ کری دلبری پری — باتیں تمہاری بھولی ہیں جادوگری پری
سرسبز ہو نہ سبزہ بھی تیری سامنے — پوشاک سبز پہنکے ہی بیٹھی ہری پری
جلجاوے غم کی آنچ سے آتش پریکا دل — جب دیکھی تیرے بر میں لباس زری پری
دیوانے ہیں جو رہتے ہیں تجھسے پری میں ہم — آہن دلوں سے اپنی نہ کر زرگری پری

جو عدو سر کو چھوڑ کے دلبر اٹھا پروانگی الٰہی رہی کیوں شب کے بیچ جگر اوا وفادار بنے ہم ہم
دیوانہ بن کے ور ان ہی پکارا پری پری رہے جل ترے کیا سبب اے دلبر آرے سوا پری پری

غزل دلبر

ڈرتا ہوں نہ جائے عشق میں بیمار اشترا جبر سے — کہہ میرے دل زار کی اے یار جبر سے

مخمس بے نظیر

اے باد تو ہی جا کے ذرا شوخ سے کہنا
مرتا ہے کوئی جا کے دیوار جگر سے
الله ہی بچاوے تجھے اس آتش غم سے
یا تو ہی مہر کھا کے مری یار نظر سے
کیوں یار بھلایا ہے ترا طالب دیدار جگر سے
کوچہ میں ترے آنے کی طاقت نہیں کہ بیمار
مرتا ہے پڑا برسر بازار جگر سے

یہ حال مراد دیکھ کے کہتے ہین طبیبان
بجتا ہے کہین عشق کا بیمار خبر لے

اے نازنین جو ناز اوٹھاتے ہی دلبر
پوچھینگے سبھی کوچہ و بازار خبر لے

غزل سراج

خبر تحیر عشق سن جنون رہا نہ پری رہی
نہ تو تو رہا نہ وہ رہا جو رہی سو بیخبری رہی

شہ بیخودی نے عطا کیا مجھے اب لباس برہنگی
نہ خرد کی بخیہ گری رہی نہ جنون کی پردہ دری رہی

چلی سمت غیب سے اک ہوا کہ چمن سرور کا جل گیا
مگر ایک شاخ نہال غم جسے دل کہین ہری رہی

نظر تغافل یار کا گلہ کس زبان سے بیان کرون
کہ شراب صد قدح آرزو خم دل مین تھی سو بھری رہی

وہ عجب گھڑی تھی کہ جس گھڑی لیا درس نسخہ عشق کا
کہ کتاب عقل کی طاق مین جون دھری تھی یون ہی دھری رہی

تیرے جوش حیرت حسن کا اثر اسقدر سے یہان ہوا
نہ تو آئینہ مین جلا رہی نہ پری مین جلوہ گری رہی

کیا خاک آتش عشق نے دل بینوا سراج کو
نہ خطر رہا نہ حذر رہا مگر ایک بیخطری رہی

غزل قلندر

بے نصیبی تجھے ایدل اسے عبث روتا ہے
جو لکھا کاتب قدرت کا وہی ہوتا ہے

سفر ملک عدم تجھکو ہے آخر درپیش
خواب غفلت سے تو بیدار ہو کیا سوتا ہے

نہین ممکن کہ مغیلان سے ہو پیدا
پہل بہی کہاتا ہے وہی جو کوئی کچھ بوتا ہے

کرلے کچھ کام غنیمت ہین یہ ایام حیات
بازی و لعب مین کیون عمر کو تو کھوتا ہے

غم کی بخشش سے قلندر نکرو دل کو بہ تنگ
عشق کا دام بلا ایسا ہی کچھ ہوتا ہے

غزل سودا

جون غنچہ تو چمن مین بند قبا کو کھولے
پھر گل ہے اے پیارے بلبل کبھو بولے

اولگا وہ چمن مین ترکی ہے میکشی کو
شبنم سے کہدے بلبل پیالی گلو نکی دہولے

باغ جہا نمین اگر کچھ ہم نے پہل نہ پایا
اک دل ملا کہ جسمین ہین سیکڑون پہپہولے

ایسا ہی جاؤن جاؤن کرتی ہو تو سدہارو
اصل یہ کل جو ہوتی سو آج ہے وہ ہو لے

کم بولنا ادا ہے ہر چند پر نہ اتنا
مند جائین چشم عاشق تو بہی وہ لب نکھولے

چشم پر آب ہو نمین جون آئینہ حیرانی
رگ رگ کے بہ گئی ہین حیاتی مین سب پہپہولے

کون ایسا ہے کہ جو یہ سودا گلے مین ڈالے
لا تجھکو لے چلین ہم دل کہو لکر کے رہ دے

غزل عشرت

شب فراق ہے دلبر قلق ابہی سے ہے
سحر ہے دور مرا رنگ فق ابہی سے ہے

نہین حال دکھا ای قاصد ابہی لکھا ہے
ہوئے شوق تین اوڑتا ورق ابہی سے ہے

غزل [illegible]

ہنوز ذوق ہوا ہے نہین ترا ایسا
کہ طبق ابہی سے ہے

[illegible] جلبو وہ گل ارو
[illegible] عرق ابہی سے ہے

[illegible] شفق ابہی سے ہے

غزل حیدری

باغ محفل میں تری کل تعجب و ہوم رہے | راہ پائی نہ کہیں باد صبا کہوم رہے
موتیا اور چنبیلی گل نسترن و گلاب | کتیلی مست ہو ڈالی پہ سدا جہوم رہے
پاؤں تو قتل ہوئے یار کے لب سے ملکر | بیکلی تہی سو حنا بر کف پا چوم رہے
قافیہ ٹہیک نہ تہا کیا کریں ہر حیدری خاک | عقل ہنی کیطرح اپنی تئیں توم رہے

غزل قدرت

ہمصفیران چمن ہمسے چمن چہوٹے ہے | ہای ایام غریبان کہ وطن چہوٹی ہے
غمزہ شوق سے دل دیکہ میں ایسا ہا گا | جیسے صیاد کی ہاتہو سے ہرن چہوٹی ہے
ابتلک قبر شہید و ملکی بن ہر ہو سے | لاکہہ فوارہ خون زیر کفن چہوٹی ہے
شب ہجر انکی مصیبت میں لکہوں کیا قدرت | تن سے جان چہوٹے ہے اور جان سے تن چہوٹی

غزل بلہار

دلکو بالا ہے بہت ہمنے خبردار ایسی | ناز بردار ایسی ہوشیار ایسی غمخوار ایسے
حسن صاحب کی شرافت پر نظر کر بیٹہے | جانکی بوجہ کے بچا ملکی ہوشیار ایسے
ہمسے باطن میں جفا غیر و نہ ظاہر میں جفا | یہ تو امید نہ تہی شرط وفاداری ہے
صاد کی پر وہ ستمگار کی دہوکا پایا | اپنا ایمان لرزتا ہے یہ عیاری ہے
شکر حق صبر کی دولت کہ شب ہجر گئی | وصل حاصل ہوا طالع کی مددگاری سے
ناز خط زلف ادا چشم و مژہ اور ابرو | سب کے سب دشمن قاتل ہیں مرے یار ایسے
سو رہیں آج لپٹ اپنے صنم سے بلہار | نیند آتی ہے شب ہجر کی بیداری سے

غزل شادان

معشوق کے آنے کی شتابی خبر آوے | اللہ کری دل کی یہ امید بر آوے
خورشید خجل ہو کے چہپے ابر کے اندر | محفل میں اگر آج وہ رشک قمر آوے
کرتا ہے نثار اسپہ فلک خوشہ پروین | کانوں میں کرن پہول پہنکر اگر آوے
کس کام کا وہ نخل جسی پہول نہ پہل ہو | ہر شاخ وہی خوب کہ جسمیں ثمر آوے
آما ہیں ہے دلدار نظر کس سے کہو نہیں | ہیں منتظر آنکہیں کہ کوئی پل نظر آوے
شاداں تو خوشی اپنی سی کہہ ہر مطلع ثانی | معشوق جو آغوش میں تیرے اگر آوے

غزل جرأت

لے آئینہ ہاتہ اپنے جو کبہی یار نکالے
مطلعات سے کیا راہ نہ ہو [illegible] نکالے
وہ کشتہ الفت کروں [illegible] میں جہاں
منہ سے نہ شکایت کبہو اے یار نکالے

غزل تمکین

سو آج تیرے کوچے کے پاس [illegible] ظالم
لاش اوسکی نظامی سر بازار نکالے
نظارہ کا گر شوق نہیں اوسکو تو آوے
کیوں بام پہ پہر کے سر بازار نکالے
ہم یہ سمجہانے لگے سب اپنی گہر و دیکہو
میں دل کے اک آہ شرر بار نکالے

غزل رضا

جب شکر لب نے لب اپنے سے سنائی گالی
مجھے میٹھی لگی خوش ہو کے میں کھائی گالی

کیا حلاوت تھی تری میں اللہ اللہ
قند مصری سے مگر تھی یہ بنائی گالی

چھیڑ کر تیرے تئیں آپسے ہم کھاتی ہیں
عاشقوں کو تو ہے یہ دودھ ملائی گالی

ترش رو ہو کے شکر لب جو مجھے دیتا ہے
وصف رکھتی ہے کھٹائی میں مٹھائی گالی

اے رضا تیری زباں پر تو نپٹ شیر و شکر
یہ نئی طرح کی اب تو نے بنائی گالی

غزل ظفر

جلوہ جو اسنے دکھایا مرا جی جانتا ہے
پھر خدا ہی نظر آیا مرا جی جانتا ہے

اڑ گئی میری زباں سے تو جہاں کی لذت
جو مزا عشق میں پایا مرا جی جانتا ہے

میں خطا وار ہوں خط کیونکہ لکھوں اے صاحب
جیسا لوگوں نے سکھایا مرا جی جانتا ہے

کوں کہتا ہے تری عشق سے انجان رہا
جیتے جی تو نے جلایا مرا جی جانتا ہے

اے ظفر اس گل خنداں کی محبت تجکو
دمبدم اسنے ستایا مرا جی جانتا ہے

غزل بیدار

کون اب بازار خوبی میں ترا ہم سنگ ہے
حسن کے میزان میں تیرے مہر و مہ پاسنگ ہے

سرمئی آنکھوں کا تیری جو کوئی بیمار ہے
ایک قدم اسکے تئیں رکھنا قدم فرسنگ ہے

میں جو دیوانہ ہوا سرخیل ارباب جنوں
ہاتھ میں پتھر لیئے ہر طفل میرے سنگ ہے

جائے تکیہ عاشقوں کا خانماں ہر قوت خواب
زیر سر کوچے میں تیرے خشت ہی یا سنگ ہے

سخت زاری ہی مجھے ظالم تری سنگیں دلی
آہ مثل آسیا کے سنگ اوپر سنگ ہے

وہ صدا گر گر کرے ہے آسیا پہر پہر مدام
مشت گندم کے لیئے چھاتی پہ میری سنگ ہے

اس جواہر پوش کی دیکھیں جو ہیں یاقوت لب
اسکی رنگینی کے آگے لعل بھی پاسنگ ہے

غزل نصیر دہلوی

دل کہیں پھر گرفتار ہوا چاہتا ہے
پھر مجھے عشق کا آزار ہوا چاہتا ہے

دیکھ لینے دو مجھے اور بھی یارو اسکو
رخنہ اب روزن دیوار ہوا چاہتا ہے

باتیں کرتا ہے رکاوٹ کی خدا خیر کرے
یار وہ پھر ستم یار ہوا چاہتا ہے

داغ دل کھاتا ہوں زخمت سے جگر سینہ پر
سینہ اب بجنسہ گلزار ہوا چاہتا ہے

آج شب وصل کی خفگی سے کہی ہائے ظفر
دیکھ جدائی کا نمودار ہوا چاہتا ہے

غزل قدرت اللہ

کبھی بیزار تھی کے یہ برق دل مانوس ہے
جو شرر دل سے اوٹھا سو جلوہ طاوس ہے

غزل [illegible]

حسن کو [illegible] ہوا اور دل کا [illegible]
[illegible] تیغ سے برق دل [illegible]
[illegible] سمجھو تو یہ [illegible]
[illegible] نغمہ ناقوس ہے
[illegible] بانگ سے [illegible]
[illegible] طرح سے [illegible]
[illegible] زندگی
[illegible] آواز جلجل [illegible]

صبح سے تا شام چلتا ہوا گلگوں کا دور
شب ہوئی تو ماہرویوں سے کنار و بوس ہے

سنتے ہی غیرت یہ بولی ایک تماشا میں تجھے
چل دکھاؤں تو جو قید آز کا محبوس ہے

لیگئی ایکبارگی گور غریباں کی طرف
جس جگہہ جان تمنا سطرح مایوس ہے

مرقدیں دو تین تبلاکر لگی کہنے مجھے
یہ سکندر ہے یہ دارا ہے یہ کیکاؤس ہے

پوچھ تو ان سے کہ جاہ و حشمت و دنیا سے آج
کچھ بھی انکے ساتھ غیر از حسرت و افسوس ہے

کل تو قدرت پانے جم رکھتی تھی تسخیر ریا
آج رہن جام مے میں خرقہ سالوس ہے

غزل مولائی

دل ہوا پائے بزنجیر خدا خیر کرے
دام ہے زلف گرہ گیر خدا خیر کرے

کس کی آمد ہے صبا آج جو گلشن کیطرف
کہتی ہے بلبل دلگیر خدا خیر کرے

سرخ پوشاک پہن بیٹھے ہو جا تخت اوپر
کسکی ہے قتل کی تدبیر خدا خیر کرے

شب بسمل مجھے بستر پہ تڑپتے دیکھا
ہنسکے بولا مہ تنویر خدا خیر کرے

کل عیادت کو جو آیا تو یوں کہتے ہیں
ہوئی مولائی کی توقیر خدا خیر کرے

غزل فدوی

آہو بھی خجل ہووے منصور ذرا دم لے
تصویر کھنچی جاتی ہے نرگس کا قلم لے

دیکھا نہیں تو احمد مختار کا لشکر
جبرئیل بھی جس فوج میں چلتا ہی علم لے

گرمی سے عرق ہو گئی جلتے ہوئی یہ اشک
اس سایہ مژگان کے تلے بیٹھ کے دم لے

ہم دل کو گنوا بیٹھے تصور میں اسی کے
اور پھر تغافل سے چلے راہ عدم لے

اصنام کی پرستش کے لیے شیخ ہوئے تم
کہنے کو چلے نام خدا نام صنم لے

یہ بارگہہ شیر خدا جانے ادب ہے
مجنوں کو صدا آہو کچھی ہی تو اس سے رقم لے

ناحق کی یہ تہمت ہے مجھے غیر کی صاحب
گر تیری سوا غیر کو چاہیں تو قسم لے

راتوں کئے تئیں چونک پڑے نیند میں رستم
گر خواب میں دیکھے اسداللہ کے حملے

فدوی تو عبث اپنا گریبان ہے پکڑے
لیتا ہے تو دامان علی مستحکم لے

غزل فراق

مخمس

چمن میں کوچۂ جاناں سے صدا آتی ہے
نازکی میں ہوئی جو باد صبا آتی ہے

مخمس ناظم

چھوڑ جاتا ہے جو وہ مجھکو اکیلا گھر میں
در و دیوار سے رونے کی صدا آتی ہے

جی میں آتا ہے مسیحا سے میں پوچھوں جا کر
مرض عشق کی کچھ تم کو دوا آتی ہے

صبح کیطرح ہوگی شب تاریک فراق
نہ نیند آتی ہے مجکو نہ قضا آتی ہے

غزل وحشت

نگاہ یار ہمسے کج ہی تقصیر پھرتی ہے | کسیکے کچھ نہین چلتی ہے جب تقدیر پھرتی ہے
کبھی تو کھینچ لاویگی ہمسی گور غریبان تک | کہ مدت سے ہماری خاک دامن گیر پھرتی ہے
تری تلوار کا منہ ہمسے پھر جاوے تو پھر جاوے | ہمارے آنکھ کب قاتل تہ شمشیر پھرتی ہے
مین اس لیلے کا دیوانہ ہون غافل جو صحرا مین | بغل مین اپنے مجنونکی لئے تصویر پھرتی ہے
مقام عشق مین شاہ و گدا کا ایک رتبہ ہے | زلیخا ہر گلی کوچے مین بے توقیر پھرتی ہے
ترا دیوانہ جب سے اوٹھ گیا صحرا وحشت سے | بگولی کیطرحسی ڈھونڈہتی زنجیر پھرتی ہے

غزل جرات

درد و غم عشق نے مارا مجھے | اب نہین دم لینے کا یارا مجھے
بات مین کس سے کرون پھر ہان | دھیان تو رہتا ہے تمہارا مجھے
ڈوب گیا پھر نہ وہ پایا ہے پار | بحر محبت کا کنارا مجھے
چونک پڑا سنتی ہی آواز یار | مین بہی سمجھا کہ پکارا مجھے
ہجر کی شب دیکھی اب کیا دکھاے | دن تو گیا روتے ہی سارا مجھے
اُف نکرون نام کا جرات ہو نہ ہون | چیرے اگر عشق کا آرا مجھے

غزل الضیا

بال زلف یار کی رخسار تک آنی لگی | چشمہ خورشید مین بہی سانپ لہرانے لگے
آفتاب حسن کو مہتاب مینا دیکھکر | خانہ خورشید مین ہم سا ٹھکانی لگی
دیدیا سر حجر کو کار داغی شب نے آہ | جون بگولا پھر ہان جنگل مین بھٹکانی لگے
عشق بہی سبقت کری ہے تاتیغ خوبیار کا | جوکہ جوہر تھی نہان صاحب دکھلانے لگے

غزل شاہ ظفر

مرغ دل مت رو یہان آنسو بہانا منع ہے | اس قفس کی قید یونکو آب و دانہ منع ہے
تیرے ہی دیوار سے اب ہمنے سر ٹکرا کیا | روزن دیوار تک آنکہین ملانا منع ہے
قتل کرکے مجھکو اب سنگین دل نے یون کہا | قتل ہو جانا و لیکن تڑپھڑانا منع ہے
مت تڑپنا مت دیکھنا خنجر تلے ایصید دل | عشق کے مقتل مین دست و پا ہلانا منع ہے
اے ظفر تمکو ہمیشہ چاہئے عشرت مدام | اب تمہین چالیس مین مہندی لگانا منع ہے

غزل دیگر

وہ صنم حال میرا کیا جانے | ہون مین کس فکر مین خدا جانے

غزل مضطر

اوسکے ملنے کی مجہکو تہمت ہے | وہ کہان مین کہان خدا جانے
ہنستے اور روتے ہین ہنستے ہین اپنا | صدائے بلبل کسی کی زاغ کیا جانے
بو نہ جب چاک کرے وہ سارا عمر | سب ستم ہین بلکہ جو مزا جانے
سنکے احوال میرا سکھی کہنے لگا | اب جبکہ مرے کی بلا جانے

ایسے سفاک سے ڈرو یارو | خون عاشق کا جو حنا جانے
بخدا یہ کسی کے دوست نہین | انکو دشمن ہے جان کا جانے

غزل نظیر

ہمسے عاشق ہین تیرے ناز اٹھانیوالے | تمسے کم دیکھے ہین محبوب ستانیوالے
بند کر قید محبت مین خبر لے نہ مرے | دام مین جسکے پہنسے دام چھڑانیوالے
کل شب وصل مین کیا جلد کٹی تہین گھڑیان | آج کیا مر گئی گھڑیال بجانیوالے
کل جو رستی مین ملاقات ہوئی تو یہ کہا | کہان جاتے ہو طرحدار جلانیوالے
گذری مدت کہ مری سات لپٹنے نہین آئے | کیا ہوئے یار گلے ہمکو لگانے والے
دن تو اوقات گذرتی ہے مزیدار مگر | نکلے جبین مزیدار دکہانیوالے
آب کہ ملنا ہو نظیر یار سے کہنا جا کے | کیا بھلا ہم نہ ہے یار و بلانیوالے

غزل بادشاہ

یہ کس مست کی آنے کی آرزو ہے | کہ ساقی لئے ساغر مشکبو ہے
سمایا ہے جب سے تو انکھون مین میرے | جدہر دیکھتا ہون اودہر تو ہی تو ہے
جتاؤن مین کیا اپنا حال پریشان | عیان زلف دلدار کی مو بمو ہے
چلو قبر فرہاد پر فاتحہ کو | مگر آب شیرین سے لازم وضو ہے
نکلجاوے دم تیرے قدمونکے نیچے | یہی دلکی حسرت یہی آرزو ہے
گلستان مین جا کر ہر ایک گلکو دیکھا | نہ تیری سی رنگت نہ تیری سی بو ہے
ستایا ہے ناحق ہمین تونے ظالم | یہ انصاف اللہ کے روبرو ہے
کیا چاک وحشت نے ایسا گریبان | نہ سینے کی قابل نہ جائی رفو ہے
شفق بن کے گردون پہ ہوتا ہے ظاہر | یہ کشتہ بے گنہ کا لہو ہے
عبث مجہکو ہنس ہنس کے دیتی ہو گالی | زبانکو سنبھالو یہ کیا گفتگو ہے
اگر اب کی باری شب وصل بولا | چہری اور مرغ سحر کا گلو ہے
رہی سایہ بختین بادشاہ کا | خداوند عالم نگہبان تو ہے

غزل غریب

مستقل مین ... [illegible]
عقل حیران ہے ... [illegible]
زلف مین کبھی ... [illegible]
جنت اس ... [illegible]
کیا کہون ... [illegible]
سخت مشکل ... [illegible]

غزل ...

یہ جدائی جو یہان ... [illegible]
کیا خدا خالی ... [illegible]
روز محشر کے خدا ... [illegible]
تو مین ابرو ... [illegible]
یا محمد ... [illegible]
بادشاہی ... [illegible]

غزل

مجھکو چاہ ذقن دکھاتا ہے — میرا یوسف کنوئیں جھکاتا ہے
دیکھیے کس کے پیاس بجھتی ہے — خنجر آب دار لاتا ہے
ساتھ پینا شراب لے دے کے — ساقیا مجھکو یاد آتا ہے
ترش ہو کر گئے منہ پھر آتا ہے — زہر قاتل مجھے پلاتا ہے
شب کو مہ رو جو وہ نہاتا ہے — چاند غیرت سے ڈوب جاتا ہے
دل مرا ہے مثال شیشہ کے — کس لیئے خاک میں ملاتا ہے
شمع محفل کا مجھکو سمجھا ہے — شاید اسواسطے جلاتا ہے
دید بازی کی چشم رکھتے نہیں — لن ترانی کسے سناتا ہے
نہیں ملتے تو خوش رہو پیارے — بندہ بھی تمسے ہاتھ اٹھاتا ہے

غزل فیض

کر دیئے بانکے دربند قدر دانوں نے — آخرش کھولدیے آکے مہربانوں نے
تاب آئی نہ مجھے بھر کے نظر دیکھے سے — کر دیئے مات پریزادوں پہ انسانوں نے
دن کو ہی چین نہ مجھ راتکو آتی ہی نیند — تجھپہ گل کھائے پری ہمسے وفاداروں نے
طعنہ سب دیتے ہیں اس مونس غمخوار مرے — فیض کیا پائے میاں شمع سے پروانوں نے

غزل طور

بزم میں رونے لگے یارونکے سمجھانیسے — راز دل چھپ نہ سکا اشکونکے بھر آنے سے
دل بیتاب شب تار میں کیا ہی اولجھا — یہ ہی وہ زلف کہ سلجھی نہ کبھو شانے سے
ہاتھ گردن میں نہ ڈالو نہ ملو تم ہو وہی — جو خفا ہو گئی تھے غیرونکی بہکانے سے
محتسب جاوے الٰہی کہیں میخانے سے — دلکو شیشے سے ملوں آنکھونکو پیمانے سے
اے مسیحا تری جانے سے میں مرجاتا ہوں — جان آجاتی ہے تن میں تری آجانے سے
طور مذہب ترا کیا ہے کہ تجھے کہتے ہیں — کبھی مسجد سے نکلے کبھی میخانے سے

غزل

لیکے کل تیر اور کمان تو نے — مہر سے خاطر کیا نشان تو نے

کس سے روٹھا ہے تو کہو کب سے
منہ پھیر کے ہے آسمان تو نے
پال کر دیا میان کس نے
او میاں تو نے او میاں تو نے
دل میں جان میں جگر میں [illegible] آگ دی
چشم پوشی میں اسے [illegible] کہاں تو نے
کبھی دکھایا ہمیں سماں تو نے

غزل [illegible]

خال کس واسطے نزدے اسے نہیں
کس لیئے سوکھوا استخوان تو نے
[illegible] حرارت عشق
کر دیا شکل زعفران تو نے

غزل سودا

[illegible]

کیا ضد ہے خدا جانیے مجھ ساتھ وگرنہ
کافی ہے تسلی کو مری ایک نظر بھی

اے ابر قسم ہے تجھے رونیکی ہمارے
تجھ چشم سے ٹپکا تھا کبھو لخت جگر بھی

اے نالہ صد افسوس جو ان مرنے پہ میرے
پایا نہ ترے دیکھنے میں رد اثر بھی

کس ہو ہوم پہ ناران ہے تو اے یار
کچھ اپنی شب و روز کی ہے تجھکو خبر بھی

تنہا ترے ماتم میں نہیں شام سیہ پوش
رہتا ہے سدا چاک گریبان سحر بھی

سودا تری فریاد سے آنکھوں میں کٹی رات
آئی ہے سحر ہونے کو ٹک تو کہیں مر بھی

غزل درد

اے چشم مرے موتیوں کا ہار نہ ٹوٹے
سب اشک مسلسل رہیں اور تار نہ ٹوٹے

ہم پائے برہنہ چلی صحرا کو نکل کر
ہر چوب پکاری کہ مرا خار نہ ٹوٹے

صیاد سے بلبل لے کہا رو کے قفس میں
میں موئی بلا سے پہ یہ گلزار نہ ٹوٹے

کل رات صراحی نے لی میخانہ میں ہچکی
کہنے لگی پیالے ستی خمار نہ ٹوٹے

دل درد کی باتیں نکر وہم ستی جانی
یہ رشتہ نازک ہے میاں تار نہ ٹوٹے

غزل مصحفی

لاف خوبی تری عارضیہ جو گلشن مارے
آتش رخ پہ صبا طیش سے دامن مارے

کیا غضب ہے جو تو غرفہ میں کھلی بال بکھیر
اور نظارہ ترا دیدۂ روزن مارے

ہے یہ خوش حال اُنہوں کا جو تری کوچہ میں
خاک پنڈری پہ ملے بیٹھے ہیں آسن مارے

دشمن و دوست کو اُلفت نے تری ایک کیا
ہاتھ پر ہاتھ نہ کیون شیخ و برہمن مارے

ہم ترے واسطے اے غیرت لیلےٰ کبتک
قیس کی طرح پڑے پھرتے ہیں بن بن مارے

وہ جو آنکھیں ہیں تری رہزن و خونی کافر
قافلے لوٹے لیے سیکڑوں رہزن مارے

ضبط سے مصحفی اب کام مراد گذرا
کب تلک غم میں کسیکے کوئی تن من مارے

غزل نور

موا جاتا ہوں تری ہجر کے ماری آرے
میرے جانی میرے دلبر مری پیاری آرے

آرہ تو سر پہ چلا ہے ولیکن بس تو
شوقیں تیرے کہو جاؤنگا آرے آرے

نہیں ہوچکیں ... تمہیں ہو اغیار دل میں
ایک دن رات کو مہمان ہمارے آرہے

یاد کر کے وہ مزا جاڑے کا گھبرا ہے ہم
بیٹھا گنتا ہوں فلک پر کے ستارے آرہے

نو ہے جدائی سے ترے ... ترے
اشک خورشید مرے آہ کے پارے آرہے

غزل چمن بے نظیر

کس کو دکھلاؤں آہ زخم آئے ہوئے ہیں دل کے
اس کی بیرنگی پر فدا ہوں میں پھل پھل کے

گل بنائے ہیں اُسنے اس گل کے
زلف ناگن نے آپ کی صاحب

دل پیا ہے ہمارا ہل ہل کے
کچھ سوا باغ کا یہ کیا احوال

پھول کمھلائے ہیں کھل کھل کر

اس خطا اپنے کے کرین تو بہ | رنج کھینچے ہین تمسے مل مل کے

غزل عاجز

عرق جب اس کی چہرہ پر نور سے ٹپکے | تجمل ہو گل شبنم جون لہو سورج سے ٹپکے
مری آنکھو نسے خونی شکل یون گرتی ہین بلکہ غیر | لہو سولی کی اوپر جون سر منصور سے ٹپکے
اگر کبھی سخن میرا انہان تلک کو پہونچی | صراحی شاخ پنجاوی شراب انگور سے ٹپکے
اگر اس زلف مشک آمیز سے چینی مین لائی | عجب عطر و عنبر کا بسہ فغفور سے ٹپکے
کرون فریاد رو رو یار کو جب یاد کر عاجز | دم اسرافیل کا لو ہو ہو بانگ صور سے ٹپکے

غزل عاقل

اس نکیلی نے جو ہاتھو نکو لگائی مہندی | کونسے باغ کی سچ کہو منگائی مہندی
رشک گلگو نسے ہوا تہا تر و تازہ وہ جنت | جھکے ڈالی سے سجن تمنی تو ڑائی مہندی
رشک عناب کہا دست حنائی کی تئین | پور پور اپنے پہ جسوقت رچائی مہندی
اوڑ گیا دیکھتے ہی رنگ شفق کا ناگاہ | ایک ذرہ جو ہتیلی کے دکھائی مہندی
ہاتھ مین سرخ نہ سمجھے کوئی عاقل اسکے | کسی عشاق کا دل مٹھی مین لائی مہندی

غزل

جو ہے کب آلودہ ہے شمشیر کسو کے | پر قتل کے محضر یہ ہے تحریر کسو کی
بیرحم ہزارو نکو کیا قتل جو تو نے | ثابت نہ ہوئی ایک بہی تقصیر کسو کے
کل مین نے چمن مین جو لب غنچہ کو دیکھا | انکھو نکی تلے پھر گئی تصویر کسو کی
آتا ہی جو اس پر ٹیکی جھنکار کا عالم | پر قید مین تھی ہل گئی زنجیر کسو کی
حاصل تجہے کیا ہے مری سمجھا نیسے اسکی | کب مانتا ہے وہ بت بی پیر کسو کی
داماں نسیم سحری وقت نشان ہے | شاید یہ کہلے زلف گرہ گیر کسو کی

غزل نظیر

تاب اسکی دیکھنے کی نہ لائی چلی گئے | کیا کیا جوان پیر تہی کر آئی چلے گئے
دارا رہا نہ جم نہ سکندر سا بادشاہ | تخت زمین پہ سیکڑون آئے چلے گئے

ادم رہا نہ کوئی پیمبر رہا نہیں
وہ بہی اسی زمین مین سماکر چلے گئے
عالم تہا یہ زلیخا کا یوسف کے چاہ مین
رہتی ہزار بار یہ سر کے آئے چلے گئے
دیکھا نظیر پہنچے چمن مین جواب کو
مہندی بہرے جو ہاتھ دکھائی چلی گئی
دردمند ونسے مرے جو کہہ کر بیٹھے
تری مجلس مین غنیمت ہے جلا کر بیٹھے

مخمس

[illegible]

غزل صبا

مرتے دم آئے بیوفا دیکھا تجھے / ایک نظر دیکھا تو کیا دیکھا تجھے
ای پری رو مین دلوا نہ کیون ہون / بال کہولی بارہا دیکھا تجھے
گریہ بلبل پہ اوسنی ہنس دیا / جسنے آئے گلگون قبا دیکھا تجھے
مارے غیرت کی نہ نکلا آفتاب / بام پر چڑہتے صنم دیکھا تجھے
دید مین ہرچند ہی نقصان جان / فایدہ اتنا ہوا دیکھا تجھے
بوی گلشن بہی لائی تا قفس / بس ہوا ہوائے صبا دیکھا تجھے

غزل رضی

فندق پہ تری دیکہی کس شان کے سرخی / پہونچی نہ جسے پنجہ مرجانکی سرخی
تعریف کرون چہرہ کی یا لب کے نزاکت / مسی کی اودہاہٹ کہون یا پانکی سرخی
الماس نظر آتی ہین یاقوت کی مانند / پڑتی ہے کرن پہول پہ جب کانکی سرخی
قاتل مجہے ڈر ہے کوئی پہچان نہ لیوے / دہو ڈال ذرا گوشہ دامانکی سرخی
گردن پہ ترے خون ہے فرہاد کا شیرین / دیتی ہے گواہی یہ گریبانکی سرخی
سنئیے یہ غزل مجہہ ستی اب تازہ رضی کے / دکہلاون تمہین صاف گلستانکی سرخی

غزل الضیا

قاصد آکے خبر یار کے آجانے کی / جان جاتی ہے چلی ہجر مین دیوانیکی
آپ آئے نہ کبہی خط نہ کتابت بہیجی / سیکڑون راہ دکہائین ہمین ترسانیکی
چشم گریان ہے سدا سینہ سے بریان ہے مدام / آرزو جی مین ہے بس جی سی گذر جانیکی
تو ملی غیر و نسے مین آنکہو نسی اپنے دیکہون / حیف صد حیف کہ بس جاہے ہے مرجانیکی
الضیا پہر خدا کچہ مجہے تدبیر بتا / یا اوسے لاکے ملا یا مجہے لیجانیکی
گریہ زار پہ مری رحم نہین آئے گا / جب تلک چشم مری خون نہین برسانیکی

غزل

اسقدر ہمیہ ناتوانی ہے / موے سر تک بہی سرگرانی ہے

غزل زخمی

مرے سے قاتل کی زخم تیغ بہت کہوے ہے
ملوسے جیبرے خال سی صبحی ہوتی نزول ہے
حال دل کو چہرے لو حبیبو ان
کیون مرا رنگ زعفرانی ہے
لیکن بہی بوستان اوسنی دیوانی ہے

غزل سودا

ساون کے بادلو نکی طرح سے بہرے ہوے
یہ وہ نین ہین جس سے کہ جنگل ہرے ہوے
اے دل یہ کس سے بگڑی کہ آتی ہے فوج اشک
لخت جگر کی لاش کو آگے دہرے ہوے
پلکین ترے کہان نہ صف آرا ہوئین کہ ہم
افواج قاہرہ کی نہ برہم پری ہوے

آنکھوں کو تیری کیونکہ میں نا نہ کہوں یہ غزال
جلتے ہیں آپ مہر کی زراعت چرے ہوے

یونہی کیے جدھر دیکھو یہ پھرتے ہیں یکہ گر
لڑکے مجھ آنسوؤں کے نپٹ منکرے ہوے

انصاف کسکو سونپئیے اپنا بجز خدا
منصف جو بولتے ہیں تجھسے ڈرے ہوے

نزدیک اپنے رہنے سے مت کر ہمیں تو منع
ہیں لاکھ کوس جبکہ ہی دلسے پرے ہوے

محلس میں جھوکر وکی جو جبر سے شیخ جی
آئے تو پھر خدا نے کہا مسخرے ہوے

سودا الگ نہ گھر سے کہ اب تجکو ڈھونڈنے
لڑکے ہیں پھرتے پتھروں جھولی بھرے ہوے

غزل تابان

عشق کیا شے ہے کسی کامل سے پوچھا چاہیے
کسطرح جاتا ہے دل بیدل سے پوچھا چاہیے

کیا تڑپنے میں مزا ہے قتل ہو بیاکیے ہاتھ
اسکی لذت کو کسی بسمل سے پوچھا چاہیے

جسنے اسکا زخم کھایا ہے اسے معلوم ہے
تیغ ابرو کی صفت گھایل سے پوچھا چاہیے

یار کے ملنے کی ہم کوئی طرح پاتے نہیں
طرح ملنے کی کسی واصل سے پوچھا چاہیے

آہ و نالہ کی حقیقت دیکھتا ہوں ہجر میں
کیا گذرتی ہوگی تابان دلسے پوچھا چاہیے

غزل افسوں

صدقے میں تری زلف کو اور تار تار کے
دستار گل اتار قبا بوٹے دار کے

بلبل نے وقت قید کی رو رو کے یوں کہا
صیاد واسطے ترے پروردگار کے

پہچو گے تو سہی ذرا اتنا تو کیجیو
دیکھو تو ہاتھوں ہاتھ کسی نوبہار کے

یہ ہے وطن ہمارا تم پوچھتے ہو کیا
ہم رہنے والے ہیں اسی باغ و بہار کے

افسوں تو شاد رہیو زمانہ کر گیا
ہم ہیں غلام اس شہ دلدل سوار کے

غزل معین الدین

راضی ہیں ہم اوسی میں جو کچھ دلربا کرے
چاہے جفا و جور کرے یا وفا کرے

دل ہمارا رفیق جسکا جدا ہو گیا ہو یار
وہ اپنی بیکسی کو نہ روئے تو کیا کرے

جسنے ہمارے دوست کو ہمسے جدا کیا
وہ بھی مراد اپنی نہ پائے خدا کرے

کہتا معین الدین تمہیں ہے دوستان
آسان سبھوں کی مشکلیں مشکلکشا کرے

غزل نگین

ہے تو تم پردہ نشین خانہ نشین کیوں ہو گئے
تھا تو پردہ کا مکاں دیکھے مکین کیوں ہو

وہ جو چلتا ہے زمین پر بھی آئی ہے ہوس
ہائے افسوس کہ ہم فرش زمین کیوں نہ ہوئے

قبر عاشق پہ چلا تو وہ لگے یوں کہنے
ہائے ہم کے دن زیر زمین کیوں ہو گئے

تضمین جگر

آہ جب شخص پہ مرا لطف و کرم کرنے لگے
حسرت آن لگی کہ وہ شخص سب کیسو ن ہو

جب دیکھا نظارا ناز تمہیں سے اور
خون ہوتا ہے یہ دل ہم نے تمہیں کیسو نہی

غزل

چاک دامن کیئے جانان جگر دیوانوں نے
قید خانے بنے آباد پریشانوں نے

نیم بسمل یہ تڑپتے مجھے دیکھا قاتل
بل بے اُس کاکل مشکیں کے شب تار ہین آہ
فخران خاک کے تیلوں کا نہو کیونکہ بھلا
میرے دلدار پہ دلبر شب معراجکی رات

شور عالم میں کیا ہے تری ہجیانوں نے
دل دیے زلف پریشانکے پریشانوں نے
ڈہونڈھا ہے عالم بالا میں یہ انسانوں نے
عشق کی حور و پری قدسی غلمانوں نے

غزل

میں وہ نہیں ہوں کہ تجھ بہت سے دام ابھر جائے
یقین ہے کہ جدھر کو وہ دلربا پھر جائے
الٰہی وہ نہ پھرے جسکے غم میں مرتا ہوں
پھرے زمانہ پھرے آسماں ہوا پھر جائے
بکھیر دیوے جو بالوں کو اپنے مکھڑے پر

پھرونیں تجھسے تو مجھسے مرا خدا پھر جائے
مثال قبلہ نما دل ہیں مرا پھر جائے
بلا سے حلق پہ گو خنجر جفا پھر جائے
بتوں سے ہم نہ پھریں ہمسے گر خدا پھر جائے
تو کیا عجب ہے کہ آئی ہوئی گھٹا پھر جائے

غزل

دیوانہ کیا بزم میں شب آکے کسی نے
تکرار جو کی بوسے کے لینے میں بہت سی
کچھ دست درازی کا کیا قصد تو ہی ہے
رکھ ہاتھ مرے سینہ پہ گلدستہ نرگس
سمجھا مجھے دیوانہ سا اُس شوخ نے ایکبار

بیہوش کیا چہرے کو دکھلا کے کسی نے
دی گالیاں آخر مجھے جھنجلا کے کسی نے
جھٹکا کے مرے ہاتھ کو شرما کے کسی نے
مارا مجھے دیدار سے ترسا کے کسی نے
دل چھین لیا مفت میں بہلا کے کسی نے

غزل نیاز

صنم ہے گلبدن ہے مہ جبین ہے
وہ سب جا ہے وہ کس جاگہہ نہیں ہے
گیا اودھر کو پھر ایدھر نہ آیا
مرے اشکو نکالا در نالوں کا شاید
نہو جسکے مقابل حور و غلماں

بھلا کہیئے وہ کیا کیا کچھ نہیں ہے
غرض اسکو جہاں دیکھو وہیں ہے
عجب کوچے کی تیرے سر زمیں ہے
زمین و آسمان عرش بریں ہے
صنم نام خدا وہ نازنیں ہے

غزل خلیق

[illegible] کیا فصل بہاری کی چمن میں سحر آئی
[illegible]
[illegible]

بہار کی لے جلد خبر اے پیک مسیحا
کیا فائدہ جو اس نے دل کا کام کر آئی
گلشن میں کسی شخص کا اگر گھر ہے بلبل
منقار میں لیجا کے وہاں پھول دھر آئی
ایسی کوئی رسوا ہو اور ہو گا جہاں میں
آفت ہے جو خلیق جگر افگار پہ آئی

غزل ذوق

پھر بوقت ذبح اپنا اوسکے زیر پا ہے
یہ نصیب اللہ اکبر لوٹنے کی جاے ہے

رخصت اے زندان جنون زنجیر در کہڑکاتی ہے
مژدہ خار دشت پہر تلوا مرا کہجلاے ہے

ہان مدد طاقت کہ ہے ضعف سے سینہ میں دم
دیکہیی لب تک اسی کیونکر خدا پہونچاے ہے

واہ واہ شور محبت خوب ہے چہرہ کا نمک
استخوان میر ہما کس مزے سے کہای ہے

بس کرای سوز درون پہر جائینگے آہ جگر
رحم جوش گریہ چہپانیہ ابہی پہر آئے ہے

بل بی استغنا کہ وہ تو آتی آتی رہ گئی
اف رے بیتابی کہ یہان تو دم ہے اکہڑا جاے ہے

ذوق کو تو نزع میں پاتا ہے کہیگا ترا انتظار
جانب در دیکہے ہے جبکہ ہوش آجاے ہے

غزل ناسخ

پہر بہار آئی چمن میں زخم دل آلی ہوئے
پہر مرے داغ جگر آتش کے پرکالے ہوئے

پای ناز کے جب کہا اوسنے ہمارے قبر پر
پارہ ہای سنگ مرمر دیکہی لگا لے ہوئے

سبحہ گردانی ہوئی عمال شب میں سقدر
دانونکی مانند ہاتہون میں مرے چہالے ہوئے

ای پری پیکر اگر نرگس تری بیمار ہے
باغ میں لالی کو اپنے زیست کی لالے ہوئے

جب شب تاریک میں ہم کوی جانانکو چلے
آگی آگے جا کے مشعل آتشین نالے ہوئے

کسطرح چہوڑوں لپکا یک اوسکے زلفوں کا خیال
ایکمدت کی یہ کالی ناگ ہین پالے ہوئے

واہ کیا تاثیر ہے اوس روی آتشناک کے
شعلہ جوالہ اوسکے کان کی بالے ہوئے

یاد جب آیا چمن میں وہ نہالی کا حسرت
یکقلم لبریز اشکون سے مری نہالی ہوئے

وہ پری پیکر کہا کرتا ہے اکثر فخر سے
اتنو ناسخ بہی ہمارے چاہنے والی ہوئے

غزل رمز

ہمین منظور آج اونکو بلانا ہی بلانا ہے
بلا کر داغ دل اپنا دکہانا ہے دکہانا ہے

ہجوم داغ دل کیا پوچہتی ہو میرے سینہ میں
خزانا ہے خزانا ہے خزانا ہے خزانا ہے

جگر میرا ترے تیر نگہ کا ایکمدت سے
نشانا ہے نشانا ہے نشانا ہے نشانا ہے

کہین کیا اوس پہ وہ مجہے کہنے نہین دیتا
دیوانا ہے دیوانا ہے دیوانا ہے دیوانا ہے

ہنسو کیونکر نہ غیروں سے کہ منظور آپکو میرا
رولانا ہے رولانا ہے رولانا ہے رولانا ہے

شہادت سے مری ابتک زبان تیغ قاتل پر
فسانا ہے فسانا ہے فسانا ہے فسانا ہے

نہ پہڑکے دل مرا کیونکر [illegible]
کہ شیوہ وان رقیبونکا لگانا ہے لگانا ہے

غزل حکیم

خفا ہمسے وہ ستمگر ہو گیا ہے
تو خون غم سے دل اور جگر ہو گیا ہے

[illegible]

[illegible]

غزل فانی

عشق ہے دام بلا زلف پریشان مدد دے
راہ بہولا ہے یہ دل خضر بیابان مدد دے

بحر مین یار کے پہرتا ہے مجہے کوہ و دشت
پا برہنہ ہے مرا خار مغیلان مدد دے

تیغ ابرو نے تری مجہکو کیا ہے گہایل
نیم بسمل نہ ہون خنجر مژگان مدد دے

سرخ چہرے پہ جو کہایا ہون وہ آیا قاتل
خون کرنیکو مری خاک شہیدان مدد دے

جوش دیوانگی ہے مجہہ سراپا فانی
ہاتہ کہنچے مین نہین چاک گریبان مدد دے

غزل علی

ہم دلسے ہوے احمد مختار کے بردے
لیتے ہین سکندر کے ابا قبالکی زردے

تعریف لکہی جاوے کب وصل نور خدا کے
یوسف سی کئی بکتے ہین خرگاہ مین بردے

آیا ہون ترے در پہ اے محبوب خدا کے
مشکل مری حل پہر خدا آپ ہی کردے

تو شافع امت ہی مین ہون عاصی جہانین
امید ترے سے ہے ہر کار و ہر مردے

ہم دلسے ہین مشتاق در ختم رسالت
پروا نہین جنت کی ہے زاہد کو خبر دے

ہے کون سوا تیرے شفاعت سی جہانکو
آزاد کری امت امان روز حشر دے

بس فیض ترا عام ہے اے ساقی کوثر
اک جام محبت کا طلبگار کو بہر دے

چہپتا ہے اگر افسر اقبال علی تو
سر اپنا محبت سی اسی خاک پہ دہر دے

غزل شرر

کیا نکلے سخن عاشق دلگیر کے منہ سی
کوئی بات سنی ہوگی نہ تصویر کے منہ سے

کسکے نگہ چشم نے مارا ہے طمانچہ
بہتا ہے لہو خنجر و شمشیر کے منہ سے

یوسف کو کیا قید جو زندان خوش ہو
آتی ہے صدا کانین زنجیر کے منہ سے

طفلی مین ترے حسن کا مین وصف جو کہتا
ہین منہ کے جوانو نکی ہر اک پیر کے منہ سے

دیتا ہی دعا تجہکو ثنا خوان یہ شرر جب
آمین کی صدا نکلے ہے تاثیر کی منہ سے

غزل تاثیر

زلف سیہ فام گلوگیر ہے
وحشی دل کے لئے زنجیر ہے

دامن تیرے زلف کا مین چھوڑکر
جاؤن کہان کون سے جاگیر ہے

نوک کس جان اس دل بیتاب کا
کال میرا صورت تصویر ہے

مرنے سے ڈرتا نہین جینے سے آہ
عشق عجب کیا تری تاثیر ہے

غزل عشاق

چمن بے نظیر

معجزہ اعجاز اپنے لب تقریر مین
جوہری بحر پیان [illegible] کی تحریر مین

عالم صاعقہ قاتل ترے شمشیر مین
یار کی زلف مسلسل کا تصور ہے

اپنا آئینہ دل خانہ زنجیر مین
جسکے لگتے ہی اڑ جاتی ہین [illegible]

کیا یہ اعجاز مسیحائی ترے تیر مین

گرمی ہیبتی کیونکر ہو موافق عشاق | خانہ خلد مرا ثانی کشمیر میں ہے

غزل تسخیر

کچھ نہیں درکار مجکو ہے نشانی آپکی | ایک بوسہ دیجیے ہو مہربانی آپ کی
ہاں کروں تعریف کس منہ سے بیں جانی آپکی | خلق میں ہوگا نہ لیکن کوئی ثانی آپکی
جب سنہری بال دیکھوں ہو کسیکی گلبدن | یاد آجاتی ہے فوراً نوجوانی آپکی
بس نہیں ہو پینگے پیارے جبتلک ہر دم ترم | ہر جگہہ کہتے پھرینگے بس کہانی آپ کی
کیوں نہ ہر جائی عبداللہ بیٹھے ہی رہو | دی خدا نے چاند سے تصویر خالی آپکی
مرحبا جوش جنوں تسخیر کہتے ہیں اُسے | کھینچ لائی اس کو آخر جانفشانی آپ کی

غزل اخلاص

یاد چہرے کی زبان صبح و مسا کرتی ہے | بس تری آنکھوں میں تصویر پھرا کرتی ہے
فرق نزدیکی و دوری کا بھلا کیا ہو وہاں | کار قاصد کا جہاں باد صبا کرتی ہے
اس گل خوبی کا رہتا ہے تصور ہر دم | سیر گلزار کے اب میری بلا کرتی ہے
شکوہ تقدیر سے کیا کیجیے اے قسمت | ورنہ اس طور کسیکو بھی جدا کرتی ہے
حال تو رنج فراقی کا ہوا ہمکو نصیب | آگے تقدیر بھلا دیکھیے کیا کرتی ہے
حسن وہ ہے کہ پری دیکھ کے غش ہوتی ہے | سب ادا اپنی ترے آگے قضا کرتی ہے
کیوں تو دیتا نہیں تشبیہ ہما آنرخ سے | حور فردوس سے آ آکے کہا کرتی ہے
درد سر اسکو ہے کیا عود ہے کیا صندل | مہ جبیں آکے جبیں در پہ رکھا کرتی ہے
ہوتی ہے تجھکو تو اخلاص رسائی ہر دم | واہ کیا کام ترے طبع رسا کرتی ہے

غزل اخلاص

آپ اگر مہتاب ہو پھر تجھکو تارا چاہیے | ہے پری تسخیر شیشہ میں اتارا چاہیے
قتل کرتی ہے جوانوں کو نظر کے تیر سی | اب زبان تیغ سے اس کو بھی مارا چاہیے
وصل کا وعدہ کیا ہم آج رشک حور نے | مثل جنت کے مکاں اپنا سنوارا چاہیے
عشق زلف عنبریں کالی بلا ظلمات ہے | بحر ہمت کی شناور کو کنارا چاہیے

پادشاہی تجھکو بس جچتی ہے ملک حسن کی
سکہ ہر دل پر درم کے اب بٹھانا چاہیے
دفتر عالم سے رنگ اوڑ جانے بس بہزاد کا
ایسی اک تصویر کا نقشہ اوتارا چاہیے
بوستان دہر میں ہونگے قدم رو گل سے
بال سے مژگان کے رستہ کو جھاڑا چاہیے
دیکھکر چلون سے کیوں مجھکو پکارا کرتے ہو
عاشقوں کو تیرے آنکھوں کا اشارا چاہیے

حسن جاں فزا

اشنائی غیر کی تصویر سے لائق نہیں
ہاتھ میں دیکھنا نقشہ تمہارا چاہیے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اب بھلا کیا اوج پر اس سے [illegible] چاہیے

غزل تقصیر

حقنے بخشی ہے نبی کو دو جہانکی سروری
باعث ذات مقدس کا نہوتا گر ظہور
اوج گردون پر قمر انکا غلام داغدار
تاب کی گرمی نہو وے اس مبارک چشم پر
پیشتر دنیا مین آنیکی شجاعی داب سے
کل جماعت انبیا سے نور ذات پاک نے
ابتدای حضرت آدم سی اپنے وقت تک
بعد اوسکے نوح کے طوفان مین آکر کی مدد
اور موسے سے بصد اشفاق کوہ طور پر
غارت فرعون و بلعم قتل بن اوج عنق
حضرت داؤد کی ہاتہو نسی ٹوٹا سخت کفر
ابن مریم حضرت عیسے کے تئین ہیتان مین
نیم شب دولت سرا مین آ کہا نی کے رسول
باسوار و قدسی براق زرین حلہ پوش
چہا انگشت مبارک اپنے لب سے ہو سعید
ہو سوار اوسوقت پہر جا پہونچی قصی کو ترت
طی منازل کر گئی ہے منتہا تک پاک ذات
رہ گئی اپنی مکان پر حضرت روح الامین
لیگیا اعلی مکان پر جس جگہہ کوئی نہتہا
اٹہہ گیا پردہ حجاب خاص کا حاصل مراد
اس نشانی پر کہین ہین قطب عالم مصرعہ ایک
گلشن اسلام کو اوس روز سے آئے بہار
صبحدم مسجد مین آ اصحاب پر ظاہر کیا

رمز مخفی خدائی ظاہری پیغمبرے
خلعت پیغمبری کی کوئی نہ پاتا افسرے
پہٹ گیا الٰہی آ نمین کرتے اشارا سر سرے
خوف سے خورشید خاور کے ہے تن مین تہرتہرے
سرنگون تہی خاک فی لتئین تہا ان اذرے
منزل اصغری سے تا کبری ہلک کی رہبرے
تہا ہویدا نور احمد جون فلک پر مشترے
بخشدی حفظ و امان کیے اسکی تئین کشتی گری
پنبہ سا جلکر رہے جب اپنی کی جلوہ گری
غرق قارونان و قبطیان سحر سامرے
قصہ طالوت اور جالوت مین کیے داورے
چرخ گردون پر بٹہا کردی مقام برترے
خوابمین بستر پہ آسودہ ہو تہی اک گہڑے
کر ادب ناموس اکبر نے وہان سے دحاضرے
اور منگا کر رو برو معراجکی خلعت دہرے
کی امامت آپنے نبیونکی پیچہے صف کہڑے
قدسیونے کی زیارت پہن کر کستو ہرے
نور سے پہر آگی انکی کودنی زرفت لگی
نور رب العالمین دیکہی بچشم انوری
عاقبت واللہ اعلم کیون کہا پردہ درے
خود خدائی میکنے خود ہی کنی پیغمبرے
اور درخت کفر کو پہونچی ہوا سے جہرے
لیکے ادنے سے وہ اعلے تک تمام عسکرے

حضرت صدیق نے سنا کہا صدق رسول
مصطفے کی تہی ہی تصدیق وہ ہی ... ابری
دوسری فاروق عادل دارہ دارشرع ہے
گلشن اسلام ... جس ... صیقل ...
جامع القرآن ... النورین عثمان باحیا
رتبہ ... رسول ...
شیر رب العالمین جان رسول ...
صفدر ... علمبر ... ذوالفقار حیدرا

پنجتن

حضرت خاتون محشر اور دونو نور عین
جنکے تئین پہونچا الٰہی سے خطاب صابر
نعمت پیغمبر مین رکہتا ہے نعت دولت عظیم
از مناقب سرور کے بہتر نہین ہے شاعری

مسمی ابو ظفر بادشاہ
غفر اللہ ذنوبہ

مین ہون عاشق مجہے غم کہانے سی نکال بہتر
کہ ہے غم میرے غذا

تو ہے معشوق تجھے غم سے سروکار نہین — کہاں غم تری بلا
دل و دین تیری حوالے کئے کرتی ہے طلب — اور جو کچھ کہا سب
پھر جو بیزار ہے تو مجھکو بتا اس کا سبب — میری تقصیر ہے کیا
بھیجے خط سیکڑون لکھکر تمہین ہشیار لیسے — بڑی دشواری سے
تمنے بھیجا نہ جواب ایک بھی عیاری سے — یہ ہے قسمت کا لکھا
طلب بوسہ پہ کیون اتنا برا مانتے ہو — ہمین پہچانتے ہو
دیکھو ہم ہین وہی جانباز ہمین جانتے ہو — کرتے ہین جان فدا
ہے حیات ابدی گر ہو شہادت حاصل — تیری ہاتھون قاتل
تیری آب دم شمشیر کو تیرا بسمل — سمجھے ہے آب بقا
کیا کہون تیری مین انداز و ادا کا عالم — ہے ستم ہای ستم
دیکھکر ہوش رہین کیا کہ نکل جاے ہے دم — ای بت ہوش ربا
نہ تو تقریر سے ہو کام نہ تحریر سے ہو — اور نہ تدبیر سے ہو
ہم تو کہتے ہین ظفر جو کہ ہو تقدیر سے ہو — ہے یہی بات بجا

مستزاد معزز

مین نے ہتیک تو ترا عشق بنایا آہا — کہاں کے سو طرح کے غم
وے افسوس مجھے تو نے نہ چاہا آہا — بانی ظلم و ستم
خود بخود شب کو یکایک مین کہنو لگا کیا تجھے — تیری بن گذرا جو کچھ
دل پر درد یہ پہلو مین کراہا آہا — یاد کر تجھکو صنم
کاہی رس کہاے کی تم روس رہے ہو پیتم — آو کر یاکرو بے
جای ہے جان مرے منتی کرآہا آہا — پاپ ہو جاوے دہرم
سانو گہایل کیتے تقصیر کیتی کے تینڈے — مینڈی تو جان لبینڈے
چھنڈری جا وان مین تیری ترچھی نکاہا آہا — کچھ نہین تیر دندے کم
بیوٹی بیوٹی درسے ہین سم لسل دیٹ ہر — کسکو مارے ڈیر

ہینز کو اینی دیر لو فارا آہا آہا
مائی ہوس ایور دی کم
اتنا کو ایم نا پیرہ ایندہ کو سیسٹو
ایڑی ایم ان نیالم
نربو کہٹ کی نے واترکونڈی کا آہا
سوسی تو میندی کم
ایسی کالی چوکی زنالی سانا گیسکیا [illegible]
پیو مکا انا جی ان

[illegible] جاپانی

جان ودین دو کو رو کے فارا آہا آہا
با زور اتکا ظلم
زاردی زاردی زور خوردی زور دو
دیکھ وحے و ناجل دل
دیکھ معشوق و ر ینا سیتہ اوبا آہا
کچھ نہین بیش نہیر
وقت مستی جو سیر شنیدم جبر اور برجو نیم
بیکو امید وصال

دیدہ ام از تو صنم چند ادا ہا اہا — کشتہ ناز توام
صرفت العمر و نے الجہر بقا یا صنمی — شم بالید کہ من
شم ہا شم ہا اے شم ہا ہا اہا — لیس بے مثل صنم
حیف صد حیف ہے افسوس افسوس — آیا پیغام اجل
چہٹ گیا زخم جگر سے مرے پہا ہا آہا — اب نکل جاویگا دم
ہین معزز تری سب شعر مسلسل موزون — شک نہین اسمین ذرا
یہ غزل جسنی سنی اوسنی سراہا آہا — تازہ تر تازہ رقم

مستزاد ہمایون

جا پہنسا طائر دل میرا بصد شوق پرے — تری کاکل مین صنم
تو نہ آزار کسی ڈہب کا اسے دے نہ ذری — لطف کر اور کرم
ہجر کے جور کی اب تاب نہین ہے مجہین — سچ یہ کہتا ہون بہلا
دلبری بہر خدا اب تو ذری کر تو میری — جان من کر نہ ستم
تیری مسی کی دہڑی پان کی سرخی نے میان — قتل کر ڈالا مجہے
دیکہہ تو خنجر مژگان نے کیا کیسا ہرے — آرہا ہونٹہہ پہ دم
اے زلیخا مین تری چاہ پہ برباد ہوا — یہ گلا کس سے کرون
مثل سیماب کی بیتاب ہون فرقت مین ترے — تجہکو یوسف کی قسم
دل و دین دونون دیے دولت و ایمان بہی ساتہہ — اس ہمایون نے ترے
دلبری اسپہ بہی تو نے نہ ذری اسکی کری — یہ ہی سینہ پہ الم

مستزاد اکبر

اس عشق نے یارو مجہے دنیا سے اوٹہایا — دیوانہ بنا کے
زلفون مین پریرو کے گرفتار پہر آیا — پہر شانہ بنا کے
پہر شوق کے شیشہ مین شراب عشق کی اپنے — پہر پہر کے پلایا
پہر میرا تماشا سارے عالم کو دکہایا — مستانہ بنا کے

یہ دختر رز لگتی ہے ہر ایک کے منہ
افسوس اسے ساقی
کیا نام برا تیرا کیا تو نے ملایا
میخانہ بنا کے
بیدل کیا دلبر نے عبث لیکے مرا دل
بس مکر و ہنر سے
پہر اپنے لگا کان کی بالی مین چہپایا
دُر دانہ بنا کے

غزل زمین

نزدیک رقیبون سے صنم رات کو بیٹھا
مجلس کیا روشن
پہر اپنے شمع رو کے اوپر مجہکو جلایا
پروانہ بنا کے
غیرون کو بلا کر وہ لگا پاس بٹہانے
مدت سے کہ گویا دوست
ہم دوست یگانی سے کیئے دور ہٹایا
بیگانہ بنا کے

اکبر کے یہ عرض ہے اب حق سے شب و روز	کر اپنا تو طالب
دنیا مین اگر رکھتا ہے تو رکھ بے خدا یا	مردانہ بنا کے

مستزاد موج

اس کا کل کج پیچان معنبر کا ترے یار	ہمسے نہ کبھو بل گیا
خوشبو سے بالون کے معطر ہوا گھر بار	جون غنچہ سمن کہل گیا
ہیگا دل رنجور ترے زلفون مین جانان	مت کیجو شانہ
بس گر کبھی پڑیگا نہین سنبھلیگا وہ بیمار	گر بال کہین ہلگیا
نعرہ کرون جسوقت اگر کوہ کو پاؤن	اوسی جا سے ہلاون
بس دیکھ کے نازک بدنی حسن کے سردار	وہ آپ سے ہی ٹل گیا
یہ زندگی لائی تھی عدم سے ہمین اوسجا	یان آکے جو دیکھا
سب قافلے کے قافلے ہین ادہر سے کو تیار	بس دیکھ کے جی جل گیا
در پر مجھے آ دیکھ کے دہر قبضہ او پر ہاتھ	کہنے یہ لگا بات
گر خون مین لوٹیگا ترے حسن کا سردار	گر ہاتھ کبھی چل گیا
اک عرض ہے جو موج کے اب شیر خدا سے	کہتا ہون لگا سے
حل کیجیو مشکل مرے اے حیدر کرار	تجھ نام کی مین بل گیا

مستزاد سراج

تجھ زلف کی یہ باس لگے مشک ختن مین	اپنی نافہ آہو پر مشک خطا سی
ہر غنچہ دل تنگ ہوا پہول چمن مین	اے شوخ سمن بو تجھے دیکھ کے ہو سے
ہو خار سے ہی اس لیک تجھ کف پا کو	ہے تجھ مین نزاکت از بسکہ سراپا
جسوقت رکھے پاؤن تو بلبل کے مین ہین	اپنی دلبر گل رو اس ناز داد ہے
اعراب خط و خال نقط چشم ہی مطلق	مصحف ہی ترا منہ ہے آیت خوبی
ہے سورہ اخلاص کے خواہش مرے من ٹن	بسم اللہ ابرو ہے جد ہر رسالہ سے
ایک روز کہا مینے صنم سی ہے مناسب	عشاق ہے او پرسن بات ہمارے

شعر مخمس

بیتاب ہین تجہ عشق مین مر کے بعد کفن مین
کر رحم آ کے سے تو شوخ بولا کہ بلا سے
سوگند مری اسحال پر ... نکلی ہوین
مانو تو کہین مین کیون زلف پر ...
جمعیت دل بند ہے ہر ایک شکن پر
کبھو تو ہم گیسو اب مہر و وفا سے
یکبار تلطف سے بلا تربت دیدار
اے شوخ شفا دے بیمار ہون غم کا

شعر رو اسقاط النکات

[illegible]

لینے جو بلائین لگے ہم آپ کے چٹ چٹ
چل جا بے رے واوزیر رو ہو پرے ہٹ
ان انکھونمین اب حلقہ زنجیر کرون گا
چھوڑون نہ کہین آپکی دروازیکی چوکہٹ
مرجائین لہو چہاٹ نہ گونگا ہو وہ کیونکر
سرخی ترے آنکھونکی اور ابرو کی کھچاوٹ
کیا پھبتی ہے اب نام خدا واچھرے آہا
اک بوسے کے صدمے سے دہلون جہار نلاہٹ
انی وہے ری بالیدگی اور جنبئی رنگت
اور جامۂ شبنم کی وہ چولی کی بناوٹ
مت چھیڑ مجہے دیکھو ابہی کہنے لگو گے
چولی مرے ٹکڑے ہوئی دامن ہی گیا پھٹ
ای عشق ادہر آو مہاراجون کے راجا
گر بیٹھے ہو تم لاکھون کے ٹرڑونکی ہے سرچٹ
وہ سیج پڑی پہولونکی مخمل کے وہ تکئے
پردے وہ تمامی کے وہ سونیکا چھپر کھٹ
پھرتا ہے سماں انکھونمین اتبک وہی انٹا
باہم جو لپٹ سونمین آجاوے رکاوٹ

تو بول اوٹھی جھٹ
ہے سب یہہ بناوٹ
ایسا ہی بلا ہون
جبتک نہ کھلین پٹ
جو شخص کہ دی کہے
سر نیکے کہلاوٹ
ہونٹو نپہ تمہارے
مسی کی اوداہٹ
یہ گات یہ سج دہج
بازو کی گلاوٹ
اچھا کیا تمنے
لگجاوی گی پھر رٹ
ڈنڈوت ہے تمکو
اک آن مین جھٹ پٹ
کمخواب کی توشک
اور اوسکی سجاوٹ
ہے ظالم ارے کیون
وہ پیار کی کروٹ

مستزاد

سوتا ہے گلی لگ کی جب وہ یار پلنگ پر
آتی ہے لپٹ پہولونکی مہکار پلنگ پر
ہے سرخ جو پوشاک تو اوس گورے بدن پر
رکہتا ہے عجب طرح کا گلزار پلنگ پر

کیا ناز و ادا سے
اوس بند قبا سے
سجتے ہے سجاوٹ
انچل کے جلا سے

ساقی مین ترے صدقے ذرا جام کو بہر دے
جو شوق خدا ہو ... یار سے سرشار پلنگ پر
جو ساتھ ... سرمست ... آغوش مین اوسے
تحفہ ہے ... مری یہ ... پیار پلنگ پر
سوجاوی تو ... خدا سے
منت ہے

مخمس

انیکی ہے مرے ... سن سکی جب آپ
مشتاق ہوا دل
تو خوش رہے اور لیجو دلدار پلنگ پر
ہر روز رضا ہے

مستزاد معلم

یہ عرض اور سنو باشندہ زمین و زمن
مجھسے بجا حرکت کے بھلا

رکہو آفات بلاؤن ستی مجھکو بہ امن
پھر شہ کربلا

دنیا و دین مین مری شرم و حیا رکھہ لیجو
اور عزت دیجیو

اور مکافات عمل سے مجھے رکھنا احسن
ای شہ روز جزا

الغرض میری جو ہر بات مین اسانی ہو
اور نہ حیرانی ہو

کہو لدو کلمہ شہادت ستی میرا یہ دہن
تم مری ہو رہنما

قبر کے بیچ مین آوینگے وہ منکر و نکیر
نہ کرین مجھکو ذلیل

گرز اونکے سے بچا لیجیو میرے جان و تن
یا امام الانبیا

جب کہ ہو جاوے سوال اور جواب
نکرین مجھپہ عذاب

فضل اب کے سیتی ہو جاوے مری گور چمن
یا محمد مصطفےٰ

جسدم ہو روز حشر کیونکہ گران وقت ہے وہ
اور بہت سخت ہے وہ

یا نبی لیجیو مجھے بہر حسین اور حسن
اسکی افت سے بچا

تمہاری آل کے صدقے یہ معلم ہے غلام
ہے غلامان غلام

حشر مین پاس بلا لیجیو با تخت عدن
کیا کہون اسکی سوا

مستزاد سراج

ہر صبح ملک بر فلک عالم بالا
قد دیکھہ سجن کا

تسبیح کرین سلمہ اللہ تعالےٰ
منکا لئے من کا

تجھہ چہرۂ زرتار کے تارونکی جھلک کے
آنکھون نہین تاب

شاید کہ نمودار ہوا جگ مین اوجالا
سورج کی کرن کا

اے سرو سہی داغ جدائی کی خبر لے
رکھہ عزم تماشا

پہولا ہے عجایب یہہ ہزارا گل لالہ
مجھہ دل کے چمن کا

تجھہ ابروی خونریز کی شمشیر کی اوجہڑ
ہے جسکے جگر پر

کہتے ہین اوسے جگ کی جوانمرد جوالا
تجھہ عشق کے رنگ کا

ہر جا ہے اگر ہوش سی بیہوش ہوا ہون
الساقی گل رو

مجلس مین محبت کے ہوا نشہ دوبالا
تجھہ جام نین کا
نسبت سی ترے حسن کے ہوئی پہ پیکر ہے
تو سب مین ہزارا
تجھہ لب کے نزاکت کہین کس جا رکہا لالا
لگے بات سمن زا
دیدار کی سحر ن ہے مجھہ انکہون میں سراج آج
بس کیون نہ بہار آوین

مسدس خان بہادر
انکھون سے بہاتے اشک خون یا اشک ہین لالا
انسو سے رتن تن کا

مخمس سراج حضرت امام حسین سلام علیہ
النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ
علیہ و آلہ و اصحابہ و سلم از شہیدان
بیان اوس رخ روشن ہو گیا انوار کا
ہے شمع محفل کا پروانہ جلوہ محمد کا

سراپا نور تہا اسواسطے سایہ نہتہا قد کا … طلوع روشنی جیسے نشان ہو شہ کی آمد کا

ظہور حق کی حجت ہے جہا نمین نور احمد کا

اسی کے فیض سے کل دفتر عالم ہوا پیدا … اسی کے نور کا پرتو عقول عشرہ مین دیکہا

نہین جز بندہ فیاض کوئی ہاسبق اوسکا … دبستان ازل مین وہ معلم عقل کل کا تہا

نہتہا نام و نشان جس روز اوس لوح زبرجد کا

چمن بند قضا نقاش اسکی بزم رنگین مین … قدر اک بندہ کی ہمتاش اوسکی بزم رنگین مین

ہر اک عرشی ہے حاضر باش اوسکے بزم رنگین مین … چمن پیرا ئے اکن فراش اوسکے بزم رنگین مین

بہار آفرینش ایک بوٹہ اوسکے مسند کا

نبی ہان تہر تہرائی خوف سے شیطان بہی گہبرایا … ہوا اسا رجہا لکی کافرونمین تہلکہ برپا

تہ و بالا ہوئی کعبہ مین یکسر لات اور عزا … عجم مین زلزلہ نوشیروا نکی قصر مین آیا

عرب مین شور اوٹہا جسوقت اسکی آمد آمد کا

محمد مصطفے باعث ہوئے ایجاد عالم کے … تمامی انبیا کو اسکی خلعت سے ملی رتبے

بڑہی اسکی سبب سے نوح و اسماعیل کے درجے … شرم حاصل ہوا آدم اور ابراہیم کو اوس سے

نہتہا فخر دو عالم فخر تہا اپنے اب و جد کا

بہانہ اوسکے انیکا نزول وحی قران تہا … فرشتہ تہا مگر ظاہر مین بتا شکل انسان تہا

غلامونکی طرح آٹہون پہر دونو نپہ قربان تہا … شب و روز اوسکے صاحبزادونکا گہوڑا جو جنا تہا

عجب ڈہب یاد تہا روح الامین کو بہی خوشامد کا

نہ قابو بلبل و گل پر ہوا صیاد گلچین کو … رکہا آباد و شادان گلشن دنیا کو اور دین کو

بنا تہا جسم اطہر دو جہانکے زیب تزئین کو … وہ اس عالم مین رونق بخش تہا حور و ملکی تسکین کو

گیا جنت مین طوبی بنکی سایہ اوس سہی قد کا

در مقصود دلبکر حق سے شاہ بحر و بر آیا … عجب دریا دلی سے جا کی بیخوف و خطر آیا

جو اوسکی ہمت عالی کا دریا موج پر آیا … شب معراج پیر چڑہکر عرش پر دم مین اوتر آیا

بیان اوس قلزم معنی کے کیا ہو جذر اور مد کا

سراپا منظر حق ظاہر و باطن مین ہے وہ نور … خدا کا نور فرق اک نقطہ کا احمد و احد مین ہو

وہ خود ہے مفتاح ہے مفتاح کل کیا او سکو فتح کیو … کشود عقدہ باطن مین بن کلا ہی نام حق او

کہلا کوئی ہے غنچہ بہ ہر پیتہ قفل ابجد کا

مکانی لا مکانی سے برتر جسکا ایوان … کہا اوسنے فرش یا امداد تیرا عرش عالیشان

ستارہ ہی مین ترے پالوئیں کی بہرستان

[illegible]

تری پاپوش سے ہفتم فلک سے منزل ایوان … تری سجدے سے ہفتم آسمان پر فرق فرقد کا

ہمین دونون جہانمین رحمت و بخشش کا در کہولا … تجہے بہیجا خدا نے رحمت للعالمین ہے تو

تری انعام بی پایان کا کیا ہو شکر بخشش خو … خدا بن مانگی کیا کیا نعمتین دیتا ہی بندونکو

نہ ادست عطا ضامن ہا حسب کل کے مقصد کا

جو عاشق ہین وصال حق سے وہ ہونگے نزہت مین	جو عابد ہین وہ حوران جہان سے ہونگے خلوت مین
زہی قسمت کہ سب ہونگے کیا کیا ناز و نعمت مین	بیٹھینگے عبگہری عشرت کی سامان بزم جنت مین

کہیلیگا مال امت کو تری انعام بجید کا

شفیع المذنبین جب یاد فرماوینگی امت کو	خوشی کے مارے ہم سب بہول جاوینگی مصیبت کو
جو رتے ہونگی ہنستی کہیلتے جاوینگی جنت کو	لب گوہر فشان وا ہونگی جب عرض شفاعت کو

تماشا گاہ محشر مین تکینگے نیک منہ مد کا

تری محراب ابرو کا ہی طاق کعبہ شیدائی	تری خال سیہ کا سنگ اسود بہی ہے سودائی
ہے دلمین اسکی داغ حسرت شوق جبین سائی	رہا کعبہ مین تیرے روضے کے ور پر نہ جا پائی

اسی اندوہ سے ہے زنگ تیرہ سنگ اسود کا

وعید کبریائی تا کہ صادق ہو قیامت مین	یہود و نصرانی رہی تیرے عداوت مین
محبونکو تری اقرار ہے تیری نبوت مین	عدو کو حشر تک انکار ہو تیرے رسالت مین

محل باقی رہے اللہ کے قول مؤکد کا

تری خاطر سے خالق نے کئی ہین خلق انس و جان	ہوا معمور تیرے نور سے یہ عالم امکان
کیا پیدا نہ پیدا ہو کبہی ایسا کوئی انسان	ہوا تجہسا نہ ہو سکتا ہی تیرا ہے یہی ایمان

نہ مانون مسئلہ ہرگز کسی زندیق و مرتد کا

عجب کیا لال کر دیوے زبان ترکی و تازی	کہ شعر آبدار اپنا ہی رشک تیغ فولادی
گئے اس تیغ ہند سے کیون صف صفاہانی	تری تعریف سی میرے زبان مین آ ہی ہے تیزی

صفاہان تک مسخر ہوگا اس تیغ مہند کا

یہان یکحرف موزون گر کوئی اچہا سے لکہے	فصاحت اور بلاغت مین ہے بہتر سو بو لیسے
رو رہے ہو جاوینگے صد بیاضین سیکڑون نسخے	ہا ہٹینگے مثل تقویم کہن دیوان ہزارون کے

ہوا عالم مین شہرہ میرے اشعار مجدد کا

طبیان شوق زیارت مین ہے اوسکے روح او زقالب	مرا ہادی ہے رہبر ہے علی ابن ابیطالب
جناب آسمان رفعت پہ پہونچونگا یہی غالب	ہوئی ہے ہمت عالی مرے معراج کی طالب

مخمس بے نظیر

میسر ہو طواف ایکاش مجھکو تیرے مرقد کا
کبھی یہ مردم دیدہ سواد تربت دیکھین
کبھی وہ صحن روضہ اقدس گرد وہ تنی نظر آوین
کبھی درگاہ مین تیرے کرون جاروب پلکین
کبھی نزدیک جا کر آستانے پر ملون آنکھین
کبھی بیت حرم مین ہون اور کرون نظارہ گنبد کا
میری کو جیحین جا کب ہیلا فردوس مین جی آوے
کہ بہتر سدرہ و طوبے سی دیوارونکی ہین سایہ

فراغ دل سے گذران زندگی کا ہووی عشرت سے ہو
بہشت خلد برین کی عیش و عشرت سے ہو
حسد ہو خضر و عیسی کو مرے عیش مخلد کا
الہی بیچ جوانی بیچ رہین تیری ابرار
اگر جاوون مین ہو جاوون مین ...
وہ نبی یہ بہشت ہی مین ہو مرا لائق ہو
مدینے کی زمین ... لائق ہو مرا مرقد کا
سی صحرا مین ... خوش ... مرا مرقد کا

خرابی آشیان عنصری کی ہمیر جب آوے	کبوتر بنکی روح پاک ہمیر روضۂ پہونچے
جو ہو آزاد مرغ جان تو پای شوق سے اوڑ کے	تمنا ہی ختو نیر تری روضہ کی جا بیٹھے

قفس جسوقت ٹوٹی طایر روح مقید کا

مذاق اس صلے کی ہے خبر ثابت روایت سے	کہ خالق نے درود قصل کیا ہی عبادت سے
وہین صل علی فرماکی بس لیتا ہی رحمت سی	خدا منہ چوم لیتا ہی شہید کشتہ محبت سے

زبانپر میرے جسدم نام آتا ہے محمد کا

مخمس در نعت محمد مصطفی احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم از جرأت شاعر

تمام امت ہی اور مداح تہا ہارون بہائیکا	ازل سے عالم کری تہا وصف عیسے دانائیکا
نبی موصوف گذرا ہے ہر اک لعجی خدائیکا	محمد ہے نبی ممدوح ذات کبریائی کا

کرے بندہ جو اوسکی مدح دعوے ہے خدائیگا

اسی کے نور سی جاتی رہی ہے کفر کی ظلمت	اسی کے شانمین نازل ہوئے شمس الضحیٰ آیت
اسی کے حقنے کی کونین مین بدر الدجی خلقت	سپہر معرفت حقا ہی وہ مہر الوہیت

کہ جسکا دین روشن آئینہ ہے حق نمائیکا

اسی کی ذات ہی کون و مکان کے باعث خلقت	اسی کی شانمین لولاک نازل ہے بصورت
جب ایسی ذات بابرکات کا ہووے بہر تقویت	منور کیون نہ اسکی نور سے ہو خانہ طاعت

کہ روشن کرنیوالا ہے وہ شمع پارسائی کا

مقرر جو گئی ہین اوسنے اپنی شرع کی رستے	بغیر از اسکی کوئی منزل مقصود کو پہونچے
نہین ممکن فرشتہ ہووے وہ اور کیا ہووے	بلند اسکا وہ ایوان مراتب ہے کہ بن آسکے

نہین ہے ساکنان عرش کو پایہ رسائی کا

اگرچہ لاکھ پیغمبر اوسے کا آفریدہ ہے	موافق مرتبے اپنے کی ہر اک حق رسیدہ ہے
محمد مصطفے لیکن باوصاف حمیدہ ہے	گروہ انبیا مین وہ ہی حق کا برگزیدہ ہے

سوا اسکی لقب کسکو ملا ہے مصطفائے کا

سلیمان و سکندر اور کسرے کیقباد و جم	درِ نجانہ مین اسکے بارگاہ پاتے رہین ہر دم

فرشتہ بہی جہان شمشیر سکندر [illegible]
پکچے منزلت وہ آسمان سرو عالم
[illegible] رتبہ والے گدائی کا
کر و فر سلطنت [illegible] نفی اور اثبات عالم
کیا کلمہ نے [illegible] شافع عالم
وہی روز قیامت [illegible]
نصیحت [illegible]
[illegible] عشق مین پابند الفت ہون [illegible]

مخمس نعتیہ

کہ ہو ویگا وہی روز جزا موجب رہائی کا
فرشتے اور بشر سے ہے خطا نسبت اوسکو دو
نہین خیر البشر ہے بلکہ فخر انبیا ہے وہ
بہلا ہے میم احمد اور عرب ہے عین [illegible] جو
سراپا نور حق نام خدا ہے کیون نہ [illegible]
کہ جسکا نقش پا ہو جبہ سا سر خدائی کا

فرشتے اور بشر کی حقیقی کی ہی آپ نے خلقت	وہی خالق نے کی ہر جنس کے کونین میں کثرت
محمد مصطفی اخلاق کے اک خاص ہے خلعت	دلیل اوسکی ہے یکتائی کی یہ لاریب اجرت

کہ تھا سایہ نہ اوس محبوب ذات کبریائی کا

مخمس معروف بر غزل حضرت امیر خسرو دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

عشوہ لیے ظاہر سر بسر ہے جلوہ حور و پری	غمزے میں تیرے مو بمو پنہان ہے فن جادوگری
جتنی کہ خوبی چاہئے ترے صورتیں ہے بھری	ای چہرہ زیبای تو رشک بتان آذری

ہر چند وصفت میکنم در حسن زان بالاتری

نقاش قدرت نے تجھے جسدم بنایا سر بسر	جتنے کہ اگلی نقش تھے بے روپ سب آئی نظر
سارا مرقع دہر کا ہر چند دیکھا غور کر	ہرگز نیامد در نظر نقشے ز زردیت خوبتر

شمشی ندانم یا قمر یا زہرہ ویا مشتری

مشق خرام ناز سے تو جلوہ کرتا ہے جہان	جون سایہ رہتی ہین پر عشاق بیتابانہ وہان
چاہیں کہ ہم اوٹھیں خاک سے ہم کو طاقت کہان	ای راحت آرام جان با قد چون سرو روان

زان سو مرو دامن کشان کارام جان ہر سری

رہتی تہی عاشق سے تجھے کیسقدر بیگانگی	مانند نور سایہ کی کچہ اور آمیزش نہ تھی
بر انتہای عشق میں دیکھا کہ یہ صورت ہوئی	من تن شدم تو جان شدی من تو شدم تو من شدی

تاکس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری

مانا کہ مانی آج ہے تیرا قلم حسن آفرین	کھینچے ہین تو نے عمر بھر نقش بتان نازنین
کو رنگ لادی لاکھ تو پر ہم تو قائل نہیں	صورتگر زیبای چین وصورت آئینہ بین

یا صورتے کش ہمچنین یا ترک کن صورتگری

در پر جو اپنی دیکھکر مجھکو وہ شوخ بیحیا	ہو کر غضب کہنی لگا تو کون ہے اوٹھ یہاں سے جا
معروف میں رو دیا اور رکے یہ مقطع پڑھا	خسرو غریبست وگدا افتادہ در شہر شما

باشد کہ از بہر خدا سوی غریبان بنگری

مخمس معروف بر غزل خواجہ حافظ شیرازی رحمۃ اللہ تعالی علیہ

لکھا نہیں مگر تقدیر میں سواے فراق
مبادا کس چو من خستہ مبتلای فراق
نپوچھ مجھسے غم و درد و صدمہ ہاے فراق
ازل سے مجھکو بنایا ہے آشنای فراق
کہ داد من بستاند دہد سزای فراق

غم فراق سے از بسکہ ہون سدا بیدم
ہر ایکدم ہی مرا پر ساحق میں تیغ دودم
طرف فلک کے یہ کہتا ہوں دیکھکر ہر دم

تضمین مخمس

کجا روم چکنم حال دل کرا گویم
کہ عمر من ہمہ بگذشت در بلاے فراق

بہار ہے یہ کہ دل و جان ہین ترے بیکل ہم
بنا ہے چشمۂ خون جگر ہے دیدۂ نم
جو بس چلے تو بتقریب انتقام الم
فراق را بفراق تو مبتلا سازم
چنانکہ خون بچکانم ز دیدہ ہای فراق

کئے ہین ہجر نے از بسکہ مجہپہ جور و ستم	تو بن رہا ہے یہ غصہ سے اب ہمہ عالم
کہ دل ہی دلمین یہ سوچا کرون ہون نمین ہر دم	اگر بدست من افتد فراق را بکشم

کہ آب دیدہ دہم باز خونہاے فراق

تمام عمر رہا دوستو نمین اس سے جدا	اور اوسپہ کہتی ہو قسمت کا تو نکر شکوا
ذرا سمجہہ کے کہو بات از براے خدا	من از کجا و فراق از کجا و غم ز کجا

مگر بزاد مرا مادر از براے فراق

اسیر بند بلا ہین یہ ناتوان شب و روز	سبب یہ ہے کہ وہ انکہو نسے ہین نہان شب و روز
سنا کئے ہین جو معروف کی فغان شب و روز	ازین سبب من و حافظ چو بیدلان شب و روز

چو بلبل سحری میزنم نواے فراق

این مخمس از حیدر علی آتش است

بہڑکی عشق کے سارے بدن مین آگ لگی	یہ شعلہ آہ کا نکلا دہن مین اگ لگی
تری تو آتش رخ سے چمن مین اگ لگی	مری تو جان و جگر اور من مین اگ لگی

یہ روز کہتی تہی بلبل وطن مین اگ لگی

یہ کیا حنا تہی منگائی چمن سے شیرین نے	اور اسکی خلق مین شہرت اور ای شیرین نے
ادہر تو ہاتہو مین مہندی لگائی شیرین نے	مگر یہ سیر عجائب دیکہائی شیرین نے

یہ پہر اسطرف کو دل کو ہکن مین آگ لگی

کیا علاج اطبا نے نارسائی سے	نہ آخرش ہوئے صحت کسی دوائے سے
یہ رنگ جسم کا ہی تیری اشنائی سے	جلی ہے لاش مرے آتش جدائی سے

مدد کو پہونچو صنم اب کفن مین اگ لگی

تمہارے چپ سے مری چپ زبان ہے بولو تو	لبو نکو دیکہہ کے حیران جہان ہے بولو تو
مری تو دلمین کچہہ اور ہی گمان ہے بولو تو	یہ مسی ہونٹو نپہ ہی یا دہوان ہے بولو تو

یہ سرخی پانکی ہے یا دہن مین اگ لگی

بہرے تہے قمقمے ہر ایک گل کے جہولی مین	گلون نے گہیر لیا تہا اسی ٹہٹہولی مین

مخمس

تو بلبلون نے سنی جب چمن مین اگ لگی
ہوا اثر کششِ دلربا دل مین تب اوسکی
تو جو ہوا تجہ سے وہ دور ہو گیا سے
یہ پہر جسے نہ دیکہی ہوا ان کردیکہے
طالب جو ہو رہا ہن ہے نہیں جوہی سے
زبان تو شمع کی اور دہن مین اگ لگی

ملا ہے نام خدا مجھکو اک صنم ایسا
کہ جسکے دیکھنے سے ہوتے ہین سیکڑون شیدا
ہین بہولے بات تو نکا اسکی بیان کرون کیا کیا
شفق کو دیکھ کے کہتا ہے نوجوان میرا
عجب تماشا ہے چرخ کہن مین آگ لگے

ہذا مخمس معروف بر غزل محمد ابراہیم ذوق استاد

جو کوئی عاشق مت سفاک پر ہوجاے ہے
خنجر بیداد سے آخر شہادت پای ہے
لیکن ایسی تمو کب ہر ایک کے ہاتہ آئی ہے
سر بوقت ذبح اپنا اوسکی زیرپا ہے
یہ نصیب اللہ اکبر لوٹنے کی جاے ہے

مین پڑا ہون قید مین اور موسم گل آی ہے
شوق کو موج صبا بیتابیان سکھلای ہے
سخت تنگ آیا ہون بیٹہے بیٹہے جی گہبرای ہے
رخصت ازندان جنون زنجیر در کہڑکای ہے
مزدہ خار دشت پہر تلوا مرا کہجلای ہے

ضعف سی مشکل ہے اب گانکا ہونا بہم
زور اگر چلتا تو مرجاتے کہین جلد ہیسی ہم
ناتوان ہین کیسطرح طی کرسکین راہ عدم
ہان مدد طاقت کہ ہے ضعف سی سینے مین دم
دیکہیے لب تک خدا کیونکر مجہے پہونچای ہے

زخم ہے بہر چکا ہون زخم مین کتنا نمک
کیا عجب گر خاک سے بہی میرے پیدا ہو نمک
لذت بیداد قاتل مین ہے یہ کیسا نمک
واہ واہ شور محبت خوب ہے چہرکا نمک
استخوان میرے ہما کس مزے سے کہای ہے

ہر نفس جہڑتے ہین آہ گرم سے میرے شرر
خون دل ہردم بہاتی ہے رگ مژگان تر
کون ہے اسوقت مین ایا ہے جو میرے خبر
بسکہ آہی سوز درون پہٹ جائینگے دل اور جگر
رحم جوش گریہ پہر چہاتی ابہی بہر آے ہے

بسکہ در حسرت دیدار سے تہا بیقرار
کہو دیا بیچارہ نے ہستی کا رنگ اعتبار
کشمکش مین رگ کی بخود پڑا معروف دار
نزع مین بہی ذوق کو تیرا ہے اب انتظار
جانب در دیکہتا ہے جبکہ ہوش آجای ہے

ہذا مخمس از تالیف مرزا محمد سلطان فتح الملک ولیعہد شاہ بہادر دہلی

متخلص بہ رمز

پہر تو پڑے جو اوسکے رخ پی حجاب کا
پیدا ہو ارنگ سنگ مین لعل خوشاب کا
پردے مین تو یہ جلوہ ہے اس خلق تابکا
جب پردہ رخ سے دور کری وہ نقابکا
جلوہ ہر ایک ذرہ مین ہو آفتاب کا

متخلص بہ تمنا

شب بزم مین گرم سخن اوس شیخ سے جب ہو گیا
شاید رندی کا پرستش نے مزکو اوس دن کیا
ایک عجیب نقل ہے اور روز حرف ماجرا
مین ان سخن بر حشر مجتہد عصر سا تہا
وہ کہا کہ بادہ شیخ و نکتہ عذاب ثواب کا
وہ رند کیا وہ شیخ و نکر ہے ہے پرہن
وہ جنہار انا تقاضا صرف ہے پرہن

جب دیکھا خوب محو تحیر مجھے بہ طنز	کہنے لگا زراہ تبختر مجھے بہ طنز
معلوم ہوگا حشر مین پینا شراب کا	
جب سنبطم جسے پند و نصیحت دہ رکچکی	مین بیٹھا چپکا سنتا رہا وہ کہہ گئے
جانا یہ مین نے یون تو چپکی ہو دینگے	مین نے کہا کہ ہم بہی ہین ہان خوب جانتے
پر کیا کرین کہ ہے ابہی عالم شباب کا	
جو کچہ کہ آپ کہتے ہین سب سچ ہے تو یون	لیکن تمہارا زہد ہے یہ مکر اور فسون
دعوے جو آپ کرتے ہین ہے باطل و جنون	گستاخی ہو معاف تو اک عرض مین کرون
مجکو اگر نہ کیجیے مورد عتاب کا	
جو طعن بیکسون پہ کرو تم بجا درست	ایسا ہی ظاہر آپ نے اپنا کیا درست
پر یہ صلاح و زہد کا دعوے ہے نادرست	تقوی ہمارے آگے ہو جب آپکا درست
اور تب یقین ہو مکیے پاس اجتناب کا	
جسدن کہ روز ابر ہو اور ساریاں بادہ گستر	پیا سے پکارین ہاتہ سی ساقی کی العطش
اوسدن جو سبب ہو تو کر جاو تم بہی عشق	می ور کنج باغ ہو ساقی ہو بادہ کش
اور ہو نہ وان محل کوئی باعث حجاب کا	
مدہوش کردے بادہ تو مین تمکو لگا کے منہ	پہیر دیکھین بیٹھتی ہو کہ تم چھپا کے منہ
اور جب زرہ طنز ہنسے گا بنا کی منہ	کہنچے ہنسے سی اسکو وہ منہ سی ملا کی منہ
یہ رشتہ حسین جلوہ ہے رنگ خضاب کا	
اک مست ناز حور شمائل پری لقا	مستی مین جسکو پاس نہو کچہ بہی شرم کا
از رہ لطف بوسہ کری یون تمہین عطا	گردن مین ہاتہ ڈالکی وہ شوخ بیحیا
دے ذائقہ زبانکو دہن کے لعاب کا	
پہیر دیکھین کیونکہ بنتی ہے بن دیے آپ کی	جب وہ حریف ہاتہ مین آ جام می لیے
گر تمنے کچہ پینے مین کچہ عذر بہی کیا	منت سے یون کہی کہ ہمارا لہو پیے
گر بے نجائے جلد یہ پیالہ شراب کا	

جسوقت اسطرح سے سروسامان پیش ہو
اور سے پلانے والا بہی آپ سا پریرو
اور بہی ان بیخود ہو کے کری ایسی گفتگو
اوسوقت ہم سلام کرین قبلہ آپکو
گر آپ خون کیجیے اور جناب کا
اور لون تو مین بہی پانی پیتا ہون بادہ مدام
اور آپکو تو بادہ سے انکار ہے مدام

مخمس

پھر اعتقاد ہوگا و سیوقت لا کلام
اور امتحان بغیر تو یہ آپکا غلام
قایل نہین ہے قبلہ کسی شیخ و شاب کا
کرتے ہین ہم ... ہمنان پاک
کیا کیا دعائین دیتے اوسوقت امیدوار
ان رحز ... کہتے ہین کہ وہ دردناک
پا رسیلم حسین مین اخر ہو جیکہ خاک

سایہ سے ملے قدم بو تراب کا

مخمس معروف بر غزل میر نظام الدین المتخلص بہ ممنون

ہے داد خواہ تجھسے وفا اور وفا سے ہم
راضی ہے تجھسے تری جفا اور جفا سے ہم
کیا لگ چلی ہے تجھسے ہوا اور ہوا سے ہم
نکہت کو تجھسے ہے صبا اور صبا سے ہم
لے عطر تیری تن سے قبا اور قبا سے ہم

کرنی ہے ہمکو عمر بسر راہ عشق مین
ہے جسکو جان و تن کی خبر راہ عشق مین
لینے گئی ہین سر سے گذر راہ عشق مین
دنیا ہر ایک گام پہ سر راہ عشق مین
الفت سے سیکھتے ہین دغا اور وفا سے ہم

رہتے ہین روز رات کو روتے سحر تلک
ہچکے سی ایک لگتی ہے دو دو پہر تلک
پائی نہ پہر دعا کی رسائی اثر تلک
پہونچی نہ ایکبار اجابت کی در تلک
لگ آئی ہے اثر سے دعا اور دعا سے ہم

لازم ہے دوستو نکو بہولیں عمر بہر
احسان مند خوبی خلاق تک دگر
ہین ہم بہی فیض گلشن ہستی سی بہرہ ور
دامان بہر لیتے ہین نکہت سی ہر سحر
گل سے چمن چمن سے ہوا اور ہوا سے ہم

دلمین بہرے ہین بسکہ محبت کی شوخیان
ہر غنچہ گل کا اپنے گمانمین ہے گلستان
نیرنگ کار خانۂ دل کیا کرون بیان
ہر ایک تازہ رنگ ہے خون بہ بہان
خون تیرے ہاتہ سے ہے حنا اور حنا سے ہم

راہ طلب مین کسکو میسر ہے بازگشت
ہان ہر قدم ہی صورت خورشید تیغ و طشت
دیوانگان شوق کے مت پوچہ سرگذشت
سرگرم جستجو ہین تیرے بسکہ دشت دشت
منت پذیر ہیسے ہین پا اور پا سے ہم

یون ہو کوئی بڑہادی کسو سے ہزار ربط
پر بے مناسبت کا ہو استوار ربط
ہوتا ہے اپنی جنس سے بے اختیار ربط
آشفتہ سے رکہی ہے سیہ روزگار ربط
شانہ سے مو نہ مو سے بلا اور بلا سے ہم

اچھا کا گرچہ معجزہ ادا سے بجا ہے یہ
لیکن مریض عشق کو ترسائی بجا ہے یہ
معروف درد عشق کو کب یار سے بجا ہے یہ
ممنون کا درد دیکھ کے فرمائی بجا ہے یہ
عاجز ہے اس مرض سے دوا اور دوا سے ہم

مخمس معروف بر غزل نواب اسد اللہ خان بہادر المتخلص بہ اسد ملقب بہ غالب

تضمین جان

شرح درد دل افگار کہون یا نہ کہون
ہے مجھے رخصت گفتار کہون یا نہ کہون
کیجیو نہ کہیں اب عیار کہون یا نہ کہون
اپنا احوال دل زار کہون یا نہ کہون
ہے حیا مانع اظہار کہے جا بابا

حرف سے ہے دل وحشت زدہ کسے جا بابا
سیپی مین نہین اپنا ندان کسی وسے جا بابا

حرف بیجا نہین آتا مری لب سے باہر | نہین کرنیکا مین تقریر ادب سے باہر
مین بہی ہون و اقف اسرار کہون یا نکہون

باب پنجم کی گلستا نکی حکایت سمجھو | مرثیہ کی اسی یا کوئی روایت سمجھو
خیر جو سمجھو سو سمجھو یہہ نہایت سمجھو | شکوہ سمجھو اسے یا کوئی شکایت سمجھو
اپنی ہستی سے ہون بیزار کہون یا نہ کہون

دیکھکر بیکسی عاشق و بی یار دل | ہے سویدا بہی سیہ پوش عزادار دل
ٹکڑی ہوتا ہی جگر دیکھ کے ناچار دل | اپنی دل ہی سے ہین احوال گرفتار دل
جب نپاؤن کوئی غمخوار کہون یا نہ کہون

جو کوئی کرتا گلہ ہے جو کسو اپنے کا | لوگ باور نہین کرتے ہین پہر اسکو اصلا
ہے یہ مشکل کہ نہین اور سے مجھکو شکوا | دلکی ہاتھون سے کہ ہے دشمن جانی اپنا
ہون اک آفت مین گرفتار کہون یا نہ کہون

یعنے پردے مین اگ ہے کہ نہان ہے غماز | اشک بیتابی وہ فریاد و فغان ہے غماز
پہلے تو عاشق غمگین کے زبان ہے غماز | مین تو دیوانہ ہون اور ایک جہان ہے غماز
گو مین اب ریش دل زار کہون یا نہ کہون

ہے سخن و اللہ ہی دلکی مجہی معروف مدد | ہون بزندان سخن صورت قفل ابجد
دلمین باتین ہین بہر بسکہ زیادہ از حد | آپسے وہ مرا احوال نپوچھی تو اسد
حسب حال اپنے پہر اشعار کہون یا نہ کہون

نالہ ہا ے بے اثر بے فایدہ | دیگر زار ے شام و سحر بے فایدہ
کیجے کیون جی کا ضرر بے فایدہ | گریہ ام اے سیمبر بے فایدہ
رنگ زرد ہمچو زر بے فایدہ

نے تو نقش مدعا کی ہے نشست | نے صفت غم ہی کو ملتی ہے شکست
خوب دیکھا او دل الفت پرست | نالہ من سر بسر بیجا صل ست
گریہ من سر بسر بے فایدہ

ار کرے جو ایک بوسہ کا سوال
وہ کرے کیا خاک عاشق کو نہال
کب برا آتی ہے تمناے وصال
اے صنم اے سرو بستان جمال
از تو امید مراد من کیا ہو تا بدہ
سینہ جاناون بگدرا ز نظر

مخمس غزل نظیر

وہ اسے حسرت ارے بت بیداد گر
جان بلب دارم نمیداری خبر
بے تو مردن بہتر بے فایدہ
ہمکو کڑی تو یہ جو کرتا ہے بیان
دل لگا مت ایسے بے حجکار زبان
تو کوئی قاضی ہے تجکو کیا میان
ناصحا من واقف عشق بتان

فائدہ گریست در بے فایدہ

کہتے ہین معروف ہے کو کیا زبون — ہر کو ہی کہتے ہین مرد فنون
کرتے ہین سودا تلک ثابت جنون — قدر شعر احسان کہ میداند کنون

میخورم خون جگر بے فایدہ.

مخمس مزبر غزل محمد ابراہیم صاحب المتخلص بذوق

جوش مین طوفان کو لانا کوئی ہمسے سیکہہ جاے — اضطراب دل دکہانا کوئی ہمسے سیکہہ جاے
خاک مین گوہر ملانا کوئی ہمسے سیکہہ جاے — ابر تر آنسو بہانا کوئی ہمسے سیکہہ جاے

برق مضطر تلملانا کوئی ہمسے سیکہہ جاے

تہا یقین ہمکو کہ بس مرتی ہین کوئی دمکو قتل — کونسا مشکل ہے کرنا عاشق پر غم کو قتل
کر چکا ہی تو اسی انداز سے عالم کو قتل — ہمنے پہلے ہی کہا تہا تو کریگا ہمکو قتل

تیور اونکا تاڑ جانا کوئی سیکہہ جاے

یہ تو ظاہر ہے کہ دشمن کوئی بیشک مجہسے سیر — دیکہئے کیا ہو یئے بیٹہے دیکہتے ہین ہم ہی سیر
یار ہو سکی ہے کہتے ہین تو ہے بہی بخیر — جو سکہایا اپنی قسمت نے وگرنہ او کو غیر

کیا سکہائیگا سکہانا کوئی ہمسے سیکہہ جاے

کیا ہی پچہتاتی ہین اپ دیکہکر انکا یہ حال — سچ کہا ہے قدر نعمت ہوتی ہے بعد از زوال
سینہ کا وسی حقیقت مین ہوا نقصان کمال — تیر و پیکان جتنی تہے دلمین دئے ہمنے نکال

اپنے ہاتہون گہر لٹانا کوئی ہمسے سیکہہ جاے

شور الفت کا بیان احوال کہین سے کرون — آہ اور پہر نے لگا تازہ ہر اک زخم درون
کیا خوشی کا ذکر پائے عشق کا یہ ہے فسون — دیکہکر قاتل کو بہر آئے ہے خواہش دلمین خون

سچ تو یہ ہے مسکرانا کوئی ہمسے سیکہہ جای

خوب ہے گر تو بجا ہے ایسی جانیسے وہان — یعنی کچہ حاصل نہین ہے سر کٹا نیسے وہان
ہے سوا ظلم و ستم ساز زمانے سے وہان — کہدو قاصد سے کہ جاوے کچہ بہانے سے وہان

گر نہین آتا بہانا کوئی ہمسے سیکہہ جاے

ایسے عالم مین گرچہ ہے کام یہ مرد کا
حال لکہتا کیونکہ انکو رنگ رو زرد کا
قصہ سنواتی ہین انکو پانی وہ سمرد کا
خط مین لکہوا کر او نہین بہیجا تو مطلع درد کا
درد دل اپنا جتانا کوئی ہمسے سیکہہ جاے
کردیا گردون کو اوسکو سامنے زخم ایسے
سطح دشنہ دی ناکوئی مرہم ایسے

تضمین

خوش ہوتا ہے جا بجا ہے وہ تو عالم
تیغ تو بھی ہے بڑی جگی لڑی
دل تو قاتل کے بڑہانا کوئی ہمسے سیکہہ جاے
کہاں سکو ہم نے کہتا بانا مین
سطح کا نکتہ ہے حسن وہ ہو گیا
ہاتون بانہین کیا ہون جان نکالا
سہ کہا ہوا ہون وہ جو

جہوٹہہ کو سچ کر دکہانا کوئی ہمسے سیکہہ لے

گو نہ کہینچے ظاہرا اوس دشمن عالم نے تیغ — ہاتہ میں ہے دیر خیال ابرو یہ خم نی تیغ
اپ اپنے پر لگائی عاشق پر غم نے تیغ — وان ہے ابرو یہان گردن پہ پہیر ہمنے تیغ

بات کا ایسا ہی پاتا کوئی ہمسے سیکہہ جائے

اونکو جب پاتی ہین تو اپنے کو کب پاتی ہین ہم — سامنا اپنے شوق کی ہمدم تو او جاتی ہین ہم
شوق کی نیرنگ سازی اونکو دکہلاتے ہین ہم — سکے آمد اونکی از خود رفتہ ہو جاتے ہین ہم

بیشتر اپنے کو جاتا کوئی ہمسے سیکہہ جائے

گو گلہ ہے رمز حال دل تباہ — یہ ملی ہے لیکن اسکے دل مین گہر کرنیکی راہ
رہنمای راہ الفت ہو گئی اپنی گناہ — کیا ہوا ذوق ہین جو مر دیک روئے سیاہ

لیکن انکہو نمین سمانا کوئی ہمسے سیکہہ جائے

تخمیس شاہ دہلی المتخلص بہ ظفر غفر اللہ لہ بر غزل مومن

تمہارے وضع سی صاحب نیا نکلیا تہا ہو کیا ہے — ہمین تمسے محبت کا گمان کیا تہا ہوا کیا ہے
تمہارا قول ہمسے میری جان کیا تہا ہوا کیا ہے — کیا وہ آپنے ہمسے بیان کیا تہا ہوا

اگر تم یاد اقرار زبان کیا تہا ہوا کیا ہے

محبت ہو ہی تہی پہلی لو کی مہر وفا تو نے — ستم ہمپر جو کرتا ہی وہ کیا دیکہے خطا تو نے
ہمارا لیکے دل ہمپر آخر کی دغا تو نے — یہ جانا تہا کریگا تو وفا پر کی جفا تو نے

ارے ظالم ہمین تجہسے گمان کیا تہا ہوا کیا ہے

ہمیشہ سی ترا جان حزین کو یہ مقولہ تہا — کہ اس قالب مین اب اسکے نہین رہنے کی ہی اصلا
وہ پہونچا اپنی گہر اور تو نہین کرتی واویلا — تجہے تہا ساتہ جانا وہ گیا تو رہگئی تنہا

ارادہ تیرا جان ناتوان کیا تہا ہوا کیا ہے

جو عہدہ قاصد لیکالے وہ مرنے پر کمر باندہا ہے — کہ خط کو ہاتہ مین لیکے ہتیلی پر وہ سر رکہے
ہوا کیا اور خیال افسوس نے ہیے دل مین کیا تہے — تمنا تہی جواب خط کی قاصد ہو کے ہی بر ز

ستم ہے مطلب دل اسپر بیان کیا تہا ہو کیا ہے
زبان و دستدار اپنا ہو دشمن زمانہ
فلک نے ظلم سے سنا ہوس کوئی ہو زمانہ
اوسی کیا کام جسکو [illegible]
[illegible] کیا تہا ہوا کیا ہے
ہمین معلوم ہے [illegible]
[illegible]

غزل ظفر

ہمیں معلوم ہے احوال تیرا ہو بہو ایدل
سراپا اندنون فکر مین گم ہے تو ایدل
کہان تہا کون تہا کیا تہا میان کیا تہا ہوا کیا ہے
کرے جیکو فدا دل کے عوض کوئی پناہ گر اوسکو
نصیب سے ملے گر اوسکے شاہ نکتہ ور اوسکو
سنا مین حسب حال آپکے رمز اپنا شعر گو اوسکو
اگر ہم جانتے ایسا نہ دیتے دل ظفر اوسکو

کہین کیا ہمنے تمسے جادوان کیا تہا ہوا کیا ہے

مخمس معروف بر غزل عبدالرحمن خان المتخلص بہ احسان

نہ ہے چشمۂ خون چشم اشکبار دریغ
ہزار حسرت و صد حیف و صد ہزار دریغ
بچا نہ قطرۂ خون جگر فگار دریغ
ہوا ہے نہ رہا غم ہی جسم زار دریغ
بسنت پہولی ہے لیکن نہین ہے یار دریغ

ملا جو تجہسے سر راہ مین بیابان گرد
ہنسا بزیر لب اک بہر کی نا ز سے دم سرد
تو دیکہہ دیکہہ مرا احوال زار چہرہ زرد
کرا ہی دیکہہ کے تو اسطرح دم بیدرد
نہان زبان پہ ہے الحمد اشکار دریغ

بچہے ہین پہول گلستان کی ہر نشیمن مین
بہرے ہین لخت جگر غنچۂ گل کے دامن مین
ہر ایک جا پہ ہین عان باغ شیون مین
گذار ہوا تہا یہ کس رشک گل کا گلشن مین
کہ بلبلاتی ہین یون بلبلین ہزار دریغ

نہین کوئی مرا دلدار اشنائی الحال
اوسے کو سینہ پر دہرتا ہو خوب کر کرلال
پر ایک تیرا جو چہلا ہے یادگار وصال
جو گل مین کہا ہی لکہون کسطرح تجہے احوال
نہین ہے پاس کبوتر بہی ہے نگار دریغ

کرم ہے تونی جو مقتل مین جلوہ فرمایا
تو سب کو قتل کیا اور مجہکو ترسایا
زبسکہ مجہکو تمنائے مرگ مین پایا
گلوی تشنہ پہ پہیرا نہ تجہکو رحم آیا
دریغ تونے رکہی تیغ آبدار دریغ

نہ آپ مین ہے یہ معروف بی سر و سامان
نہ باز رونی سے ہووے یہ دیدہ گریان
نہ پاس شرم و حیا ہے نہ ضبط آہ و فغان
نہ دلکو تاب ہے فرقت مین کیا کرون احسان
نہ چین دیتی ہے جان کو اضطرار دریغ

مخمس مرزا رفیع السودا بر مصرع یقین

اوس شوخ سے اس طرح لگی لگجانی تہی تو کیا کرتے
ناحق تہے کے اذیت سہ دکہ پانی تہی تو کیا کرتے
احوال مرا یان تک پہونچانی تہی تو کیا کرتے
یون صفت مین اس جی کے ہنر جانی تو کیا کرتے
کیا کام کیا دل نے دیوانے کو کیا کرتے

اس دل سے مین کہتا تہا وہ تجہکو بہاتا تا
کیون اس لب شیرین سے کچہ بات تو بن جاتا

مخمس جان طپش

گو نہ ہنر تو ہو بیٹھا لیکن کوئی کہتا ہے
یون دیدہ و دل بستہ جی کو کوئی کہوتا ہے
کیا کام کیا دل نے دیوانے کو کیا ہے
نزدیک کو اوسکے دیکہے نزد و کرکے طاقت
سرگشتہ کا حاصل نہ کام کرے میت
دیکہنا سب کے تو نہین سرگشتی نہین ہے جیت
یہ فلک سرو ان یارو لاحول ولا قوت

کیا کام کیا دل نے دیوانی کو کیا کہئے	
اس جینے سے بہتر ہے اب موت ہی دل ہارے کسطور کٹین راتین کسطرح سے دن ہارے	جل بجھئے کہین جا کر یا ڈوب کہین مرئے کچھ بن نہین آتی ہے حیران ہین کیا کرتے
کیا کام کیا دلنے دیوانے کو کیا کہئے	
مصرع کو یقین تیرے سودا نے سنا تہا کل ہے رعد نمط نالان بجلے کیطرح بیکل	روتا ہے وہ تب سے یون جیسے ہو گویا بادل پہر پہر کے وہ پڑتا ہے ہاتہو نکی تئین مل مل
دیگر	کیا کام کیا دلنے دیوانے کو کیا کہئے
غم فراق سے سینہ تو شق ابھی سے ہے جو جاؤن جاؤنگا تجھکو سبق ابھی سے ہے	سپید چہرہ برنگ افق ابھی سے ہے شب فراق مین لب پر قلق ابھی سے ہے
سحر ہے دور مرا رنگ فق ابھی سے ہے	
دماغ دوستو میری جو کج کلاہ کا ہے ہر اس دلمین سمایا جو اوسکی راہ کا ہے	نہ حور کا نہ پری کا نہ بادشاہ کا ہے چلا نہین یہ ارادہ تو سیر ماہ کا ہے
یہہ ناز کے کہ جبین پر عرق ابھی سے ہے	
روان ہو جیسے کہ نیسان کا قطرہ سوئے صدف کہ جیسے پرچہ کاغذ یہ ہووے خالی کف	کمان سے جون ہو گریزندہ تیر سمت ہدف مین لکھہ چکا ہی نہین حال دلکا اسکی طرف
ہوائے شوق مین اوڑتا ورق ابھی سے ہے	
نگاہ تیرے نے جسکے تئین کیا گھایل خدا کیواسطے چل دیکھہ تو ارے قاتل	وہ آج مر گیا ظالم اوٹھا کی صد دل ہنوز دفن ہوا ہی نہین ترا بسمل
کہ زلزلہ مین زمین کا طبق ابھی سے ہے	
ہوئے ہم اسکے جو مایل تو دکیہہ سہا عشرت صبح سے شام تلک تہے وہ خوش رہا عشرت	ہمارے انکھو نسے دن رات خون بہا عشرت کسے نی شام کے انیکو کیا کہا عشرت
کہ پہولے آپ کی منہ پر شفق ابھی سے ہے	
ہذا مخمس ارشاد است	

مخمس نظیر

جاتا ہون ہر اک کام کو مین خانہ بخانہ
کوئی مجھکو نہ پوچھے کہ یہ ہے کون فلانا
سچ ہے کہ خدا کسی سے کام نہ ڈالے
پوچھے ہین اوسے جو کہ ہو زردار تو نکر
مفلس کو نہ پوچھے وہ اگر ہووے برادر
اظہار محبت کا نہین روے زمین پر
کیا غیر زمانہ ہے یہ اللہ اکبر

سچ ہے کہ خدا کچہ کسی سے کام نہ ڈالے	
جو کچہ کہ بزرگون نے کہا ہے سو بجا ہے	دلکو نہ لگائی جو کسی سے تو بہلا ہے
دنیامین ذرا چشم مروت نہ حیا ہے	جو تجہکو ملا اپنے غرض کا ہے ملا ہے
سچ ہے کہ خدا کچہ کسی سے کام نہ ڈالے	
اسوقت توقع نہین یار د ر و یدر سے	احمق ہین جو امید رکہین اپنے پدر سے
یہ مصرع عجب کسی نے لکہا خون جگر سے	لایق ہے جو ہم اوسکو لکہین آب گہر سے
سچ ہے کہ خدا کچہ کسی سے کام نہ ڈالے	
ارشاد تو عاقل ہے پر اک خوف خدا کر	جو دوست نظر آوے دل و جان تو فدا کر
مقدور سے اپنی نہ گذر کام روا کر	کوئی طعنہ نہ مارے تجہے یہ مصرع سنا کر
سچ ہے کہ خدا کچہ کسی سے کام نہ ڈالے	

ہذا مخمس از کنور است

سودائے یار سے ہی نپٹ بیقرار دل	مدت سے اک نگاہ کا ہے انتظار دل
شوق وصال یار رہوا خار خار دل	کیا کہیے کسقدر ہے سدا اضطرار دل
ہر طرفسے خراب ہے اب کاروبار دل	
آشفتگی ہے دلکو نپٹ اور پیچ و تاب	ازردگی و خستگی رہتے ہے بیحجاب
بیطرح روز و شب ہا اسی اہ اضطراب	ہے قید زلف یار دل خستہ کو عذاب
چاہ ذقن مین پہنچکے ہے اب شرمسار دل	
سنگ جفا سے شیشہ دل چور ہوگیا	زخمون سے سینہ خانہ زنبور ہوگیا
کر عشق ہر طرحسے مین مجبور ہوگیا	دیوانگی مین نام ہی مشہور ہوگیا
بار گران سے عشق کے ہی زیر بار دل	
چاہت نے اسی کنور مجہے بی خانمان کیا	بار الم سے پشت دوتا جون کمان کیا
ہرطرح اسن جہانسے مجہے خستہ جان کیا	لے لی کے دلکو قید سے زلف بتان کیا

تڑپے ہے سینہ مین پہر کیسے بیخبتا دل

مثلث از خان عالیشان فصاحت بیان حکیم محمد مومن خان سلمہ الرحمان

لذت افزا ست در دل شکر ہین

خوش تر و خوش تر ست شکر بار ہین

تضمین

[illegible]

ہین خونفشانیان عبث ایچشم پر ملال — اگر کام دل بگریہ میسر کند وصال

صد سال میتوان بتمنا گریستن

حیران دیکہہ لطف گل و شبنم اے ہزار — بیدرد را بہ صحبت ارباب دل چہ کار

خندیدن آشنا نبود با گریستن

اسطرف ہای روتے ہین مگس ہد تو نسے خوان — عمرم بگریہ ہائے ہوس صرف شد کنون

عمرم بتازہ باید مدوا گریستن

ایشیخ میر بندہ و خلد برین پرست — گاہی بیاد سرو قد گریہ ہم خوش است

ما کے بشوق سدرہ و طوبے گریستن

لاکہون تباہ حال ہین اور اشکبار یک — ہر کس ہست گریہ بجا لش روا است یک

نتوان بعالم تن تنہا گریستن

مومن یہ کہہ کے جاگی کہی گرچہ بہ دیکہہ لیا شاد — عرفی ز گریہ دست ندار آے کہ در فراق

دردت ز دل نمے بر دالا گریستن

مسدس فدوی

سنو ذرا یہ گفتگو شب کو بروے آبجو — پیتے تہی مے سبو سبو ملکی صنم سے دو بدو
مشعل ہے تہی روبرو ہم تہی یار تہا خو — لیکن ہے ہو وہ سبز تو آخر شب من تو او

صبح دمید شب گذشت ماہ شبینہ خانہ رفت
روے سحر سیہ کنید یار باین بہانہ رفت

ہنسے کئی تہی واہ واشکوے سے عجب عجب — بزم شراب راگ رنگ اور بغلین غنچہ لب
سینہ بسینہ لب بلب یونہین کٹے تمام شب — جین خوشی مین کیا ہوا دیکہو تو یارو یہ غضب

صبح دمید شب گذشت ماہ شبینہ خانہ رفت
روے سحر سیہ کنید یار باین بہانہ رفت

یار گے ہاتہی روشنے صحن چمن مین ہر طرف — نہرونکے لب کے وار پار جنکے چراغ صف بہ صف

مخمس نکہت

[illegible]

صبح دمید شب گذشت ماہ شبینہ خانہ رفت
روے سحر سیہ کنید یار باین بہانہ رفت

لذت عیش و زندگی [illegible] صبح تلک
بزم و شراب راگ و رنگ بادہ کباب اور [illegible]
سوتے تہے پلنگ پر ملکی صنم سے سرک
نیند سی آنکہ کہل گئی دیکہون [illegible]

صبح دمید شب گذشت ماہ شبینہ خانہ رفت
روے سحر سیہ کنید یار باین بہانہ رفت

شب کو وہ شوخ دلربا صبر کے لیگیا متاع	اوسکے ہی عشق مین ہزار اوسکے سخن مین اختراع
قدر کے نے اوس سے یک ذرا پایا نکچہ بہی انتفاع	بات مین شب گذر گئی اور کہا کہ الوداع

صبح دمید شب گذشت ماہ شبینہ خانہ رفت
روی سحر سیہ کنید یار بان بہانہ رفت

ہذا من کلام فصاحت و بلاغت شعار حکیم محمد مومن خان سلمہ الغفار

ای چارہ گر آچک کہ دم چارہ گری ہے	مین جانکے مرتا ہون تجہے بیخبری ہے
کیون پہلے ہی درمان ہے یقین بے اثری ہے	اپنی سے تو کر دیکہ عجب نسخہ دری ہے
ہو جانہین جان بر تو تری ماموری ہے	یون دعوی صرفہ تو بیہودہ سری ہے
گر ہے مریضونکی دوا ہووے تو جانین	بیمار محبت کو شفا ہووے تو جانین
ہر چند کہ درمان نہین عشق بتا نکا	زخم دل مجروح پہ لگتا نہین ٹانکا
مرنا تعلق ہجر مین بچنا ہے یہان	پر شکر ہوا سہل علاج اپنی تو جانکا
وہ حال نہین ہے دل بیتاب تو انکا	تہمتا نظر آتا ہے لہو زخم نہان کا
تاثیر دوا اب ترے کر جاے تو کر جاے	ہر چند کہ ناسور ہے بہر جاے تو بہر جاے
یعنی کہ دل اس دشمن جانی سے پہرا اب	گو تہا مرض الموت پہ ممکن ہے شفا اب
بیطاقتی جان نہین آزار قضا اب	سینہ سی مرے ہاتہ جدا ہونے لگا اب
وہ عشق کیخاطر ہے نہ وہ پاس وفا اب	وہ فتنہ کی الفت ہے نہ وہ شوق اب
کچہ کام نہین بجز خم زلف دو تا سے	کہا یا کرے بل سکے طرح دن اب کمر بلا سے

یک عمر تلک زیست سے بیزار رہا مین
ہر مشق غم و دقت صد آزار رہا مین

معشوق کے پرہیز سے بیمار رہا مین	بیجرم سزا اونکا سزاوار رہا مین
کیا کیا نہ مصیبت مین گرفتار رہا مین	افسردہ دل گرمی اغیار رہا مین

آخر طپش اس آتش خاموش مین آئی
جان گرمی غیرت سے غضب جوش مین آئے

لگی گہر مین بیٹھے تھے سراسیمہ و حیران
اوس حال کو دیکھی ہوا حال پریشان
غصے کے سبب چہرے پہ تہی رنجش پنہان
سمجہا مین کہ یون ہی تو ہی یا اوس کی جہان
انصاف کرو صبر کرے کب تلک انسان
ناچار کہا طعن سے بیٹھے کو مرے جان
کس سوچ مین بیٹھے ہو ذرا سر تو اوٹھاو
گو دل ہی نہین ملتا ہے پر آنکھین تو ملاو

مخمس

دیکھو تو او [illegible] کسی یا وہی ہم ہی
[illegible] ہم ہی
[illegible] صورت اغیار [illegible] ہم ہی
[illegible] عنایت [illegible] ہم ہی
اوس [illegible] چشم [illegible] ہم ہی
[illegible] حیرت [illegible] ہم ہی
[illegible] نہین [illegible]
[illegible] بیمار [illegible]

کہئے تو یہ کیا بات ہے قربان تمہارے
ہے ناز نہ ایما نہ ادائین نہ اشارے
اب کبہی ہر سو نہین تو آئی ہے سدہارے

کچہ طور نظر آتی ہین بگڑے ہوئے سارے
اب کسلئے رہتے ہو نہین تم گہر مین ہمارے
بیٹھے بہی اگر پاس تو چپ شرم کی مارے

پہر کسلئے گہونگٹ رخ روشن پہ لیا ہے
پہر کیون نئے سر سے وہی پہلے سی حیا ہے

وہ ہے تا تو ہو نہین ہمدم و دمساز تمہارا
وہ جسکے سوا صرف سب انداز تمہارا
وہ محرم ہر غمزہ و غماز تمہارا

منظر چشم نظر باز تمہارا
اک عمر تلک جس پہ تہا ناز تمہارا
پوشیدہ نہ تہا جس سے کوئی راز تمہارا

حسن آئینہ دیدۂ دیدار طلب تہا
سر حلقۂ عشاق وفادار لقب تہا

وہ مہر وہ الفت وہ محبت ہی نہین ہے
بیہودہ سدا ابروے خمدار مین چلن ہے

یا طبع مین الطاف تہی یا بر سر کین ہے
بیوجہ شب و روز شکن زیب جبین ہے

آتی ہے یہان بس چلے جائینگے یقین ہے
اب ہوش کہان اب کہین دہیان کہین ہے

فرق آہ پڑا طرز ملاقات مین کیسا
وہ پیچ خم و طرۂ طرار کہان ہے

غصہ ہے چلا آتا ہے ہر بات مین کیسا
وہ کشمکش کاکل خمدار کہان ہے

وہ ناز کے نرگس بیمار کہان ہے
وہ تازگی رونق رخسار کہان ہے

وہ بوے تن رشک سمن زار کہان ہے
گلگونہ سے چہرے پہ کدورت ہی نہین ہے

وہ رنگ رخ غیرت گلزار کہان ہے
بدلے گئی کچہ تم وہ صورت ہی نہین ہے

ہے طبع مین ہر روز فزون رنج فزا ہے
اپنے مین سماتی نہین کیا دل مین سمائے

یہ تندی خو تو نہین کچہ گرم ادائی
اس شعلہ مزاجی نے مری جان جلائی

ہر ایک سے ہر بات پہ ہوتی ہے لڑائی
کیون خصلت مذموم پسند اپنی ہوئی ہے
سوا سے ہو یہ غضبناک ہوئے ہو
شیوہ مین ترے عیب یہ کیسا ہو
سمجھے ہین کہان آج کرو کیا غضب آیا
کوئی ہو جہان سامنے آیا غضب آیا

مخمس

کچہ خبر تو ہے کہ لب لکہا نکلا غضب آیا
پہر اٹھ کے چلے جاتے ہو یہ کیا غضب آیا
سمجہو تو ذرا بات کہی کیا غضب آیا
گہبرا کے کہان جائین یہ کیا غضب آیا

ہو وجہ عداوت کا سزاوار تو مین ہون
ہے کیون ظالم گنہگار تو مین ہون

ہر اک سے مگر گرم رہے دم پر نہ بن آو
کیون ہاتھ سے جاتی ہو تم اتنا ہی نہ آو
دل سرد ہوا تمسے مرا جی نہ جلاو

دن رات جہان رہتے ہو اب بہی ہین جاو
جو تمکو سنایا کرین تم اونکو سناو
اس گرمی الفت کو بس اب آگ لگاو

کب تک جلی کوئی یہ طپش خاک مین ملجائے
ٹھنڈا ہو کلیجہ جو کہین سوزش دل جائے

افسوس کہ غم نے لگی تجھسے سرایت
آئی وہی درپیش جو تہی عشق کی غایت
بہولے سے جو ملجاتی ہو یہ ہے عنایت

بیفائدہ سی آئی نظر حرف و حکایت
بیجا ہین گلی سب تیرے بیہودہ شکایت
لیتے ہون سبب پوچہکے شرمندہ نہایت

ہے رنج بجا بات یہ بہائی مری جی کو
سچ کہتے ہو دل مین نے دیا اور کسیکو

مین سے تا تو رہا ہون کہین شبکو خوش و خرم
میرے ہی نظر سے ہی عیان نیند کا عالم
انگڑائیان لیتا ہون جڑائی ہے تو ہیتم

مینے ہے تو کی بادہ کشی غیر سے باہم
آتی ہے جمائی پہ جمائی مجھے ہر دم
میرے ہے تو گردن نہین پڑا جاہے کچہ خم

میرے ہے تو آنکھونمین غضب نیند بہری ہے
میری ہی تا جبین ہے یہ جو گھٹنے پہ دھری ہے

مین بہی تو کہین راتکو بیدار رہا ہون
مین ہے تو می وصل سے سرشار رہا ہون
ملک ہوس تازہ خریدار رہا ہون

مین ہی ہم آغوش طلبگار رہا ہون
مین ہے تو کف غیر سے میخوار رہا ہون
لذت وہ اوباش ہوس کار رہا ہون

بدمستیان میرے ہے تو آنکھونسے عیان ہے
میرے ہی یہ ہونٹونپہ یہ دانتونکی نشان ہین

کوئی ہنکہی یہ کہ سکہایا ہی کسی نے
بے جرم یہ طوفان اوٹہایا ہے کسی نے
یہ جہونٹہ نہین سچ ہے جتایا ہے کسی نے

تجہکو میرے جانب سے لگایا ہی کسی نے
ایسا مجھے دیوانہ بنایا ہے کسی نے
کیا کیا نہین آنکہونسے دکہایا ہی کسی نے

یون ہی ہے کہ ایسا کوئی نادان نہین ہے
تم غیر سے ملتے ہو یہ طوفان نہین ہے
کیون لوگ لگی آپ پر بہتان لگانے
یہ بات تم اوس سے کہو جو بات کو مانے
مین سے نہین جانا کوئی جانی کہ جانے
سب عذر ہین بیفائدہ بیہودہ بہانے

تضمین

کچھ غیر سے مجھسے ہی لگی باتین بنانے
معلوم ہے سب جتنی ہین سکہانے
گر کہئے تو یک ایک کا مین نام بتاون
یہ پردہ ناموس کو یہ چاک دکہاؤن
یہ بات تو ہے آپ کے گفتار سے ظاہر
یہ حال تو ہے آپ کے رفتار سے ظاہر

اقرار ہے صاف آپکے انکار سے ظاہر ہے مستی شب نرگس خمار سے ظاہر
عالم ہے خزان کا گل رخسار سے ظاہر بد طور کے دوشینہ ہی اطوار سے ظاہر

رنگیا رخ نگاری ہے جسے اب منہ نہ بتاو
آئینہ دکھا دیوین تو صورت نہ دکھاو

کیا قہر ہے کیونکر نہ اوٹھی درد جگر مین میرے تو بغل خالی ہے آپ اور کے بر مین
اک آن بھی مجھسے نہ ملو آٹھ پہر مین گھر چھوڑ کے اپنا رہو اور کے گھر مین
سنتا ہون شب و روز تمہین بزم دگر مین کیونکر نہو تاریک جہان میری نظر مین

ہر روز تو ای مہر درخشان ہے کہین اور
ہر رات تو ای شمع شبستان ہے کہین اور

ہے وقت اگر دلمین سمجھ جاؤ تو بہتر اندیشہ انجام سے پچھتاؤ تو بہتر
بلبل کے بہ حسرت سے شرماؤ تو بہتر جو دلمین ٹھرتی نہین ٹھراو تو بہتر
اغیار کے ملنے کی قسم کہاؤ تو بہتر اب بھی جو ان اطوار سے باز آو تو بہتر

پہر ورنہ مری طرح سے پچھتاؤ گے دیکھو
اپنے کئے کی تم بھی سزا پاوگے دیکھو

کچھ تم ہے تو دلبر نہین اے یار جہانمین تمسے تو زیادہ ہین طرحدار جہانمین
باقی ہین ابھی دلکی طلبگار جہانمین اس جنس کے ہے گرمی بازار جہانمین
نکلینگے بہت آپکے اغیار جہانمین میرے بھی ہزارون ہین خریدار جہانمین

معشوق مجھے گر تمہین عشاق بہت ہین
یہہ یاد رہے میرے بھی مشتاق بہت ہین

کیا ایسی بنی مجھپہ کہ پامال ہوا ہون تم اتنے بگڑ جاؤ مین ایسا ہی بنا ہون
تم چھوڑ دو یون اور مین پابند وفا ہون تمسے ہون آزردہ مین کوچی سی خفا ہون
یہ جا ہی مجھکو بھی کہ اب اور کو چاہون ایسے کسے معشوقہ دلجو پہ فدا ہون

ہردم جو ستم سے عاشق مضطر نگران ہون
نکلے ستم اسکے دل نازک پہ گران ہون

کیون ڈرکے انہین عاشق جانباز نہووے
جون دور زمان حادثہ پرداز نہووے
ہر ناکس و کس محرم ہمراز نہووے
ان بوالہوسون سے کبھی دمساز نہووے
پابند نظر قید ادا ناز نہووے
بیجد فرواو نہ کوئی ناز نہووے
کیا ذکر بلبل ... بولے وہ بطور کبھی
کچھ بات ہی وہ بات کری اور کبھی

چمن بے نظیر

لازم ہے کہ قصد سی ترے بزم مین جاؤن
دیکھے کوئی ایسا کوئی احوال دکھاؤن
ہر ایک کو افسانہ دلچسپ سناؤن
یہ تیری جفا اور سبکی وفا سکو جتاؤن
اس شعلہ زبانی سی مین کیا کیا ہی جلاؤن
شاعری تو ہون شکوہ شکایت پہ جو آؤن
مشہور ہو اسکا اور مجھے بدنام کرو مین
بدنام مجھے اور اوسی خود کام کرو مین

ہے نام جو پہر تابع فرمان کرون مین
مومن ہون تو تجھکو بھی مسلمان کرون مین

واسوخت میان قلندر بخش صاحب المتخلص بہ جرأت

چمن بے نظیر

یارب ہے امید وہ جدائی سے تو مرنا بہتر
گذرے غم ہجر جیسے تو بن جیسے گذرنا بہتر
[illegible]

غیرونکو ملامت سے تری ندر نہ آوے
یون غیر کی بن آئے تو کیا کیا نہ بن آوے
تو بیٹھہ رہے شرم سے اور وہ نہ بلاوے

ہر کوئی بہانہ سے مرا قصہ سناوے
طعنے تجھے دے دے کی جو دم ناک مین آوے
پروا نکری کچہہ بہی تو جاوے کہ رہجاوے

ہرگز سبب ترک ملاقات نہو چہے
لگ جاوے تجھے چپ یہ کوئی بات نپوچہے

یہ نالہ ہو لب پر کہ خداوند دو عالم
کس جرم کی تعبیر مین یون خوار ہوے ہم
وہ عیش جو یاد آئین تو کیا کیا ہنو ماتم

ہم بہی کبہی رہتے تہی جہان چج تر و خورم
جتنے کہ ہوئی تہی خوشی اوتنا ہی ہو غم
دلمین کہے سو حسرت و افسوس سے ہمدم

جلتا ہون تو مین انجمن افروز کہان ہے
دل داغ ہے تو اے مرے دل سوز کہان ہے

ہوان حرکاتونسے ندامت مجہے کیا کیا
قسمت ہی برے ہو تو کرے کوئی بہلا کیا
ہر وقت ہو افسوس کہ ہے ہے یہ کیا کیا

رہ رہکی خیال آئی کہ یہ مین نے کیا کیا
الزام دون کیونکر اسی مین اسکی خطا کیا
عاشق سرا کوئی تو معشوق رہا کیا

ہر ایک سے کہے کچہ مجہے تدبیر بتا دو
اس وحشی رم خوردہ کے تسخیر بتا دو

ہر ایک بہانہ سے مجہے جلوہ دکہا جائے
ہر لحظہ مرے سامنے سے ہنس کے چلا جائے
ہر شوخ اشارت سے مری دلکو لٹا جائے

ہر آن نئی ان کسے وہ روبرو آجای
ہر وقت شرارت سے نئی اگ لگا جای
یہ شعر سدا میرے سنانی کو پڑہا جای

کیا کیجیے ہمین ناز اوٹہانا نہین آتا
روٹہے کو منانے یہ منانا نہین آتا

پہر دل نہ لگی بات سہی گو بات کو ٹالون
ناچار ہو پہر آپ سے مین تجہکو منالون
پہر دلکی نئی طرح سے سب ارمان نکالون

پہر جاون نہ سنبہلے مری ہر چند سنبہالون
بیتاب ہو بس دوڑ کی چہاتی سے لگالون
تجہکو بہی مین اپنا سا وفادار بنالون

آشنا مثل صدف ہو کوئی تجہسے کیا خاک | حاصل ربط یہی ہے کہ جگر ہووے چاک
تجہسے جون موج روان جسکا پڑا او جہپڑا | نہ ملا پر نہ ملا اوسکو کہین ہاتہ پڑا
دلکو ہر چند مین سمجہایا کہ او خانہ خراب | جان اس ہستی موہوم کو تو نقش بر آب

جی لگا کر کسے بیرحم سے مت ہو بیتاب
اب جو دیکہا تو دم انکہو نمین ہے مانند حباب

کوئی دم کا جو یہ مہمان نظر آتا ہے | ایک دریا مری انکہو نسی بہا جاتا ہے
جس ستمگر نے کیا آہ یہ حال دل زار | جی مین آتا ہے کہ روکش ہو نمین اوس سی یکبار
اور کہون صاف کہ اب سن تو ای ظالم شعار | واقف اس راز سی ہے ایک سی تا بر ظہور

محو نظارہ ترا تاکہ یہ دل تہا نہ مرا
تازگی پیر گل رخسار کب ایسا تہا ترا

آئینہ دیدہ حیران نے دکہایا تجکو | جس سے آگاہ نہتا تو وہ جتایا تجکو
دل کی بیتابی نے کیا کیا نسجہایا تجہکو | اپنی وحشت مین پریزاد بنایا تجکو

انکہہ ہر ایک سے ورنہ تری شرماتی تہے
کل کی ہی بات تجہے بات نکرنی آتی تہے

تجہہ مین یہ خوبی گفتار کہان تہی تو بتا | ایسے اٹہکہیلے کی رفتار کہان تہی تو بتا
طبع عالم کی طلبگار کہان تہی تو بتا | اسقدر گرمی بازار کہان تہی تو بتا

اپنے ہی چاہنے سے تو یہ نمودار ہوا
کہ ترے حسن کا ہر ایک طلبگار ہوا

آشنا آنکہہ نہ غمزے سے ذرا تہی دلخواہ | دلبری کے نکچہ انداز سی تو آگاہ
تہا نہ یہ تازہ کرشمہ نہ یہ شوخی کی نگاہ | مین تو حیران ہون تجہے دیکہکے سبحان اللہ

ہو خدا ایسے بہی ہوتے ہین جہانمین محبوب
اپنے اس خوبی یہ مغرور ہوا تو کیا خوب

جامہ زیبی سے کہان زیب بدن تہا یہ لباس | اتنی محمل سے بدن مین تہی یہ کب گل کے باس

مخمس

چار سو دھوم ہو خوبان جہان مین جسکی	ناز بیجا سے جو آزردہ کرے دل کبھی
قد قیامت ہو رخ آفت ہو بلا زلف سیاہ	چتونون مین یہ شرارت ہو کہ اللہ اللہ
سر سے لیکے پاؤن تلک کوئی نہو ایسی جا / ہو اک حسن کی تصویر کھنچی سر تا پا	حسن خوبی کے مبصر نہ کہین جسکو برا / جای دل جسپہ کہ نقاش ازل کا بہی کھنچا
جبکہ ہنس بول کے وہ تجہسے مقابل ہووے	سو جگر دین تو تجہے اپنے لئے کو روے
بال بکھرے ہوے پر دیکھے جو اوسکا مکھڑا / اور نظر آئی جو اس ماہ جبین کا ماتہا	جی بکھرنے لگی ہو حال پریشان تیرا / عقل و دین کھوئی تو سر دے ہے تجہے جبین جہنکا
تیغ ابرو کی جو دریافت کرے بے تڑانے	پڑے تو ایسا ہی مارا کہ نہ مانگے پانے
آنکھین وہ جادو بھرے تجکو اگر آئین نظر / اور خمار بھرے ایسے ہی ہون شکل قمر	شکل نرگس نہ رہے آنکھون مین چھپنا لو [illegible] / جان دے دیکھ جنہین سانس تو ہتنہ کے بھر [illegible]
تیرے جو سامنے اوس غیرت خورشید کو لاے	تو خجالت سے کبھی منہ نہ کسیکو دکہلاے
گال وہ گال ملاحت ہون کہ دیکہے تو اگر / رنگ وہ یہ ہو بہو کاسا کہ تو دیکہے اگر	صورت گل نہ سنبہلے کچہ نہ رہی اپنی خبر / سبکو رخ آئی ترا جون گل پژمردہ نظر
ہو یہین بالیکی ایسی ہے کہ جو دیکہے تو	غم خدا جانے ہو کتنا ترے بالی جیکو
بینی ایسی ہو کہ دیکہے تو یہ ہو حال ترا / تس پہ نتھنونکی پھڑک سی یہ ہو حالت بر ملا	لوگ کیا جانے ہی لالا کی سو دل دین گیا کیا / کہ لجو دانی سے بہی جائے نہ دلکا دھڑکا
اوسکے لو باس مین لونگ در وہ بدن سو نگہے مرا	تجکو دکہلا دوین اور ناک بن دم لاون تیرا

غبغب اور چاہ ذقن کا وسکے نظر تجکو جو آئی
غوطے تو بحر تفکر مین پڑا لاکہون کہائی
گردن ایسی کہ صفا اوسکی کوئی کیا پاے
دیکہکر جسکے صفا صبح کی لو پہٹ جاے
حق تو یہ ہے کہ گلا تجکو دکہا وہ دے تو
خون ناحق کوئی گردن پہ جو اپنے لیوے
دیکہہ گال وسکے تجہے کہنے لگی اہل نظر
دیکہتا کیا ہے کہ گلیان ہین یہ دونو ہم [illegible]

مخمس

[illegible] حسن خورشید بھی [illegible]
[illegible]
[illegible]

سیر تب ہو کہ جو گلشن میں وہ سست گلرو
ہاتھ میں اپنے ہو اور ہاتھ ملی ٹہنا تو

سخت اور پہر ہو ایسی ہو وہ ان کا فرپستان
نکلیں جس شکل ہم ہو دو اناصفہان
ہوں ترنج چمن شیشہ میں بھی او نیر حیران
دیکھکر دست بدل ہوں جنہیں خوباں جہاں

پہر کر ہاتھ مرے انکے جو منڈوا لو مٹے
مار حسرت کی تو ٹہنا ہوا جہاتی کو ٹے

شکم اک سیدہ کی لوئی سا ہو ایسا شفاف
لوح سیمیں کی جسطور بنالا و صاف
دیکھیے غور سے اوسکو جو بچشم انصاف
صورت چشمہ نہ دیکھنے کو اوسکے تاب

گورا گورا وہ شکم دیکھیے جو مہتاب سا تو ۲
پیٹ پکڑی ہو پہر تا پہر بنیا ب سا تو

وہ کمر جس سے کہ وابستہ رہی تار نفس
ہو رین گول پہر ابنیں ہوں ایسی کہ بس
دیدہ حسن کو بھی دید کی جنکی ہو ہوس
ساق یا ہو یہ بلوریں جو انہیں کہیں مس

بیٹھکر دست محبت کو دباؤں کیا کیا ۲
تجھکو دکھلا کے میں جوں شمع جلاؤں کیا کیا

پاؤں وہ پاؤں ہوں ایسی جب انکو پاؤں
کبھی سہلاؤں کبھی پاؤں کبھی آنکھوں سی لگاؤں
اور جو ہاتھوں میں اوٹھاؤں تو عجب لطف اوٹھاؤں
پھر وہ لطف اوٹھانا تجھے بتلاکے دکھاؤں

حسرت وصل دکھا دے تجھے دن ایسے کڑے ۹
جنکے ہی نام سنی اونکی تو آپاؤں پڑے

گفتگو ایسی کہ ہر بات پہ اوسکی اعجاز
گرمی عشوہ و انداز و ادا ہو اور ناز
گدگدی دیکھیے سی لیں ہو بدن ہو یہ گداز
ہوئے اک حسن کے تصویر کہنچی خوش انداز

گاہی وہ مست ہی حسن سے مدہوش کرے
اپنی گھر اک کو تو صاف فراموش کرے

اوس سے ہو گرم سخن تجھکو جلاؤں ظالم
ظلم جو تو نی دکھایا ہے دکھاؤں ظالم
اپنا دل شاد کروں تجھکو کڑہاؤں ظالم
چاہی اب تجھے ایسا ہی بہلاؤں ظالم

کہ مرے یاد میں دن رات تو فریاد کرے ۴
ایسے یاد اپنی دلاؤں کہ بہت یاد کرے

سارے عالم سے ترے واسطے منہ موڑا ہے
رشتہ ربط ہر اک شخص سے میں نے توڑا ہے
تجھہ سوا اور کسی سے نہ تہا گٹھہ جوڑا ہے
تو نے ناحق کا دیا مجھکو بینک توڑا ہے

کیا کہوں دل نے میرے کو فت اوٹھائی کیسے
ہٹ ترے تفرقہ انداز کی ایسی تیسے

جملہ خوباں جہاں سمجھا کر ایکسے کی اس گستاخ کلام
جو رہاں بیج کسی نے اب جو ہم سے کہا ہے [illegible]
بیوفائی سے اس انداز کا ہر ایک انجام
ظاہر اور وفا [illegible] صبر و دل شیدا ہو
[illegible] سب وہ مکر و فریب و دغا [illegible]
ایکسے عہد شکن [illegible] [illegible]

[illegible]

پر غم و درد جدائی میں ہوں میں زار و نزار
تری نظروں میں نہیں گرچہ مرا عز و وقار
ترے کہوں پر ترے کہوں تجھے محبت میں کبھی
تری مغرور تو ہوں نام کو جرأت میں

واسوخت شیخ ولی محمد اکبرآبادی
المتخلص بہ نظیر ادام اللہ فیضہ

زنہار باآتش دوزخ کہ میسوزد دل وجان ترا
نمودہ بنض من برآبلہ دست طبیبان ترا
برہ گی اگر من مین لگی جلن لگو سب گات
نارے چھوٹ بید کے پڑی پھپھولے ہات
کہا تنگ کہا دن اوس غم کو کرار کیا یا نہین جاتا
دل بیتاب کو باتو نے سمجھایا نہین جاتا
قدم رکھتا ہون جس جا پر تو سر کا یا نہین جاتا

مثمن

جہان بیٹھا ہون وہان سے پہر اوٹھایا نہین جاتا
جو چاہون بہاگ جاون بہاگ بہی جایا نہین جاتا
اور آنکھون جو خفتہ مین رستہ مین پایا نہین جاتا
مکان یار دور دشمن تمام طاقت رفتہ و دل
عجب دشکل افتاد جیسا آج ہے ایسا ہم
سنا کہون کسکو کہون ایکیلا پیادہ دور
کیا سہون سکون گر بیٹھ رہون ہوا ہون

مجہے ایدوست تیرا ہجر اب ایسا ستاتا ہے
یہ بیتابی یہ بیخوابی یہ بیچینی دکہاتا ہے
اگرچہ منہ سی کہتا ہون مرا الفت کا جاتا ہے
عجب دردیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد
جو مین ایسا جانتی کہ پیت کئی دکہہ ہوی
نہ تہا معلوم الفت مین کہ غم کہانا ہی ہوتا ہے
سسکتا آہ کرنا اشک بہرلانا ہی ہوتا ہے
کئے پیر اپنی آخر کو یہ غم کہانا ہی ہوتا ہے
اگر دانستم از روز ازل داغ جدائی را
گو ک کرون تو جگ ہنسی اے جی لاگے گہاو
صبح کے شام تک صحرا مین پہرتا ہون لگو مرکار
لبون پر آہ دل پر داغ جون آتش کی انگار
جو اوسکی ہی ہی مرضی تو ہم ناچار ہین یار
زحال من چگویم چون من زاری خبر یارنہ
آہ دی کیسی بہی انچاہت کی سنگ
غضب ہے ایک تو دل تنگ ہوا اور جی گہبراوے
نہو وین دلکی کیون ٹکڑی جی کسطرح کہبراوے
لگی ہو آگ لین پہر وہ بجہے کسطرح یاد آوے
جو درد دل آتش ہجران فتاد اکہ تنشانی
ہار امدر دون لگی دہواں پہر اکہت ہوے
کبہی ہو کر گریبان چاک صحرا کو نکلتا ہون
لگے ہے آگ دل مین شمع ساں جلکر پگہلتا ہون
بدن مین دیکہکر شعلے بہر کتے ہات ملتا ہون

کہ دشمن بہی مرے حال پر آنسو بہاتا ہے
مگر مین دل ہی دل گہتا ہی صحرا مجکو بہاتا ہے
وگر چپکا مین رہتا ہون کلیجہ منہ کو آتا ہے
وگر دم درکشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد
مگر ڈہنڈورا پہیرتے کہ پیت کرے نا کوئی
جگر کی بیکلی اور دل کا گہبرانا ہی ہوتا ہے
تڑپنا لوٹنا بیتاب ہوجانا ہی ہوتا ہے
کف افسوس کو مل مل کے پچہتانا ہی ہوتا ہے
نمیکردم بدل روشن چراغ آشنائی را
ایسے کٹہن سینہ کو کہہ بدہ کردن اپاو
لگا کی شام سے تا صبح گنتا رات کی تار
جسے دل چاہتا ہے اوسکو پر داغ چہ نہین یار
مگر اوسکی تصور مین کہنچے ہین ہاں ہار
دل من سوخت انجو باز شمع در دل آتش زنہ
دیپک کے بہا تو نہین جلجل مرے پتنگ
تس او پر پہر گہڑی اس دلربا کی شکل یاد آوے
در و دیوار سے کیونکر نہ سر اپنے کو ٹکراوے
مگر جسنے لگائی ہو وہی آکر بجہا جاوے
مگر انکس کہ آتش زدہ ہمون آبے بیفشاند
جاتن لاگے سو جانے دوجا جانے نہ کوئی
کبہی گہبراکے پہر گہر کی طرف ناچار چلتا ہون
دہوان اوٹھتا ہی آہون کا نرنگ موم جلتا ہون
بہپہوکے تن مین اپتی ہین ستی کسطرح جلتا ہون

اودہر دل مجہسے کہتاہی کہ چل تو یار کی ڈیرے	ادہر تن مجہکو کہتاہے کہ تو دیکہہ مجکو مت دیرے
جو کہنا دلکا سنتاہوں تو وہ رہتا گہر تیرے	اگر تن کے سنو باتیں تو پہر دیکہے دے وہ پہیرے
نہ دن آنی نہ تن جانی ہر ایک اپنے طرف پہیرے	گردن کیا اے نظیر ایسی جو مشکل آن کر گہیرے
دلم دلدار می جوید تنم آرام میخواہد	عجائب کشمکش دارم کہ جانم مفت میکاہد
دل جاہیی دلدار کو تن جاہے آرام	دو دبدہا مین دونو گئی مایا ملے نہ رام

ترجیع بند حکیم محمد مومن خان سلمہ الرحمان

جا غیرت ہی مرا حال پریشان یارو	اس تو ڑے ہی یہ مایوسی حرمان یارو
دل لگا کر ہوا مین سخت پریشان یارو	ہای افسوس نہ نکلا کوئی ارمان یارو

جی کی جی ہی مین رہی بات نہونی پائی
ایک بہی اوس سے ملاقات نہونے پائے

دل نہ دیتی اگر اوسکو تو نہوتی بدنام	کیا خبر تہی کہ اس آغاز کا یہ ہلی انجام
رنج بہی ہوتے ہین الفت مین ہے بعد از آرام	کبہی دنیا مین نہوگا کوئی ہمسا ناکام

جیسکی جی ہی مین رہی بات نہونی پائے
ایک بہی اوس سے ملاقات نہونی پائی

جذبہ عشق سے ہے کہینچ کے لایا نہ کبہی	اثر اس نالہ دلکش مین بہی پایا نہ کبہی
ماجرای الم و درد سنایا نہ کبہی	سخن شوق عرض لب تلک آیا نہ کبہی

جیسکی جی ہی مین رہی بات نہونی پائی
ایک بہی اوس سے ملاقات نہونے پائی

ایکدم صحبت دلدار میسر نہوئی	نظر لطف وعنایت کبہی ہمپر نہوئے
عشرت وعیش سے فرصت ادنی دم بہر نہوئی	اپنے ملنی کو کوئی جا مقرر نہوئی

جیکے جی ہی مین رہی بات نہونے پائی
ایک بہی اوس سے ملاقات نہونی پائی

ایکدم صحبت اعدا سے کنارا نہوا	یہ مقرب ہوئے کچہ پاس ہمارا نہوا

عرض ہمکو قلق و رنج کا یارا نہوا
اے اس بزم میں یکبار بہی بار گذارا نہوا
جیکی جی ہی مین رہی بات نہونی پائی
ایک بہی اوس سے ملاقات نہونی پائی

مخمس

جی کی جی ہی مین رہی بات نہونی پائی
ایک بہی اوس سے ملاقات نہونے پائی
تیرہ روزی کی رہی جلوہ فزائی ہے ہے
نہوئی صبح کبہی شام جدائی ہے ہے
جیکے جی ہی مین رہی بات نہونی پائی
ایک بہی اوس سے ملاقات نہونی پائی

کہو دیا مفت میں دل جینے کہ دکہہ پایا پایا ہے
پردہ پر فرق ملا یونہیں مجہے تر سیلایا
جی کی جی ہی مین رہے بات نہونی پائے
یان نہ آیا وہ عبادتکو بہی یکبار افسوس
کرسکا ولولہ شوق نہ اظہار افسوس
جی کی جی مین ہی بات نہونی پائی
تہو عشق مین اس شوخ کی آرام کبہی
لب شیرین سے سنا ایک نہ دشنام کبہی
جی کی جی ہی مین رہے بات نہوی پائے
مین بہی حاضر تہا ہو جب طرف کعبہ روان
بے ادب سنستی تہی کیا لوگ تہی یہ وہ گمان
جی کی جی ہی مین ہی بات نہونی پائی

قلق ہجر نے کیا کیا نہ مجہے گہبرایا
نہ وہان مجہکو بلایا نہ یہان آپ ایا
ایک بہی اوس سے ملاقات نہونی پائی
مرتی مرتی نہ گئی حسرت دیدار افسوس
نہوئی نزع تلک ایک ٹالب گفتار افسوس
ایک بہی اوس سے ملاقات نہونی پائی
نہ دئی دست نگارین سے مجہے جام کبہی
نہ ملی لذت عارض سے ہوس کام کبہی
ایک بہی وس سے ملاقات نہونی پائی
حضرت مومن تقوی روش شیخ زمان
پڑہ کی یہ درد سے مطلع جو ہوا اشک فشان
ایک بہی اوس سے ملاقات نہوئی پائے

ترکیب بند افصح الفصحا اشعر الشعرا ابلغ البلغا سخنور عالی مقام محمد تقی نام المتخلص بہ میر

عمر گذری ہو چکا آسودگی کا روزگار
معرکہ ہے یک طرف دو لوہو ہیں سامنے
مجملہ ہے کشتہ ہیں مظروف کتنی جو یہ
عاشقی جب کے تہی ہین نے تب تہین خونابار ان
سینہ دیکہہ چاک منہ ناخن سے نوچا ہوا
ایکہ گفتی عشق را درمان بہجران کردہ اند
اک گناہے روی تو جو ہین گے زمین کے زیر ہان
دو قدم سر ہے یہ ہنگامہ تر کو جی کے بیچ

رنج و محنت کی تئین آرام ہے ننگ و عار
زخم دلکی یہ تہی وہ گریہ بے اختیار
صبر بے طاقتی دل اور درد بے شمار
کیا کہوں کیا کچہ دکہاتا ہی مجہے ابکی بار
انکہین ڈوبی خون مین اور جیکو دیکہو بیقرار
کاش میگفتی کہ بہجران الچہ درمان کردہ اند
خاک پر بسمل پڑے ہین کیسی کیسی غیر زبان
اشنائی کچہ نہین لگتے کہ تجہکو دیر بان

ستم پر کہانی ہوئے تلوار ونکے ہو رہے ہمرنگ پیرہان
سیکڑوں یکجا ہیں و جینے سے جوتی پیرہان
ویر نہیں عرصہ مرزا ہو جو نہیں تو دوہری ہے
ہین زیارت کروی عمر گشتہ بہشت زبان
بے صبر ہے خانمان بہار کے باکس عرب
زخموں کی امن سے منہ نور ہا میں ہیران
گو تو ہم آپ کی طرف شہیدان دورہ نسبت
گر بہی آید در بنجاراہ چندمان دور نسبت

مخمس

کیا یک اک ان میں ہے تیرستی کا بیان
ہے کدہ اہا سے کہ ہمین کے دالع کا ہون
خالی کہ ادا سے کوئی سرو وعنا ب
عزم کا عاسمہ سر و آواز ہو جو مرو بیکلان
تیر و باشن تو بوس عطا بنین نبی کے آمین
اب تک یاں اسی دوران جیسی
بیمنون سے کس مبارک سر جو جانان
بیکن اتنا ہے کہ بیر نقشہ سی خوبان
بیت بیشتر سے سی خلعہ داما بیکان

سو خدا ناکردہ ہم کہتے نہین ہر راہ سے
یکقدم اے گرد باد در من صحرا با سبب
گرچہ ہجر امین تیرے جی میرا جاتا تہا چلا
وصل خاطر خواہ تو معلوم تہا میرے تئین
نگاہ باشد رحم کو بہی رحم فرما اے وہ شوخ
ایکسا عت بیٹہے درد دل اگر میرا سنے
سو تو یہ سب ہو چکا ہے کاش کے ملتا نہ آہ
آمدی وحسرت وصل از دلم بر داشتی
ہے خرابی آج جتنے کل یہ لوگونسے مین گہر
طاق کسرے کو سنا ہوگا کہ کیسا تہا محل
گہر کا صاحب تو اڑا نا کرکے یکساں خاک سے
خط باطل لکہا ہے صفحہ کون و مکان
کیسے کیسے خانزادے خاک مین یان مل گئے
ہر کجا افتادہ بینی خشت در ویرانہ
کم بہت سنتے ہین آتا ہی کوئی رنجور ہے
روشنی آنکہونکی ہے منظور سارے خلق کو
ہم کنی بہی تہی یہ دو آتش کے پرکالے کبہو
ایک نے مارا چہڑک کر جی سی ہمکو اے اغر
ہمکو حیرانی ہے اسمین جسکو سنتی ہین او
ما سر شک گرم و آہ آتشین دیدیم و بس
حل نہین مجکو ملا یہ کوئی جبکا ہے سوال
خود بخود جاتا ہی کہتا ارزو بہی کیا او
یاد مین میرے ہوا ہو کچہ سبب تو ہی بجا

کوئی دم وقفہ کرے یا دیر ہووے تجہکو یان
در قفا ماند ست مشت خاک یا تہا یا نیست
پیر یہ تہا دل مین کہ شاید دیکہے تو داد وفا
آگ لگو لگے ہی تہی جب تلک تہا یہ جدا
دیکہہ مجہہ ناکام کو یکدم کرے ترک وفا
کرکے غمخواری کہے ہے یہ تیری تئین کیا ہو گیا
اتنے آجانی کا تیری کون یان مشتاق تہا
حسرت بود از وصال آنہم بمن بگذاشتی
مت بنائی خانہ مین منعم رہا کر اسقدر
اب کہین آس طاق کا کسرے کی پیدا ہی نشان
اینٹ مارا اینٹ سے کچہ ہوا اوس گہر او سے
کیون دماغ اتنا جلاتا ہی ہے اپنا تو کہہ
جا عبرت ہی یہ معمورہ جہان کا بیخبر
ہست فرد دفتر احوال صاحب خانہ
یا کسی مجروح کا زخم جگر ناسور ہے
قوت دلکا جسے ہر دیکہو تدبیر مذکور ہے
ایسی ہم ایذا جو کہینچے ہی کسی مقدور ہے
ایک نے ایسا جلایا اب تلک مشہور ہے
ان ہی دونوں آفتونکی پرورش منظور ہے
بہرہ کز چشم و دل دیدیم این دیدیم و بس
گفتنی ہو تو کہون اے میر مین کچہ اسکا حال
جانتا ہی ہیم و زر یا کوئی دلبر خوشجمال
عشقباز مفلسی آزردگی رنج و ملال

[illegible]
تمت مثنوی [illegible]
[illegible]

وہ سر بسر ہین گل اندام اور مہ جبین
پریان جنکو دیکہہ کے اپنے ہین پہ جبین
ہین اونمین سے لکہتا ہون حال ایک کا
قیاس اوسپہ کریکو اوراق [illegible]
وہ اسکا تبسم وہ اوس لب کی ادا
وہ اوسکا تکلم وہ انداز بار یا
وہ غمزہ و عشوہ و ناز و غرور
وہ آن و کرشمہ وہ حسن اور نور

وہ چھپ وہ اکڑ وہ چلن اور وہ سج
ہر اک بات مین جان لینی کے ڈھج

وہ ماتھی کا خط تہا کہ تہی داغ ماہ
وہ تہی مانگ یا کہکشان کی تہی راہ

غضب اوسمین موتی پروئی ہوئے
ستارے تہے نوران سے کہوئی ہوئے

وہ چوٹی چھٹی تا کمر یک بلا
نہ لینے کو جان تہے مگر یک بلا

پڑا اوسمین موباف زرین تہا یون
ستارہ ہو دنبالہ دار ایک جون

نہ چوٹی تہی بل ایک کوڑا تہا وہ
کہ چمکائی تہا حسن کے رخش کو

وہ زلفین جو بالائی رخسار تہین
وہ کافر بلائین نمودار تہین

جو جاتے بکہر رخ پہ بال اوسکے آہ
تو تہا زیر ابر اک درخشندہ ماہ

وہ عالم کسیکو جو پڑتا نظر
تو سو غم سے جی اوسکا جاتا بکہر

وہ بالون مین سر کے پروئی گہر
ستارے نمودار جون چرخ پر

وہ آنکھین کہ آہو پہ جادو چلائین
نہ آہو پہ جادو پہ جادو چلائین

وہ نرگس کے گل تہی بگلزار حسن
زبس جلوہ گر جیسے انوار حسن

وہ چشمک اشارے حیا ونکی سات
نگاہون مین دل چاہتا جنکے بات

وہ آنکھین جو ظاہر دو بادام تہین
وہ باطن مین الفت کی دو جام تہین

خماری وہ انکہونکا عالم عجب
نگاہین وہ کیفی غضب پر غضب

وہ ابرو کمان اور مژہ تیرہ دار
کری مرغ جانکو نہ کیونکر شکار

وہ عارض کہ جو مطلع حسن تہی
اون آنکھون نے دو صاد انپر کیے

وہ بینی کہ آوے نہ ادراک مین
دم اک خلق کا جس سے ہو ناک مین

دہن ذرہ اور اوسمین دندان گہر
ہو ششدر جہان عقل اہل ہنر

وہ دانتون مین مسی کے کافر دہڑے
اودا ہٹ کہ ہر پر طلسم پری

ولہ

خطون نکا عجب عالم اک آہ تہا
لب لعل وہ رشک یاقوت تہی

نمودار اللہ اللہ تہا
پے جان عشاق یاقوت تہی

وہ پانو نکالا کیا وہ رنگ مسی
شفق تہا نمودار سیم رات تہی
وہ لب شیرین ہاتی جنکی آگے نبات
خجل اسقدر ہو کہ آوے نہ بات
تکلم غضب اور تبسم بلا
وہ باتین تقسم مین پیراہن کیا
وہ چاہ زنخدان کہ ہو سکو چاہ
وہ غبغب درخشان کہ جون مہر و ماہ

[illegible]

وہ گردن کا موتی صراحی کی شکل
[illegible]
[illegible]
[illegible]
وہ بازو وہ [illegible]
وہ ہاتہون کا عالم [illegible]
[illegible]
[illegible]

وہ ہاتھ ایسی پیاری کہ جوائین ہاتھ
تو کیا چومتے بس محبت کے ساتھ

کف پا وہ گلبرگ سے نرم تر
نزاکت سے عالم ہر انگشت پر

وہ قامت قیامت وہ گفتار قہر
وہ چھب یک بلا اور وہ رفتار قہر

وہ رفتار ہو کبک جس سے خجل
وہ گفتار جو پا نہین طوطی دل

بدن ایسا نازک کہ ہو لال لال
اگر مس کا ہو اوسکے دلین خیال

سراپا کا عالم کہون اوسکے کیا
سراپا تہا نقشہ وہ تصویر کا

ہو حیرت زدہ بلکہ تصویر تہی
ہو بی معنے مانی کی تحریر تہی

مثنوی خاتمہ از نتائج افکار مولانا رؤف احمد صاحب قدس سرہ المتخلص برافت

الٰہی بحق رسول انام
محمد علیہ الصلواۃ والسلام

بآل و باسحاب ختم رسل
مجھے دی مرادین مرے جزو کل

دعا میری کر میرے مولی قبول
بفضل رسول اور طفیل بتول

بصدق ابوبکر شاہ ورا
کہ بعد از نبی سبکے ہین پیشوا

بعدل عمر رض جو ہین کرار جنگ
ہوا شرع کا اونسے ظاہر ہے رنگ

بحلم غنی یعنے عثمان رض امام
کہ کان حیا تہے سراپا تمام

بعلم علی ولی شاہ دین
امام جہان وارث مرسلین

بجود حسن اور بکرم حسین
مجھے دو جہانین رہے امن اور چین

مجھے دین دنیا مین عزت سی کہہ
یہان اور وہان عیش و عشرت سے کہہ

شراب محبت پلادے مجھے
تو مستانہ اپنا بنادے مجھے

الٰہی مین تیرا گنہگار ہون
بہت تجہسے شرمندہ ہون کیا کہون

کوئی دم کوئی پل کوئی لمحہ آہ
نہین میرا کٹتا بغیر از گناہ

جو اقسام ہین جرم و عصیان کے
وہ سب درمیان ہین مرے جان کے

کبیرون صغیرون مین ہون مین پھنسا
چھپے اور ظاہر گنہ مین بھرا

خطا وعدہ مین گرفتار ہون
غرض ہر طرح سے گنہگار ہون

گنہ مختصر سب میرے اے کریم
کبیری صغیری جدید اور قدیم

گنہ باطنی میرے اور جو عیان
خطا اور جو ہو عفو مولا مرے

وہ سرکشی مین جو ہوے اولام

تو مالک ہے میرا تو رب ہے مرا
تو غفار ہے اور رحیم
تو کریم اور ابو الرحیم

گناہون پہ میرے نہ فرما نظر
تفضل سے اپنے تو سب محو کر

پلا دے مجھے عشق کا ایک جام
بحق محمد علیہ السلام

پیون اور مرون اور اوٹھون عشق مین
ہر اک حال مین ترک ہون عشق مین

جہانمین ہے جبتک مری زندگی | رہون تیرا پہر تادم بندگی
کردن اور سفر جب مین یانسے تو پہر | شہود تجلی حق روح کو
تری جلویکو دیکہکر جان دون | مرون تو تیری فضل سے یون مرون
رہون گور مین بہی دیوانا تیرا | نہ موقوف ہو منہ دکہانا تیرا
اوٹہون تو تیری ہیا مین پہر اٹہون | غرض عشق ہی مین جیون اور مرون
مین رافت ہون بندہ ترا اے خدا | مرا اور سب اہل اسلام کا
کر ایمان و اسلام پر خاتمہ | طفیل نبی و نبی فاطمہ
الٰہی ہزارون درود و سلام | پیمبر پہ نازل تو فرما مدام
پہر آل اور اصحاب پر آپکی | پہر ازواج و احباب پر آپکے

رباعیات نعتیہ

الحمد لله الذی بلغ العلی بکماله | حکام فضل ایزدی کشف الدجی بجماله
ای تارک نعل بدہے حسنت جمیع خصاله | انعام فیض احمدی صلو علیہ و آلہ

حضرت چلی معراجکو بلغ العلی بکماله | سب جگمین اوجیالا ہوا کشف الدجی بجماله
انکی خصایل نیک تہی حسنت جمیع خصاله | حور و ملک سب یون کہین صلو علیہ و آلہ

معراجکی شب عرش پہ کیا دہوم مچی تہی | حضرت پہ خدائی تو سبہی جہوم رہی تہی
لولاک لما خلق کہا شان مین جنکے | تقدیر بہی ہاتہ اپنی کی تئین چوم رہی تہی

الله کیا جگر تہا دغا مین حسین کا | جی ہی گیا ندان رضا مین حسین کا
اس تشنہ لب کا عرش سے برتر ہے مرتبہ | خون تہا سبیل راہ خدا مین حسین کا

لبونپر جان عیسیٰ ہی منتظر دہ شوخ کب آیا | اگر چہلم کو بہی آیا تو ہم جانینگے اب آیا
تامل کیجیو ذوق طبیدن دیکہی کیا ہو | کر اتبک ذبح کرنیکا نہین قاتل کو ڈہب آیا

جستجو مین دلکی بہلانیکے جی کہونا پڑا | وہ ہنسی کی بات تہی سو اسکا اب رونا پڑا
نقد دل اپنا لگا یون جرات اسکی مفت ہاتہ | راہ چلتے جسطرح یاد کوئی سونا پڑا
امتحان کرتا ہاں گل مجہبہ دہ ملوا کے ہاتہ | آہ ناپکڑی کسی نے مرے نوبنحواہ کی ہاتہ

لوگ مانع ہوئی تو کہنے لگا کون ہو تم
شوق کب الدہ پہنچا ہم ایسے گنہگار کے ہاتہ
گرچہ ہزار ہی ہی پیراوے کچہ پیار رہی
ساتہ انکار رہے پردے مین کچہ اقرار بہی ہے
دل بہلا لیے کوئی درد مبر کجیے کیونکر
ایک تو یار بہی ہے تس پہ طرحدار بہی ہے
چمن کے تخت پر جسدن شہ گل کا تجمل تہا
ہزارون بلبلونکی فوج تہی اور شور تہا غل تہا

مخمس جعفر

[illegible]

اس کم نگہی سے کب تجہی ہے خاطر دلکی
جانکو زلف دوتا مانگے ہے۔

اوسکے پنجے سے ملا کر پنجہ
جا اوٹہا دی مرے مدفن پہ جو بکہیرے ہاتہ

کہیچکر نقشے مین مانی ہے بی پر سکا ہاتہ
صنم کے ہاتہ کے پہونچے

جو پہونچے ہو تو لکہیو پہونچ
عبث مین صبح تلک اسکا انتظار کیا

کہان ہے رے تری غیرت بہلا بتا تو سہے
تہا عین نماز مین کہ ساقی آیا

مین اوسکو اشارے سی کہا تاب نہین
برسا تکی جہڑ ہو سبزہ ہو اور جو ہو

یک گوشہ عافیت ہو اور دست در گلو ہو
آہ رے آہ کیا کیا ہمنے

پہنس گئے دام مین تیرے آکر
اے درد بہت کیا پر کیا ہمنے

جب چشم نہی تو دیکہتے تہی سب کچہ
آج گلشن مین کیا مزا ہو گا

باغ مین بو کباب آتی ہے
اے ستمگر زبردستو نہ ستمگاری نکر

توڑ مسجد پہاڑ مصحف کر زنا ہو رہے خمر آب
لعنت جو کوئی زن کا سخن گوش کرے

صد سالکی الفت کو وہ یکساعت مین

ساقی مجہے اتنی ہے می پینے سی کیا ہوگا
مانگ کیا جانے کیا مانگے ہے

خون بہا اپنا حنا مانگے ہے
جہوم لون اس بت رعنا کی کفن جو مرے ہاتہ

چومتا تہا کبہی اپنے کبہی تصویر کے ہاتہ
اگر پہونچے کہ نہ پہونچے

مرے پہونچے مین ہے پہونچے
قرار کر کے مجہے اوسنے بیقرار کیا

تری شکار کو جب اور نے شکار کیا
وہ ساغر می میرے مقابل لایا

بولا کہ شتاب ہے پیا سو پایا
مطرب ہوا اور می ہو ساقی ہو اور تو ہو

کافر پہ پہر کسیکو جو غیر آرزو ہو
ایسی نادان کو دل دیا ہمنے

ہو خوشی خون دل پیا ہمنے
دیکہا تو عجب طرح کا دیکہا ہمنے

جب چشم کہلی تو کچہ نہ دیکہا ہمنے
مینہہ برستا ہے گل کہلا ہوگا

کسی بلبل کا دل جلا ہوگا
ظلم کی اتعلیم کی ہرچند سرزا نکر

جو تو کرتا ہے سو کر پر مردم آزار نکر
ہمدم ہووے ساتہ نمک نوش کرے

دیگر کے تلے پڑکے فراموش کرے

کسیکو فنا و ہوس کسیکو [illegible]
[illegible]

نظم تمام

پہترے نکلنے سے صدا بسم اللہ
موت ہی سے گر علاج درد فرقت ہو تو ہو
غسل میت ہی ہمارا غسل صحت ہو تو ہو
کہتے ہین شور قیامت جسکو وہ ہے چشم یار
تیرے مستونکی نظر خواب غفلت ہو تو ہو
مومن نہین زنار سے میرے ۲ گناہ
اس اشنا کو ہے بچہ اسلام مین راہ
اس بت کا ہمن ہو نہین صوفی اور شیخ
کہتے ہین جسی دیکہکے اللہ

جو اپنا قاصد پوچھے پھر بھی ادہر کو چلتا تہا
تو کبھو جب چلنا ہو نہین تب اوسکا جی نکلتا ہے

کمال افسوس ہے بیتابی ستی تہا گل قتل مین تیرے
تڑپتا تہا ادہر مین یار اودہر کو ہاتہ ملتا تہا

چھوڑ کر چوری مری لگ جاؤ گلی کی کہین
ورنہ دل سینے سے باہر نکل جائیگا گھبرا کے کہین

ضبط وحشت ہی تجہے اے دل دیوانہ ضرور
اتنا آنا بہی وہ چھوڑ دی جھنجہلا کے کہین

ماہ رو چہرے پہ ترے جب سے خط آنے لگا
تب سے قاصد کو مری باتون سے بہلانے لگا

جبتلک تہا صاف قاصد کو جواب صاف تہا
اب تو خط آنے نہ دیگا شاید کہ خط آنے لگا

ہے کون جسنے عہد کو اپنے وفا کیا
کہیے جو اوسنے حمد کو اوسکے ادا کیا

فیاض کچھ زبان جو ہوئی شمع کی نمود
گلگیر نے دہن کو دہن اپنی وا کیا

کہانے ہی لیے جسنے رگ جان کو چیرا
لاکہون دل مجنون نے گریبان کو چیرا

غم تو دنیا مین سبھی مین عشق کا غم اور ہے
ہے اوسی عالم مین لیکن اوسکا عالم اور ہے

یہ نہ چہپا ہوگا جراحون سے بہی زخم جگر
اوسکا ٹانکا اوسکا پہاہا اوسکا مرہم اور ہے

کبھو کبھو جو کرم کی نگاہ کرتے ہو
غرضکہ دلمین مرے جان راہ کرتی ہو

ادہر تو عاشق بسمل تمہارے تڑپے ہین
اودہر کھڑے ہوے تم واہ واہ کرتی ہو

اگر چہ پہر یہ تخم الفت کا ہے ستمگر ہم نے بویا تو
تو تہا یقینا کہ اوسکے سایہ نیچے اکدم کبہی تو سوتے

جو تیرے خاطر گلی گلی ہم کرین تماشے پہرتے اور روتے
خراب خستہ ذلیل رسوا نہ تمسے ملتی نہ ایسے ہوتے

ہاتہ اوسکے تو کٹ جاوین کہین سے اگو ہر نایاب
موتی کے لیے جسنے تری کان کو چیرا

مقطعات

گل پاؤن لے ایک کاسہ سر پر جو آگیا
کہنے لگا کہ دیکھہ کے چل راہ بیخبر
تہا وہ تو رشک حور بہشتی یہ ہم ہی مگر
جب طیش کو نہ ملی کو سے تجہہ لب کی خبر
بہتیوا ہم ہین نہین زور کسی پر پیارے
بلبلین پالی ہین کہتی تہین کہ تو وہ سکے

اک سردہ استخوان شکستہ سی چور تہا
مین بہی کبہو کسو کا سر پر غرور تہا
سمجہے نہ ہم تو فہم کا اپنے قصور تہا
تب فقیر ونکی طرح شعر یہ پڑہتا وہ چلا
دیکہے اسکا ہی بہلا اور نہ دے اسکا بہی بہلا
اک مزہ رنگ فراق اس چمن کا آشنا

مخمس

گل و لالہ کہان بسمل چمن ہم نسرین
خاک سی یکسان ہوئے مین ہمکو گیا ایسا شفا
اشک تر قطرہ خون لخت جگر پارہ دل
ایک سی ایک عدو آنکہہ سے باہر نکلا
کنج کاوی جو کی سینے کی غم ہجران نے
اس دفینے مین ق ام جواہر نکلا
پہنچ جاناتہا لکہے گا تو کوئی حرف سے پہر
پہر ترا نامہ تو ایک شوق کا دفتر نکلا

شورش عشق منو الون کا التباہے ہے پیدل
قصت اک نالہ الصبا دعا تی ہے بہار
اب خدا حافظ ہے سودا کا یہی آتا ہے نظر
ایک تو تہا ہی دیوانہ سر پر آتی ہے بہار
مین بہی چہیچہے دن جوانی تا تو بیزار نہین
ہے برنا ہے اگر منظور اپنا ہم سر ہیچ
جانے نظارہ بہی ہے گو نسیم ہے پروہ بہی
اسے ابر آلود ہین ساہ پہ چمن ہے اہراتی

جب سے سرکار عشق میں عارف
ہم ملازم ہوئے یہ بندی ہے

کہ خوشے کا نہ لیجیو نام کبہو
غم سے ہے تجہکو بہرہ مندی ہے

کیونکہ شادی کو پہر پہٹکنے دون
نوکری ہے کہ بہائی بندی ہے

غیروں سے خوش رہے ہر تو رہو وہ سیم تن
عارف جری ہی آہ دل بیقرار کی

آہن دلی کا اوسکے دکہا دیوینگے مزا
سو دن سنار کی ہے تو اکدن لہار کی

سب سے بیغرض رہو تم عارف
گو کہ دم دوستی کا بہرتے ہین

یہ وہ ہین لوگ کہاتے ہین جسمین
اوسی ہانڈی مین چہید کرتے ہین

مشکل ہے عمر کاٹنے تلوار کے تلے
سر مین خیال گو کہ رکہین یار عشق کا

ان رستمونکی دعویکو دیکہا ہے ہو گئے قطع
پورا جہان لگا ہے کوئی وار عشق کا

کہکشان مانگ ہے ہلال بہوین
مہر طلعت ہے ماہ سیما ہے

لب مسیحا ہے لب پہ رنگ مسی
سایہ قامت مسیحا ہے

اس مہمان سرا مین عارف قیام کب تک
غفلت پہ آپ نے ہم دنگ رہگئی ہین

پتہر وزن ہے اپنا میزان زندگی مین
دو ٹہریان تو تل گئی ہین پاسنگ رہگئی ہین

واسوخت خواجہ حیدر علی آتش المتخلص بہ آتش

اگی اک یار تہا یار تیری یار تہی ہم
ہمدم و ہمسخن و مونس و غمخوار تہی ہم

لطف و اشفاق و عنایت کی سزاوار تہی ہم
مدعی اب جو ہین مجبور تہی مختار تہی ہم

چین جبین پر نہتی نخوت کی نکچہ باتین تہین
مہربانی تہی شب و روز ملاقاتین تہین

انس تہا ہمسے تمہین ہم تہی تمہارے مائل
عشق تہا حسن خداداد سی ہمکو کامل

غم و اندوہ جدائی سے نہ واقف تہا دل
باغ عالم مین مزا دین ہمین تہی حاصل

سرو قد قمری بے صبر و تحمل ہم تہی
گل تمہارا رخ گلرنگ تہا بلبل ہم تہی

گوش ردیار تیرے نام نہتا غیر ونکا
لانے پاتا کوئی پیغام نہتا غیر ونکا

گرد حلقہ سحر و شام نہتا غیر ونکا
خلوت و بزم مین کچہ کام نہتا غیر ونکا

دامن پاک سے گرد نجس آگاہ نہتی
کوچہ گرد ونکی طبیعت مین ترے راہ نہتی

[illegible]

پہرے دن سرکو [illegible]
گفتگو [illegible]
بیٹھے وہ ہین برابر [illegible]
بس [illegible] ہین وہ جو [illegible]
جو فیصلہ [illegible] بندہ ہی مجبور [illegible]
دشمن [illegible]
ایک دم [illegible]

حال دل کا ہے عیان تصویر انداز [illegible]
صحبت اب ان ہی کی غلط انداز سے
فرق آیا حرکاتون مین خدا خیر کرے
نہ نکلنے لگی باتون مین خدا خیر کرے
جو ادا کی [illegible]
سخت [illegible]
رونے لگتے ہین [illegible]
اس وقت پہ تمہاری [illegible]

اسپہ قربان رہینگی اسے چاہینگی ہم — منہ سے نکلا ہے جو کچہ اوسکو نباہینگی ہم

کوئی آ سکتا نہتا اپنی کبہی صحبت مین — دوسرے کو نہ رسائی تہی تیری خدمت مین

مختصر قصہ یہین ہم تہی ہر اک حالت مین — انجمن مین ہین ہمین تو تہی ہمین خلوت مین

مصحف رخ کو سمجہتا نہتا ایمان کوئی — حال ہند کا نہ عاشق تہا مسلمان کوئی

کیسی تدبیر تمہارے ہے یہ کیسی تجویز — نہ رہے آپکو ہرگز کسو ناکس کے تمیز

چیز اب اوسکو سمجہنے لگی جو تہی ناچیز — ہمسے دیکہا نہین جاتا ہی ذلیلونکو عزیز

انسے نیکی کرو ممنون بد افعال نہون — لوٹین وہ دولت دیدار جو کچہ مال نہون

عیش باغ آپ کبہی سیر کو جو جاتے تہے — خار ہوتا تہا جو بندیکو نہ وان پاتی تہے

غنچہ سان ہمیر جدائی سے جو تنگ آئی تہی — بہیجکر یہ صبا ڈہونڈہکی بلواتی تہے

ہر روش پر تجہے ہم ساتہہ لئے پہرتے تہے — ہاتہہ مین ہاتہہ نہ ہماراتہہ دئی پہرتے تہے

شاد تہا رنج مریجان کدورت نادر — حال پر آپنے توجہ تہی تمہارے ظاہر

کبہی خدمتمین جو ہوتی تہی چند حاضر — نمتین مانتی پہرتے تہے ہمارے خاطر

روشنی مسجد و نمین جا کی کیا کرتی تہی — چلے درگاہونمین جو نسرات بندہا کرتی تہے

روز و شب جو رہا کرتی تہی صحبت میری — ہمنشینی کی جو خدمت تہی وہ خدمت تیری

قصہ کوتاہ جو رہ مہر و محبت نہ رہے — منہ دکہانیکو ہمارے کوئی صحبت نہ رہے

التماس ایک تو رکہتی تہی تیرے ذات سے ہم — پہر گیا تو مگر اپنے نہ پہری باتسے ہم

وہ تہہ گیا مہر و محبت کا زمانے سے علاج — ہٹیے بیٹہے اس اوچہے پڑنیکا کیا کیجی علاج

یون تو معشوقونکا ہوتا ہی تلونکا مزاج — پر نہ اتنا بہی کہ کل تہی تو طبیعت نہین آج

یا ہمین ساتہہ رہا کرتے تہے اندر باہر — یا ہمین ہین کہ ہمین حکم ہے باہر باہر

یہی طرزین ہین جو صاحب کی یہی ہین انداز — ہمنے یہی عہد کیا دلسے کہ اے بندہ نواز

تکرین گہر کیطرف تیرے کبہی رو نیاز — اوسطرف کعبہ بہی ہووے تو کرون ترک نماز

وان نکلجا دین جہان لگانہ پتا ملتا ہو — نہ ملین ملنے سے تیرے جو خدا ملتا ہو

جانجان دلکا جلانا نہ تمہین آتا تہا — بگڑی صورتکا بنانا نہ تمہین آتا تہا

خندہ زن ہو کے رولانا تمہین آتا تہا
منہ کو دکہلا کے چہپانا تمہین آتا تہا
گرد ابرو مین تہی کاجل بیجان کیطرح
زلف و نکا رخ زیبا پہ ... تہا مژگان کیطرح
خود فروشی کے مقید تہی نہ خود کامی کے
پختہ کامی کے چلن چلتے تہے نہ خامی کے
ہم نشہ سلوانی کے وہ بازو نکیہ بخامی کے
نہ ... آتا تہا تمہین نام سے بدنامی کے

تضمین جان

[illegible]

جو خوشی خاطر نازک کی نہیں اوسکا غم
رہ نہیں سکتے کبھی شغل ہی کہتے ہیں ہم
عشق باز لیکا نہ بہولینگے مزا یاد رہے
یہ غلط فہمی ہے سمجھا کوئی محبوب نہیں
راست بازو سے یہ ابرو کی بھی خوبی نہیں
تمکو غیروں کی ملاقات مبارک ہووے
ایسا شاہد ہے اب اللہ سے ہمکو مقصود
سامنے اپنی تجہے کچھ نہ وہ سمجہے موجود
نرگس چشم کا حیرت سے تماشائی ہو
خون کرے دلکو تمہارے رگ جان سے وہ کمر
ہاتھ ملتی پہرو پڑجاے جو پاونپہ نظر
لعل لب دیکہ کے سر پیٹی بہت سنگ سے تو
خوبی گوش کری اپنا تمہیں حلقہ بگوش
دیکہکر آئینہ سان سینہ ہو حیرت سے خموش
نقش دلبر تر نقشہ دردندان سے ہے
مقر اسکا وہ ہو الزام تجہے دیدیوے
خندہ زن ہو حقیقت کو تیر کہو دیوے
طعن و تشنیع بہی وہ مہر لقا تجہکو کرے
طنز آمیز کلامات سے میں آہ کرون
اوسکے زلفونکی طرح کان تک اوسکی پہونچے
دل جلاؤ وہ تیرا تجہسے جگر جل نہ سکے
راہ پہ لاؤن اوسی راہ بتاون تجہکو
سنگ آغوش میں یوں درد کہاون تجہکو

کہاں ترک محبت کی جو کہاتی ہو قسم
ڈہونڈ لینگے کوئی زیبا صنم عیسی دم
دل لگا لینگے فرنگی محل آباد رہے
کیا کوئی اور زمانہ میں خوش اسلوب نہیں
نہ سہی دوستی صاحب کو جو مطلوب نہیں
ہمکو جس سے ہے ملاقات مبارک ہووے
آشنائی جسے مقبول ہو رخ بر مردود
رخ گلرنگ سے دکھلاؤ جو تو ہیچ درود
سنبلین زلف کی بو سونگ تماشائی ہو
حلقہ ناف کی تنگی سے رہو تنگ اکثر
چہلے ہاتھہ آئین تو گل کہایا کرو چہاتی پر
ہو نہ ٹہہ جاتا گری نام دہن تنگ سے تو
پہر دن ہی رکہیو وہ گردنکی صراحی ہوش
حسن میں اوسکے غرض ہونسکی دوش بدوش
خار خار آنکہہ پر کاوش مژگان سے ہے
عرق شرم سے رخسار جبین ہو دیوے
اگا اوس گل کے تو شبنم کیطرح رو دیوے
صورت ماہ تو انگشت نما تجہکو کرے
چہیڑ کر باتین بنا دون اوسی تجہسے سمجہون
جو فرشتے نے نہ ہونگی ہو وہ اوسکو پہر کون
تجہسے جا نکلی وہ تو اوس سے نکل ہی نہ سکے
لب سے لب اوس سے رہون منہ نہ لگاؤں تجہکو
جسطرح تو نے جلایا ہے جلاؤں تجہکو

شادمان خاطر نازک ہو جیسے غم ہووے
بہر کے اگر عید تری اگر مین محرم ہووے
گفتگو سچ نے کی تہی یہ شکایت رنگین
ہاری غیر سے حالت بہی اگر وہ ظالم بیدین
لفظ بجا کے لئے میرے لکہو دست آویز
متوجہ ہو او دیر کو نگہ لطف آمیز
پہر بہی ہو وہی تم اور وہی دیوانی ہم

چمن بے نظیر

پہر وہی شمع ہو تم اور وہی پروانہ ہم
غیر معشوق کا نکلا ہے زبان سے جو نام
جیسے نثر کے لئے صاحب کے فقط تہا یہ کلام
حرف حق کہیکہ پیر سوخت کو کرتا ہے تمام
مت برا مانیو اس نکتہ کا نہ کرنا رنج غلام
دوستی غیر سے والسلام جو منظور ہی ہے
ایکبار اوسکا نہ کبھی یکہون اگر جو کی ہے
تمام شد دیوان سوختہ آتش

رباعیات عیدین

عید حب یا دمیمون و خجستہ ترا
آمد اندر بطن مادر مظہر نور خدا
از نباے مولدش صد معجزہ بشگفتہ او
گشت گلشن گلخن و پر نور شد ہر دو سرا

عید حب مین سرور کونین
صلب سے آگئے بشکم مین چین
ہے حدیث نبی عرب بے عین
ہے نیہ مولود سید الثقلین

لیلۃ القدر نے کیا ہے ظہور
ہے برستا سبھو نپہ حق کا نور
بطفیل رسول اکرام کے
ای خدا دی سبھو نکو جنت و حور

لیلۃ القدر کے ہی یارو جہانین دیکھو
آسمانو نسے زمین پر ہے فرشتو نکا ہجوم
سورۃ القدر سے ہی شانین جسکے قوم
جسکے ہر حرف کی آیت ہی یہ لازم ملزوم

دن عید ہے اور رات ہی شب برات
نیکیون مین گذارو تم اوقات
صوم وصلواۃ اور نوافل مین
رہو مشغول تاکہ ہووے نجات

شب برات آئی ہے مسلمانو
بدعتون سے بچو مری مانو
نیکیون مین رہو سدا شامل
اور نہین تو تمہاری تم جانو

ای ہے شب برات جہانپر بہار ہے
بازار اور کوچہ گویا گلعذار ہے
چھٹنے لگی انار و مہتاب و پھلجھڑے
دیکھون مین ہر طرف تو پٹاخو نکی مار ہے

عید رمضان آمدہ بشری لکم یا مومنین
گفت در جنات رضوان فادخلوہا خالدین
مائدہ صوم وصلوۃ آمد بصایم از کرم
افطر دایا صائمین واللہ خیر الرازقین

عید رمضان رسید خرم و شاد
ہر ہمہ مومنان مبارک باد
اے پدر مہربان بدہ عیدے
تا بیابم ز علم گنج مراد

جلوہ فرماون ہلال عید ہے اب ہو
عشوہ ابرو دکھاے جون کوئی خورشید رو
اف ری ماہ لو تری شوخی کہ بام چرخ ہے
خاک سے تو ساتھ اشارے کرے ہے گفتگو

عید قربان آمدہ قربان کنم
جان فداے حضرت رحمان کنم
حاجیان اندر طواف کعبہ اند
ما باستادان خود احسان کنم

عید قربان در رسید اندر جہان با عز و شان
جان و دل قربان کنید اندر رہ حق دوستان
خوش خمار اند عاشقان از شراب شوق شیخ
ذبح نفس امارہ کردہ شوق مرہ عارفان

رباعیات دعوت محفل مجانہ و دوستانہ

محفل ختنہ

محفل ختنہ شاہ کی ہے سعادت و حصول
جس مین برپا ہر گھر مین جنت حق ہو کے نزول
بعد از عنایت سے لائے تشریف دوستو
لطف و کرم سے کیجئے دعوت مری قبول

دوستو از راہ شفقت
محبو دوستو قبول ہو ولے اس مخلص کی دعوت
منزل فقیر و بندہ کے مکان پر
جمعہ کی شب ہے بعد از نماز عشا

دوستونکی انجمن کے نونہال ۔ گلبن اخلاص کے ثمر کمال

لطف سی محفل منور کیجیے ۔ مخلصونکو اپنا دکہلا کر جمال

گلستان خوبی کے ثمر ور دان ۔ نہال چمن دوستی کی نشان

شب جمعہ کی ہشت ساعت کو یار ۔ رہو شامل عیش و بزم جوان

محبت چا چمن چے نخل پر بار ۔ سخن چا شاخ چے بلبل گہر بار

شب آدینہ چا آتے جی صاحب ۔ قدم رنجہ کرا اے رشک گلزار

رفیقان دی کردن شفقت در آیا ۔ عبث بیٹہون نکو اپنا گہر بار

جمعہ راتی چے تک تکلیف کہون ۔ منور فردوے چے مجلس کر آیا

ابیات مفردات

حمد ہے اوسکو جسنے کہا لمعا اپنی قدرتکا ۔ عرش پہ لا چمکایا قدم محمد مین ہماری حضرتکا

حوصلہ اسکی تحلے مین کسی تقریر کا ۔ جو زبان شمع نکلے کہلا گلگیر کا

چمن مین کچ نسا وہ نوق گلزار آیا ہے ۔ کہ پابوسی کو ہر اک شاخ گل نے سر جہکایا ہے

ماتہے پہ قشقہ قشقہ پہ ٹیکا ٹیکے پہ موتی ہے جڑکا ۔ نخل ہے شاخ اور شاخ پہ گل ہے گل پر قطرہ شبنم کا

جو ٹیکا صندل لگا جبین تو پایان لکے دخان کو ۔ سپہر کے جو یہ بدر ہے سہیل بہی ہے ہلال کے

لام نستعلیق کا ہی اوس بت خوشخطی کی زلف ۔ ہمتو کافر ہوں اگر تابع نہوں اس لام کے

لگا ہے تیر دلبر آہ کس کافر کی مژگان کا ۔ نشان سوفار کا معلوم ہوتا ہے نہ پیکانکا

عنایت سبز رنگ اس اپنی کشتی بنور اگینا ۔ کہ بعد از دفن ہم فن پہ کوئی پتی ہر رنگ کے

سرو نے دعوے تیری قدسی کیا کیا پہل بلا ۔ گلشن ہستی میں آخر بی ثمر پیدا ہوا

اللہ رے شوخ اپنی جبین کو خبر نہین ۔ اوس بت کی پیشانی کا پتہر رگڑ گیا

مین کس کس شعلہ رو کو سینہ چلا دے کہلا دن ۔ رکہا تہا اکدن سو جلگیا کیا خاک دکہلاون

غفلت مین غرق تہے تجہہ بن کبہو آیا ۔ ہم آپ مین نہ آئی جب تک کہ تو نہ آیا

ہم کوئی مغان مین تہی ماہ رمضان آیا ۔ صد شکر کہ مستی مین جانا نہ کہان آیا

ایسا بلند آہ کا اپنی دہوان ہوا ۔ چرخ کہن کے نیچے نیا آسمان ہوا

چرخ سے کہدو کہ کشتی تہم سکے تو تہام لے
آج ہے طوفان سرشک چشم دریا بار کا
بیخ کیونکر کہے سب کار اولٹا
ہم اولٹے بات اولٹی یار اولٹا
چشم بد دور شیخ تری مذہب میں کیا عین صواب
ہم سے یون پرہیز تجہکو اور ہم بیمار ہین
پہلا سے کیا کوئی مر کے پروردگار ہاتہ
بندہ کا ایک ہاتہ ہے تیرے ہزار ہاتہ

متفرق

[illegible]

شرک کرائے رقیب فرعونی
وی سے جگ مین ہگئی رسوائی
وہ منہ زلفونسے دہانپے پر تو ہم سمجہی ہو
مصحف رخ سے جو وہ زلف اوٹہا دیتا ہے
یہ کس شک مسیحا کا مکان ہے
جستجو کرنی ہر اک امر مین نادانی ہے
یہ دنیا شیشۂ ساعت کی ہے ریت
دریا ہنگ کی موج سی آیا چہا ہاٹ گیا
دیکہہ دریا کی طرف دلکو یہ لہراتی ہے
نہ تو دریا نہ سمندر نہ ترا باٹ گہو
صنم کیوا سطے بے آبرو ہو تو ہوے
ہے زلف حلقہ زن رخ دلبر کے آس پاس
خدا کیوا سطے اسکو نہ ٹوکو
شجر سوختہ شمع سے گر گل نکلے
عارض یار پہ کیا زلف دراز آئی ہے
اوسکی والان سے پیر پیچ وہ چہپے
چشم ہے قہر بلا زلف قیامت قامت
حیرت افزائی ہے یہ صورت مری کلی دو
ہر صبح وہ ڈہونڈہی ہے کوئی تازہ خریدار
دیکہون تو لی ہے جان ملک الموت کس طرح
جب تک مری بالین پہ وہ دلدار نہ آوے
ہے خراش ناخن غم مین کیا بالیدگی
مر کر بہی ہمارا دل بیتاب نہ ٹہرا

آہ میری عصائے موسی ہے
اگر خوب طلب ہے تو دیا کر
وہ ٹکورا کہتے ہین تو ہم تار دکہاتے ہین
کہول واللیل کو والشمس دکہادیتا ہے
زمین جسکی چہارم آسمان ہے
جو کہ پیشانی پہ لکہا ہی وہ پیش آتی ہے
کہے جاتی ہے ہردم چیت رہی جیت
موتی لگا تہا ہاتہ نصیبا اولٹ گیا
کشتی عمر کی افسوس بہے جاتی ہے
کشتی عمر کی اب دیکہئے کس گہاٹ لگے
طلا تو ہاتہ لگا زرد ہوی تو ہوے
یا اثردہا ہے فوج سکندر کی آس پاس
یہی اک شہر مین قاتل رہا ہے
کیا عجب بیضہ فانوس سے بلبل نکلے
شام ہان صبح کی پڑہنے کو نماز آئی ہے
میری آغوش مین چہپا تہا بہت دور چہپے
اسلئے لوگ تمہین آفت جان کہتے ہین
بزم مین تصویر گویا میری تہی اور مین نہ تہا
صورت مری ہر روز بدل جائے تو اچہا
تم وقت مرگ پاس سے اوٹہنا نہین ذرا
کہدو ملک الموت خبردار نہ آوے
جو ہلال غرہ تہا سو ماہ کامل ہو گیا
کشتہ بہی ہوا تو یہی سیماب نہ ٹہرا

مر گئے سو حق ہوئے اور جیتے ہیں حق کے کام
حق تعالیٰ آپ ہے حق ہوئے کا کیا ہی غم

ایسے جو ہمرے پڑی ہر اک ستارا جم گیا
کاسۂ چرخ برین سیارا کا سارا جم گیا

آبخوری قبر کی ناش کو بھیجے آپ نے
اسکا یہ مطلب ہے لو نقشہ تمہارا جم گیا

غزل علی

جب نور ربی عرش کے ایوان پہ چمکا
کرسی نے لیا چوم غبار اوسکے قدم کا

جب نام محمد کا لکھا عرش برین پر
پر نور ہوا تارک اقبال قلم کا

سایہ نہ تری جسم کا دیکھا ہی کسی نے
تا حشر مین ہو جائے پہ چہتر فرق امم کا

پر نور ہوئی ایسے عجب دیدۂ افلاک
کیا کحل جواہر ہے غبار اوسکے قدم کا

معمور ترے ذات سی ہے کشور ہستی
جاری ہے عجب فیض ترے خوان نعم کا

پائی ہے ترے ذات سی سب ہے نبی کرامت
کیا طور تجلی سے ترے نور کے چمکا

آدم پہ ترے جسنے رکھا فرق ارادت
ہو وے نہ طلبگار کبہو افسر جم کا

رکھا حق نے تری سر پہ عجب افسر لولاک
سالار کیا تجکو عرب اور عجم کا

یہ عرض علی کی ہے تری خاک قدم سے
محتاج نکر مجہکو کسی اور کے دم کا

غزل علمی

گرچہ ہے قند و شہد نبات و شکر لذیذ
ہر چند ہے حدیث پیمبر ہے پر لذیذ

وہ پیارے پیارے باتین خدا کو اودہر لذیذ
ارشاد ایک ایک جہانکو ادہر لذیذ

دلکو ہے ذکر نعت نبی سی من الحصول
جانکو ہے فکر مدحت خیر البشر لذیذ

احمد کہے سے ہوتا ہے شیرین دہان خلق
نام نبی ہے نام خدا کسقدر لذیذ

پیر ذائقہ ہی تینوں سے سارے جہانکے
شہر مدینہ کا ہے جو طرفہ ثمر لذیذ

عین مریض کو ہے شفا اس قدم کی خاک
ہو مردمان چشم کو کحل بصر لذیذ

ہر مجرم و اثیم کو بخشائینگے وہی
ہے گوش عاصیوں کو بہت یہ خبر لذیذ

شیرین ہے اسم حق نمکین نام مصطفے
یہ ایک پر لذیذ تو وہ ایک پر لذیذ

کوثر سے وہ پلائینگے امت کو آبرو
جنت کو نخل سے وہ کہلا دین ثمر لذیذ

صلوا علی النبی و علی آل نبی [illegible]
[illegible]

غزل [illegible]

غزل ترقی

دنیا کے جو مرے ہیں مر گئے وہ ہم نہ ہونگے
[illegible] افسوس ہم نہ ہونگے
آغاز عشق ہے [illegible]
[illegible]
جلد [illegible]
ستا ہون [illegible] ہم نہ ہونگے

احوال پر ہمارے رو وہ نہ مل کے باہم / اب کیا ملین ہم اور وہ یار و بہم نہ ہونگے
دشوار ہی پلک سے لگنا پلک عزیزو / لکھیے پہ میر جب تک اوسکے قدم نہ ہونگے
مضمون شوق اوسکا ہرگز نہ ختم ہوگا / دس ہیں نبد کاغذ جبتک رقم نہ ہونگے
دم دیکے تم تو سبکو محفل سے اوٹھ چلے ہو / گوئی دم کو عاشقونکی سینے مین دم نہ ہونگے
بلبل کے درد دلکا ممکن نہیں مداوا / گلچین کے ہاتھ دونون جب تک قلم نہ ہونگے
سنتے ہین بعد اپنے ہو دخل غیر کا بھی / تم سے علیحدہ ہم اب ایکدم نہ ہونگے
سنبل کو کچھ نہیں ہے زلفونسی اوسکی نسبت / جب چاہو دیکھ لو تم یہ پیچ و خم نہ ہونگے
یاران رفتگان پر کیا رو رہے ترقی / کیا ہم روانہ سوے ملک عدم نہ ہونگے

غزل احمد

نام خدا وہ شوخ ہی مانند حور کے / ٹپکے ہین اوسکے چہرے سے اب قطرہ نور کے
اللہ رے ناز کی وہ پری وش کو دیکھیے / آتی ہین شاہدان ادا دور دور کے
گر اک کلام وہ لب اعجاز سے کرے / دیکھو جلا وہ آن مین مردے قبور کے
گر لمحہ ایک اوس سے بغلگیر ہو کوئی / کھلجاوین اوسپہ باب ہی عیش و سرور کے
جرات ہی کسکی تا کرے اوس شوخ کا خیال / اوڑ جائین ہوش اوسکے ہی فخر و غرور کے
کیجے ہمارے حال پہ ٹک مہر کی نظر / واللہ دل سے عاشق ہین ہم حضور کے
احمد تو اوسکی عشق مین ہو محو سر بسر / تا تجھپہ کھل ہی جاوینگی عالم ظہور کے

غزل شیدا

دیکھ دل زلفونکو مت جا پیچ گردن پیچھے / چوٹی پیچھے ہی پڑی جیسے وہ ناگن پیچھے
یہ زلیخانی کیا عشق مین یوسف سے سلوک / بھیجا زندان اوسے پہلے کے دامن پیچھے
فرقت رشک چمن سے ہو مین مرجاؤن تو پھر / مجھکو دفنائیو دفنائیو گلشن پیچھے
فصل گل مین کہا صیاد نے در قید قفس / پھر نکالا تو نکالا مجھے بھاگن پیچھے
پہلے مجنونکا تھا عشق مین شیدا تو بھٹک / پھر ترا کوئی بتان ہوئیگا مسکن پیچھے

غزل دلکش

ضمیمہ

یار کے ہاتھ سے مت خاطر نے پایا برسون
طاقت و ہوش کو رخصت کا پتہ آیا برسون
دل سوختے رنگین گذرتی نہیں آج
کہ عوض بوسے کے انعام مین پایا برسون
زلف و رخسار تو ہین آفت جان پر مر کے
خونکا اس لب خندان نے اوٹھایا برسون
جان پیارا تکرین کیونکہ ابا سن و فرح ہم
بسکہ حیرانی سے کافر نے بنایا برسون

تضمین جان

خون بیدا بنا لیا مین نے [illegible]
[illegible] کی تیری کمی مین [illegible]
یا بندان سی [illegible] جو [illegible] نہین
سر [illegible] مجھکو دلایا [illegible]
[illegible] مجھکو دلایا [illegible]

غزل دو

لامکان پر جو نبا احمد جو نبا ٹہلایا — تب ملائک نے دہین صلوا علیکم گایا
حور و غلمان نے ترانی سے دم نغمہ لیلی — قاب قوسین کا نوشہ تو ہی سبکو بہایا
تہے براقی وہان آدم سے لگا تا احمد — اور جبریل امین گوندکی سہرا لایا
حق نے لولاک لما حق مین محمد کی کہا — ان سوا کو نسے مرسل نے یہہ رتبہ پایا
مغفرت تیری و لے سہل بلا ہے ہا کیون — نام احمد کا جو لب پر ترے ہر دم آیا

غزل ثابت

مین اپنے سبط لب سید ابرار کو سونپا — متاع دین و دنیا احمد مختار کو سونپا
فدا عالم ہے اسیر شک جو کہتا ہو سکا فر ہو — حشر کا معاملہ مین حیدر کرار کو سونپا
حوالے کردیا ناموس مین خاتون جنت کے — مین اپنا خانماں ہے فاطمہ اظہار کو سونپا
مرا اسکام کی مالک مین جو چاہین سو کردیوین — علے مشکل کشا کی دونون خوردار کو سونپا
مرے یہ ناتوانی بیکسی و بے بسی جو ہے — شہید کربلا کے عابد بیمار کو سونپا
مری جو شنا ثابت ہین مولا انکا ضامن ہے — سر دشمن کو اسد اللہ کے تلوار کو سونپا

غزل عالم

وہ اکدن دیکھیے بیشک جہان روز جزا ہوگا — گنہگارونکی بخشش کو وہان فضل خدا ہوگا
صراط المستقیم اوپر وسیلہ ہے پیمبر کا — شفاعت کو قیامت مین محمد مصطفے ہوگا
یہی ہی جام کوثر کا مجھے دینگے بلطف سی — کہ جسدن ساقی کوثر علی مشکل کشا ہوگا
کرینگے خون کا دعوے وہ جب خیر النسا اکر — حسن بخشش کو امت کی شہید کربلا ہوگا
نقی ہے اور تقی ہے اور محمد عسکری ہادی — قتل کرنیکو کفارونکے مہدی بدا ہوگا
ہین باقر جعفر و کاظم ہمیشہ رہنما سبکے — سبہونکی پیشوائیکو علی موسی رضا ہوگا
تنزل احشر کے دن اسطرح ہوویگا ڈر کر — کہ و سامان آخر کا محمد سب کا خدا ہوگا
عرض یہ اب جناب کبریا مین ہے عالم کے — کہ جاوے درد عالم کا غزل کا یہ صلا ہوگا

غزل

آج پہر اس کوچہ جانا مین جانا چاہیے — اگر قعہ قسمت کی تئین پہر آزمانا چاہیے

سب بہار آخر ہوئی باقی ہے اب تو خزان
دیکہیں اس گل ان چمن کی اور اب آنا چاہیے
او لیکی اور باغبان نکلا مین دیوانا چاہیے
ابتو بہر کی کلی نکلا منہ وہ دکہلانا چاہیے
مین کہا عاشق ہون تیرا وہ بولا جا
آوے دیوانہ بنے اور لون پر اسی مین نہ
سطرح سبہونکو کہنا چاہیے
وصل نکو فقط سونکو کہنا چاہیے

غزل صفیر

ایک دلبر پر پیا را ہن کا
ننز نز لگاتا گرد کی کرزم جمن کا
فرفر فارسی غزلین جھ جھ پاتا
لد لد لگا جو جبر سر جمن کا
شتہ نشتہ جا سجھ بہبہ ہوگ
برہم برہن کیا تہا یہ بہ ہم نگ گلشن کا

جو جو جو ہر یکدم تہہ تہہ تہا جز عجب کچہ	وہ وہ وہ وصف کہوں کیا غنچہ غنچہ دہن کا
کہہ کہہ کہہ کہنچی تہی جہد ہنر وہ وہ دین خوب سست	ہا ہا ہا ہنر وحشت ضضہ ضضہ ضضر بنگ کٹہن کا

ریختی جانصاحب لکھنوی

چہوٹی خانم کا مجہے دے گیا بہا انگیا	ہنجہتے کیا پہنوں بڑی وہ تو نہ بہا انگیا
چہوٹا کپڑا ابہی بر کے لطف کی پر چیز ہے	سارے جوڑے ہی مین تو بندیکو خوش آئی انگیا
حسن جاتا رہی پر سیونکا یہ روپ رہے	صدقے اس عقل کے جسبے یہ بنائی انگیا
تہری سینہ نے مری سوت کا کپڑا پہنا	سارے کنبہ کی کری گے یہ صفائی انگیا
کس سے ملوانے گئی تہی آرمل کے بہٹی	باندی بیہوش کہاں کہوکی تو ہی انگیا
کیون شہجامی سے میں ہار ہوں بہلا عطا مے	اودہڑی دو بار مگر ٹہیک آئی انگیا
دم بدم ٹوٹکی ہیں اسکے ستارے جبڑتی	ای بی مہتاب نبی گویا ہوائے انگیا
گوڑہ ادن چہپا تو نسے ٹکلی سجی پہنے	مین تو کو سو مگی ہے مر جسنے چرائی انگیا
اب بہلی مانسین کیا پہنین جہہائیں اوڑہنی	اپنی جورو نکو موی کنجڑی قصائی انگیا
جانصاحب کوئی کیا آج بلایا محرم	عطر فتنے کا ملا خوب بسائی انگیا

ریختی انشا

چہتی ہے نگوڑی مجہے بہار انگیا	کوئی ساڈ سی مرے واسطے لا رے انگیا
گو کہر ولہر بنت ڈانک ستارے کیا چیز	اس سے ہو جاتی ہے کمبخت گنوارے انگیا
بی بی مغلانی جو سی لائی تہی لائی نہ پسند	بیگما جی نے وہ سر ان کے سے مارے انگیا
دنگا مشتی اجی کس سے ہوئی تہی کہو	پہٹ گئی آپکی جو سارے کی ساری انگیا
تہی عجب کوئی سگہڑ جسنے یہ کاڑہی لوٹی	دا چہر بن گئی اک پہولو نکی کیاری انگیا
نانہ انشا کا کہین چہو جو گیا تو لین	تیرا مقدور کہ تو چہیڑے ہمارے انگیا

ریختی رنگین

وہ بہی اوڑہنی کی ہین گل اوڑہائے	ہا جی مجہے منگا دو جہلا جہل کے اوڑہنی
برسات جسکو کہتی ہین جس بہار ہین	سر پر ہوا کے ہوتے ہے بادل کی اوڑہنی

غزل ماہ لقا

اوداس ہو کے صنم صبح کو گیا افسوس
بہار رونق شبنم گیا سو پہر نہ پہرا

ادہر سے نہ شیخ سے مطلب ہمین ہے کام
جو راہ عشق مین آدم گیا سو پہر نہ پہرا

غرور مت کری تو حسن پیر آماہ لقا
عدم کی سیر کو آدم گیا سو پہر نہ پہرا

نواب آصف الدولہ بہادر

ساقیا می سی چہکا دکہ بہکتے جاوین
برق کیطرح جدہر جائین جہمکتی جاوین

جہان مین جہانتک جگہہ پائی
عمارت بناتے چلے جائے

دولہن بیگم صاحبہ

ایسے کم ظرف نہین ہم جو بہکتے جاوین
مثل گل جاوین جدہر کو تو مہکتے جاوین

مت کرو فکر عمارت کی کوی زیر فلک
خانۂ دل جو گرا ہو اوسی تعمیر کرو

جینا بیگم

رو ٹہنے کا عبث بہانا تہا
مدعا تمکو یان تک آنا تہا

ڈبڈبا کے آنکہہ آنسو تہم رہے
کاسۂ نرگس مین جون شبنم رہے

دل جس سے لگایا وہ ہوا دشمن جانی
کچہ دل لگانا ہی ہمین راس نہین ہے

یا آلہی یہہ کس سے کام پڑا
دل تڑپتا ہے صبح و شام پڑا

ایا نہ کبہی خواب مین بہی وصل [illegible]
کیا جانئے کس ساعت بد آنکہہ لگی تہی

جسطرح لگی دل کو مرے چاہ کسو کی
اوسطرح نہ لگیو مرے اللہ کسو کی

جی ہلکا بہی اگر چاہو تو سو ہمسا نہین ہے
کچہ اور جو ڈہونڈہو تو مرے پاس نہین ہے

یار پردے مین ہے اور عشق بہی رسوا ہے
نقش پا تک بہی مرد بے جا سو ہے

شمع کیطرح کون رو جانے
جسکے جی کو لگی ہو سو جانے

شب مہتاب مین تا صبح زینت
خیال ماہ رو ہے اور ہم ہین

یوسف نے میرے کہولے ہین جا کے اپنی بند
تہ کر رکہو نسیم سے کہدو قبائے گل

میرے دل کی طپش تو کیا جانے
مین ہی جانون و یا خدا جانے

کس سے ان مین وفا ان سے ہے جب وہ کیجئے نازارا
[illegible] شوق ادا [illegible] وفا کی

ہمکو جفا کا ہے شوق اور انکو ادا کی
[illegible] اور انکو بہی ہو گی [illegible]

نین بیگم

ہم بزم مین دشمن کو چہپاتا ہی رہا قاصد
کہتا ہی کسی سے کوئی نادان خبر ایسی

دل ہمین دو چار دن گر اپنا تم دو عشقبار
اوسکو سکہلاوین وفا ایسی کہ ہو وے [illegible]

دلبر مجہے ہوا اسطرح کبہی نہ ہو سب خلق سے
تا مجہکو تو دلبر سے بچہڑ کر کہے اوسے

ہے چوکہٹ آپ کی اور سر ہمارا — قیامت تک نہین ٹلکرائینگے ہم
قسمت مین ہمارے نہوا اہا صد افسوس — اک روز لیٹ کر شب مہتاب مین سح تک
اپنے آنے کی جو سناتی ہو — شیخی ناحق یہ تم جتاتی ہو
او سپہ قسمین جو تم کہلاتی ہو — مدعا یہہ کہ دل بڑہاتے ہو
حال جان بازیکا مین کسے کہون — جس سے کہتا ہون وہ ہی سنتا نہین
ماہ کا ہیدہ ہوا جاتا ہی ابرو دیکہکر — دیکہلو بن کر کے نکلا آج اور شکل ہلال
جان و دل نیچتے ہین ہم اپنا — ایک بوسے کو لے لے سستا ہے

غزل کمترین عبد القادر المتخلص بہ وفا

نہ ملے کوئی تری یار نشانی مجہکو — دلکی دلمین ہی حسرت مری جانی مجہکو
ہجر مین اوس خط نو خیز کی آنیکی نمط — چشم گریان سے رہی اشک فشانی مجہکو
دیکہکر نیچہ مژگان کو تری ایقاتل — یاد آتی ہے وہ خنجر کی روانی مجہکو
کیا کہون تجہسے صنم دل نے ہے صدمے ہزار — پوچہہ مت ہجر کے ای یار کہانی مجہکو
دیکہہ کے ناز و ادا دلبر جانی تیرا — یاد آتی ہین وہ ایام جوانی مجہکو
قرتم نے بہی وفا اس بت بیدرد نے ذرا — کبہی بہیجا بہی نہین حال زبانی مجہکو

غزل عزیز الدین

یہ جو کیون نہین کہیلون پیا کی سنگ ہے انار — اس دوسر کی نیٹ پیار جانو دین مین چار
ستا بانجر کی کچی پکے تا دن ہو وے ہی — جو جیتے سو پیا کر جیتے جو ہارے سو ہے پیار ار
داو رکہی سورنگ ہی داکو وہی جیتے سو ہار — تیری تو سبطرح جیت ہے مت کر سوچ بچار

دیگر

اتوار سے کہا بند جلے ہے کرے ہے ہاندل راڑ
جب جیہہ کے چہوٹ جاونگے تب کیا کر لگی کہلاڑ

البہ جام انکے سدہ بدہ راکہو یہ
جو بیکٹے دس دوار
نو ننڈ بڑا سدہ ہون تب بیچ جو نتون
اون کو شمار
کرنے کیمرت ہین پیاس بجہاون
دس پر لگاؤن بار
تیرا بیلا ہین ہے پیارے کام
سو کہلائے نزدمار

جمع خرچ

دس ہین دوار اور پانچ تت ہین
ان نیڑہ ہون کو کہار سہیلین کو
چودہ ہون نیت بیچ
جب تک سنگار سے ہیل ہو
اب تو ونکے ...
اور جب سوئے پیا کو
کرے پیا پیا

بارہ ہین ہاٹ اٹہارہ ہین بلندی ادرا این ہین ہزار — تو جل گرد کی تناہین حالین باہر اوتر نیگے پار

گہڑی گہڑی پل پل چہین چہین آ ہر یہ پہرے پکار — لال ہرے سے ملا تو جو چاہے شام ہو رت جت دہار

سب کچہ پانسو ہین پانسے ہاتہہ مین پہیکین کے مختار — چاہے کچہا دراوین کچہو اور ہاتہہ ہین لاچار

اوپر والے کو خوب سوجہی ہے اسکا کہا مت ٹال — جگ جگ جیو عزیز الدین پیرا ڈھنڈہا ہی گیا ہے

غزل شہیدی

تری ہیر سے جہڑنے لگی شمر نہ تڑپ تو بلبل زار بس — جلیگا قفس جلیگا قفس جلیگا قفس جلیگا قفس

او نہین گو کہ بارہوان سال ہے ہا وے مجہسے یہ ہی مقال ہے — ابہی تو ترس ابہی تو ترس ابہی تو ترس ابہی تو ترس

کوئی کاروان جو نکل گیا سو بخدا قیس نے ٹول اوٹہا — وہ بجا جرس وہ بجا جرس وہ بجا جرس وہ بجا جرس

ترے عمر یکا ہون بریدہ سر آرے جنگجو مرے قتل پر — نہ کمر کو کس نہ کمر کو کس کمر کو کس نہ کمر کو کس

نجلے کیکی فسونگری کہ وہ زلف سانپ سے جسکہڑی — گئے دلکو ڈس گئے دلکو ڈس گئی دلکو ڈس گئی دلکو ڈس

تجہے دیکہا جب سے ہی آ ہری بخدا کسو کی نظارے کی — نرہی ہوس نرہی ہوس نرہی ہوس نرہی ہوس

تو شہید اے ابر سیہ سے کہہ وہ شراب پیتی ہون جسجگہہ — وہین جابرس وہین جابرس ہین جابرس وہین جابرس

غزل محکم

مجہے حیف ہی ترا اے صنم کہون آہ جا کی کیس سے بس — نہ ملا درس نہ ملا درس نہ ملا درس نہ ملا درس

یون پکار اوٹہا تری رہ پہ شب مجہے چور کہکے وہ بدلقب — ترا آج عس ترا آج عس ترا آج عس ترا آج عس

ہی ہجر مین مجہے ای صنم یہان پورروتی دو ماہ کم — ہوئی دو برس ہوئی دو برس ہوئے دو برس ہوئے دو برس

تب غم کے آتے اوٹہا بہڑک بخدا صنم یہ جگر مرا — نہ پیا جرس نہ پیا جرس نہ پیا جرس نہ پیا جرس

مجہے بر مین محکم کہہ رہا ہین جانکر جو لپٹ گیا — ہے خار و خس ہر خار و خس ہر خار و خس ہے خار و خس

غزل مولوی عبد الصمد صاحب سلمہ اللہ تعالے

جو کری تیر زلف سیہ پہ نظر ہو دے الجہی وہ دم مین وہ دم بغلط — جسے ار کلیہ رہا اثر گری کیون وہ ہوش وقدم بغلط

نہین تجکو غرض کبہو تیر و کمان لو نہین لے ہی آئے ہزار و نکی جان
تیرا تیر نگہ ہے اور ابرو کمان جو کری صفت ترک و عجم بغلط

نہین اسمین ہے ہا تیرا گناہ ذرا مار کوئی دم چون و چرا
کہان اسکا قصاص و ہے بیہا جو ہوا ہے اب علم بغلط

دیکہو بلبل گل کا نباہ ستم کیسے کرتی ہین ملکی یہ جلوہ بہم
نہین کوئی ہے انین سے چشم نیم جو ہو قول قرار قسم بغلط

ذرا چشم کرم سی تو دیکہہ ادہر ترے ہجر مین تڑپون ہون آٹھ پہر
جیسے بسمل مرغ ادہر سی ادہر تکرا سیہ تہا اتنا ستم بغلط

غزل مومن خان

وہ جو زندگی مین نصیب تہا وہی بعد مرگ رہا قلق
یہ قلق ہے ہای کیا ستم گئے جان پر نہ گیا قلق

کسی کی خرام کی یاد مین تہ خاک بہی یہ رہا قلق
کہ زمین کو زلزلہ آئے ہے جو لٹا دی مجکو ذرا قلق

پہ یہم ہے حالت جانکنی غرض اب تو جان پر آ بنے
یہ عذاب مرگ ہے یا طپش یہ خدا کا قہر ہے یا قلق

یہ کہا نکی جی کو بلا لگی ہے مرہا ہی کیونکہ ہو زندگی
کوئی کیا جئے جو ہو ایک سا شب روز صبح و مسا قلق

شب ہجر تیرے وصالکی ترے شوخیان جو نظر مین تہین
کہون کیا تغیر حال دل کبہی تہا سکون کبہی تہا قلق

نہین چاہ ہیرے اگر اونہین نہین راہ دیکین تو کس لئے
مجہے روتے دیکہکے رو دیا مرا حال سنکے ہوا قلق

غم ہجر یار کی ہاتہ سے شب و روز ہون مین عذاب مین
یہ ہمیشہ ایک نئی طپش ہے مدام ایک نیا قلق

شب وعدہ جذبۂ شوق سی ہوی کشمکش یہ ستم ہوا
کہ وہ آتی آتی جو تہم گئے تو کسیطرحکا نہ تہا قلق

کہا جان بلب ہون جو آئی تو ترے زندگی ہو تو یہ کہا
تری جینے کی مجہے کیا خوشی ترے مرنیکا مجہے کیا قلق

یہ شرارتون کی شکائتین یہ جلانا غیر کا دیکہیو
کبہی مجہسے وہ تری ہاتہ سے نہین چین مجکو سوا قلق

نظر ابر پر جو کبہی پڑے تو خیال رونی کا آبندہی
جو طپش کو برق کی دیکہون تو مجہے یاد آئی ترا قلق

غزل اش

فروغ مہ سے نہو کیونکر ایاغ روشن مراد حاصل
مثل یہ مشہور ہے جہانمین چراغ روشن مراد حاصل

ہمارے یاد نیر آبلہ بین یہان گوہر کچہ ایسی رخشان
کہ جیسکے پرتو سے عکس کیے ہے سراغ روشن مراد حاصل

چراغ روشن مراد حاصل مزار پر دل جلونکی مت رکہہ
یہان یہ لازم ہے تجکو رکہنا کہ داغ روشن مراد حاصل

خوشی سے گت کیون پہر نہ صوفی کہ دیکہا الکہہ ہو اللہ
بہی دہو لک ادہر ادہر سے ادہا جاغ روشن مراد حاصل

نشہ یہ ہے اشک آج ایسا طلوع سے پیشگے کہ ساقیا ہے
ہمیشہ رہیگا مزاج خاطر دماغ روشن مراد حاصل

غزل میر تقی

دل اے لوگ کہا کرتے ہین تمنے جیتا کیا ہے دل
چشم بصیرت وا ہووے تو عجب دید کی جا ہے دل

اوج و موج کا آشوب اسکی گئے زمین سے تا بفلک
صورت مین تو قطرۂ خون ہے معنے مین دریا ہے دل

جیسے صحرا کو کشادہ دامن ہم تم سنتے آئے
بند کر آنکہین ٹک دیکھو تو دنیا ہی صحرا ہے دل

کوہ کن و مجنون و امق تم جس سے پوچھو بتا دیوے
عشق جنون کے شہرون مین ہر چار طرف رسوا ہے دل

ہای غیورے دلکی اپنی داغ کیا ہے خود سر نے
جی ہی جکے لئے جاتا ہے اوس سے بی پروا ہے دل

مت پوچھو کیون زیست کرو ہو مردے سے افسردہ تم
ہجر مین لوسکے ہم لوگون نے برسون تک مارا ہی دل

میر پریشان دلکی غم مین کیا کیا خاطر داری کی
ہاتھ کیون ملتی کیون نہ پہرین اب خون ہو بہ گیا ہے دل

غزل نظیر

کبہو دیکہیون نہ سنبل باغ کو مین مجھے اوس زلف دوتا کی قسم
نہ نگہ کرون عارض گل کی طرف مجھے اوس رخ شہر وفا کی قسم

...لون پہرے ہے چمن کے فضا مین صبا وہ ہر طرح سے ناوک کشا
مرے دلکو ہوا کبھی کسی کی ہوا مجھے کوئی صنم کی ہوا کی قسم

جو مین آیا ادہر کو وہ چشم سیہ مین لے گیا دلکو یہ سیر نگہ
نہی عقل و خرد کی نہین جلگہ یہ مجھے اس بت ہوش ربا کی قسم

بدن اوسکا ہی رو کش برگ سمن کہ برہنہ جو آوہ رشک چمن
کہلے غنچہ دل مرا گل کے نمط مجھے اس گل بند قبا کی قسم

...عشق نے دلمین درد دیا تو کچہ اوس سے مزہ مینے ایسا لیا
نکرون نکرون نکرون مین دوا لئے کہائی ہے اب تو دوا کی قسم

لگی مہندی کچہ ہاتہون مین اسکی بیان تو سرخی کچہ ایسی تہی لالہ فشان
وہ شفق جو کہ صبح کو ہووے عیان سو وہ کہاتی ہے اسکی حنا کی قسم

مینے دیکہا نظیر جو اسکی تئین تو وہ شرم سے ہو گئے سر و قرین
لیا نیچی نگاہ و نسی جان دل و دین مین کہون کیا اب اسکی حیا کی قسم

غزل ذکی

نہین تاب کہ دیکہون جمال صنم مجھے اپنے ہی خوش نظری کی قسم
مجھے حسن کے جلوہ گری کی قسم مجھے عشق کے پردہ دری کی قسم

پڑی عاشق زار ہزار یہان مجھے دیکہنے آتی ہے خلق جہان
کوئی دیکہا ہی مجہسا ہی سوختہ جان مجھے میرے ہی دیدہ تری کی قسم

نہو قاصد بلا تو چین نہیں ابھی اپنا خیال آئے اور کہین
ابھی ہوش کے اپنی خبر ہے نہ تجہے عالم بحر بکی قسم
شب وصل کے ہو گئی بصبح عیان کہ تڑپنی لگا دل سوختہ جان
مری دیدۂ تر ہوئی شعلہ فشان مجہے اس شفق سحر بکی قسم
نہ کر استاذ کی تو جگر کو لہو کہ نہ شوق سخن ہے نہ ذوق سخن
ترے شعر سے آتی ہے خونکی بو مجہے تیری ہے بخلر جگی قسم

مناجات

الٰہی بحق رسول امام
بآل و باصحاب ختم رسل
مجہے دین دنیا مین عزت سے رکھ
شراب محبت پلا دے مجہے
کر ایمان اسلام پر خاتمہ
الٰہی ہزارون درود اور سلام

محمد علیہ الصلواۃ وسلام
مجہے دے مرادین ہر جز و کل
یہان اور وہان عیش و عشرت سے رکھ
تو مستانہ اپنا بنا دے مجہے
طفیل نبی و بی بی فاطمہ
پیمبر پہ نازل تو ہر نا بدام

تواریخات متقدمین مظہر

مظہر کا ہو قاتل جو تک مرتد و شوم
اور اسکے شہادت کی خبر ہوئی جو معلوم
تاریخ وفات اسکی کہی از رو درد
دل نے کہا کہ ہان جان جانان مظلوم

دیگر

اہ مرزا نے تیغ دنیا سے
جا کے جنت مین جب مقیم ہوا
درد فرقت سے اوسکی شل قلم
اہل معنی کا دل دو نیم ہوا
سال تاریخ کی تہی مجہکو تلاش
کیونکہ بس حادثہ عظیم ہوا
اسمین پیر خرد نے از سر ہوش
یہہ کہا اب سخن یتیم ہوا

دیگر

میان مظہر جو ذاکر حق تھے
راتدن نام حق رٹا کرتے
گر بوقت موت [illegible]
مضطرب [illegible]

از مولانا فخر الدین صاحب

مضمون [illegible]

[illegible]

Cultural Academy

